مرا و با نصیحت بود کردیم * حوالت با خدا کردیم و رفتیم

تحصیلِ علم و تکمیلِ اخلاق

(یعنی)

مکتوبات نصیحت آیات

جناب مولوی محمد کریم بخش صاحب مرحوم

سابق ڈپٹی کلکٹر ممالک متحدہ

و سکریٹری مجلسِ واضعانِ قوانین ریاست گوالیار

طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

مرتبہ

خاکسار محمد احمد - ایم اے - ایل ایل ایم - بیرسٹرایٹ لا

اسسٹنٹ مہتمم بندوبست - علی گڈہ -

پسرِ مصنف -

مطبوعہ تجارتی پریس علیگڈہ
سنہ ۱۹۰۳ء

فہرست دیگر مصنفات مولوی محمد کریم بخش صاحب مرحوم

کتب درسیہ

۱ جبر و مقابلہ کلاں
۲ انتباہ المدرسین
۳ تشریح الحروف مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ۔
۴ باب دانش ایضاً
۵ خزینہ دانش ایضاً

تراجم

۶ تغیرات ہند اُردو
۷ جامع النفائس۔ انگریزی سے بمدد مسٹر ایچ ایس ریڈ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ترجمہ ہوا
۸ عجائبات محنت شعاری۔ ایضاً

اشتہار

چالاک وکیل۔ ترجمہ تمثیل ترکی از محمد احسن ایم اے۔ ایل ایل ایم اسسٹنٹ مہتمم بندوبست شاہجہانپور۔ جس میں چالاک وکلا کی حرفتوں کو نہایت دلاویز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے۔ مطبوعہ اکبری پریس آگرہ .. قیمت دو آنہ

تمہید

والد مرحوم اوس سربرآوردہ گروہ طلبا کے ہمعصر تھے جنھون نے قدیم دہلی کالج مین مولوی امام بخش صہبائی - مولوی مملوک علی - اور ماسٹر رامچندر جیسے کامل اُستادون کے سایۂ عاطفت مین تعلیم پائی تھی اور جنھون نے کالج سے نکل کر مختلف صوبون اور مختلف صیغون مین غیر معمولی ترقی اور نمایان کامیابی حاصل کی - شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب - شمس العلما مولوی محمد حسین صاحب آزاد - شمس العلما مولوی محمد ذکاءاللہ خان بہادر - مولوی ذوالفقار علی صاحب مرحوم جوڈیشل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب - مولوی قادر علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال - ڈاکٹر مکند لال صاحب مرحوم آنریری سرجن ویسرائے ہند - پنڈت دھرم نراین صاحب مرحوم اتالیق مہاراجہ گوالیار - اِس گروہ کے معزز ممبر اور والد مرحوم کے ہمسبق یا ہمعصر تھے - جو مراسم اِن اصحاب کے باہم رہے اور جس عظمت اور عقیدت کی نظر سے یہ اصحاب والد مرحوم کو مدت العمر دیکھتے رہے اوسکا پتہ کہین کہین اس کتاب سے چلیگا - ملازمتِ سرکاری مین ڈپٹی کلکٹری یا صدر الصدوری اونکے زمانے مین ہندوستانیون کے لئے معراج الکمال سمجھی جاتی تھی چنانچہ ۱۸۶۲ء سے ۱۸۸۷ء تک قریب پچیس ۲۵ برس کے والد مرحوم ایک عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز رہے - جس مین سے سترہ سال صرف ایک ضلع جالون مین گذارے - جس نیکنامی و دیانت و لیاقت سے اونھون نے اپنے فرائضِ منصبی کو ادا کیا اور جو مقبولیت اونھون نے خصوصاً ضلع جالون مین حاصل کی اوسکا ثبوت آجتک اہل ضلع کی زبان سے ملتا ہے افسوس ہے کہ والد مرحوم نے کوئی مستقل تصنیف ایسی نہین چھوڑی جس سے اونکے مبلغ علم کا پورا پورا

اندازہ ہوسکے۔ زمانِ طالبعلمی مین ایک ضخیم جبر و مقابلہ۔ زمانِ ملازمت مین تعزیراتِ ہند کا انگریزی سے اُردو مین ترجمہ[1]۔ اور اواخرِ عمر مین اپنے بچون کے پڑھانے کے لئے چند اُردو رسالے باب دانش و خزینۂ دانش وغیرہ اونھون نے تیار کئے تھے۔ یہ رسالے کچھ عرصے تک مدارس ممالک مغربی و شمالی کے نصاب مین داخل رہے۔ اور اب بھی کہین کہین چھپتے اور فروخت ہوتے ہین اسکے علاوہ تصنیف و تالیف کی طرف اونکو کبھی توجہ نہین ہوئی فرائضِ منصبی ادا کرنے کے بعد جو وقت بچتا وہ اکثر کتب بینی یا احباب کی صحبت مین بسر کرتے تھے۔ اونکے ملاقاتی بہت نہ تھے مگر جن سے ارتباط تھا اونکے ساتھ غایت محبت اور سچی ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ اور چونکہ علوم مین تصوف اور اخلاق کی طرف میلانِ طبع زیادہ تھا۔ اسلئے اکثر اخلاقی مضامین اور تصوف کے نکتے احباب کی صحبتون مین بیان کیا کرتے یا پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور موثر مقامات پڑھ کر خود اونپر اور اونکے سامعین پہ بعض اوقات گھنٹون رقت طاری رہتی تھی۔ اونکے اکثر دوست اونکی صحبت کو تہذیبِ نفس و تکمیلِ اخلاق کا ذریعہ سمجھتے تھے اور اون سے کمال عقیدت رکھتے تھے۔

احباب کی طرح اپنے اعزہ اور خصوصاً اپنی اولاد کو بھی وہ اکثر پند و نصائح کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے۔ سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۸۹۶ء تک جو نصیحت آمیز خطوط اونھون نے مجکو لکھے وہ اس کتاب مین جمع کر دیے گئے ہین۔ افسوس ہے کہ اِن نصائح پر اُن کا مخاطب پورا پورا عمل نہین کر سکا۔ لیکن جو کچھ علم و آگہی اوسکو اس وقت تک حاصل ہوئی۔ اور جو شوق ترقی استعداد اب تک اوس کے دل مین موجزن ہے۔ وہ انہین دلسوز نصائح کا فیضان ہے۔ کیا عجب ہے کہ یہ جادو اورون پر بھی اثر کرے۔ بلکہ اورون مین مادہ قابل ہونے کی وجہ سے مخاطب سے زیادہ اون پر کارگر ہو۔ بہرحال خدا کرے طالب علمون کو اس کتاب سے قرار واقعی فائدہ پہنچے تاکہ بیس برس تک ان صحیفون کی نگہداشت اور حفاظت اور اب اُنکی تدوین مین جسقدر وقت صرف ہوا ہے وہ رائگان نہ جائے۔ اور مصنف مرحوم کی مراد بر لائے۔

مرادِ ما نصیحت بود کردیم۔ حوالت با خدا کردیم و رفتیم۔ خاکسار محمد احمد۔ علی گڈھ۔ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء

[1] اس ترجمہ مین شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی عظمت اللہ صاحب مرحوم کے شریک تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا نہالِ تو عظمت سے بر دہد ٭ حالیا رفتیم و تخمے کاشتیم

اوری - ۷ - جولائی ۱۸۹۱ء [1]

تمھارے خطوط جو تمنے راستے سے بھیجے تھے سب پہنچے - اُمید ہی کہ تم مع الخیر علی گڈہ کالج مین داخل ہوگئے ہوگے - اب تمھارا کام یہ ہی کہ سبقون کے یاد کرنیکا انتظام کرلو اور وقت کی فہرست گھنٹے وار بناکر اپنے کمرے مین لٹکا دو اور اوسکے مطابق پڑھنے لکھنے مین ایسا دل لگاؤ کہ جو چیز مدرسے مین پڑھائی جائے اوسمین تم کسی سے کم نرہو اور اپنے ہم سبقون سے سبقت لیجاؤ - اگر تم اپنا وقت پورا پورا مطالعہ اور سبقون کے یاد کرنے مین صرف کروگے تو اُمید ہی کہ تم اپنی کلاس مین کسی سے کم نرہوگے - جو چیز کہ طالبعلمی کی بڑی ہارج اور ترقیِ علم کی مانع ہی اوس سے تمکو مطلع کیا جاتا ہی تمکو اوس سے پرہیز کرنا لازم ہی - وہ یہ ہی کہ غیرون کی صحبت مین وقت ضایع نہ کرنا چاہیے جو آدمی اورون سے بہت ملاقات کرتا ہی اوسکا وقت بہت ضایع جاتا ہی اور وہ پورا وقت نہ ملنے سے اپنے کلاس کے تمام سبقون کو کامل طرح سے یاد نہین کرسکتا اسلئے اوسکا نمبر گرجاتا ہی -

جو کوئی تمسے ملے اوس سے باخلاق پیش آؤ اور علم کی باتین تھوڑی دیر کرو لیکن تم کسی کے یہان بار بار نہ جاؤ اور اپنا وقت آنے جانے اور ملاقات مین ضایع نکرو - اگر تم اپنے وقت کو اچھی طرح صرف کروگے تو چند روز مین تمکو معلوم ہوجائیگا کہ تمنے کسقدر ترقی اپنی استعداد مین کی ہی - میرے خط جو تمھارے پاس جائین اونکو ضایع نکرو ایک جگہ احتیاط سے رکھتے جاؤ یا کسی کاغذ کے بیٹھنے مین مثل کتاب کے جمع کرتے جاؤ - جب تمھارا دل اچھی باتین کرنے کو چاہے ان خطون کو پڑھ لیا کرو اور ان باتون پر عمل کرتے رہو تمھارے لئے یہ باتین بہت سود مند ہین -

---

[1] ان خطوط کے مخاطب کی عمر جولائی ۱۸۹۱ء مین تیرہ ۱۳ سال کی تھی - محمد احمد

اوری - ۱۰ - جولائی ۱۸۹۱ء

تمہارا خط پہنچا - اب تمہارا دل لگ گیا یا نہین - کرکٹ مین شریک ہو جاؤ اور اپنا نام کرکٹ کلب مین لکھا دو - چوتھی جماعت مین جو تم داخل ہوئے ہو تو اپنے درجے مین کس کس مضمون مین کم ہو جس علم مین کم ہو اوسمین زیادہ محنت کرنی لازم ہے حساب اور اقلیدس مین کمی ہو گی - اس کمی کو بہت جلد پورا کر لو - فرصت کیوقت حساب اور اقلیدس کی زیادہ مشق کرو اور خوب یاد کرو کہ اپنے ہم جماعتون سے اچھے ہو جاؤ - حافظ محمد اسحاق صاحب[۱] کی صلاح شل میرے کہنے کے مانو اور جس چیز کو وہ منع کرین فوراً اونکے کہنے کے مطابق عمل کرو - حافظ صاحب تمہارے شفیق بزرگ ہین وہ ہمیشہ تمہارے مفید باتین بتلائینگے گو اونکا سبب تمہاری سمجھ مین نہ آئے لیکن اونکے کہنے پر ہمیشہ دل سے عمل کرو - اپنے اوقات کو ہرگز ہرگز ضایع نکرو تمہارا وقت بڑا قیمتی ہے ایک ایک لحظہ وقت کا ایسا قیمتی ہے کہ اوسمین جوہر استعداد حاصل کر سکتے ہو - جو لحظہ بیکاری مین جائے اوس پر فوراً افسوس کرو اور احتیاط کرو کہ پھر ضایع نہ جائے - سب سے بڑا لحاظ تمکو اپنے وقت کا چاہیئے کسی دم بیکار نرہو اور بجز ضروریات زندگی کے باقی سارا وقت مطالعہ اور سبق یاد کرنے مین صرف کرو - اگر ہمکو معلوم ہوا کہ تم اپنا وقت اچھی طرح کام مین لاتے ہو تو ہمکو خوشی ہوگی

اوری - ۱۶ - جولائی ۱۸۹۱ء

تمہاری تحریر سے معلوم ہوا کہ تمنے بجائے فارسی کے کلاس مین عربی شروع کی ہے فارسی تمنے اتنی سیکھ لی ہے کہ بالفعل اپنے کلاس کا فارسی کورس تم بغیر اوستاد کی مدد کے سمجھکر پڑھ سکتے ہو اسلئے عربی پڑھنا مفید ہوگا تاکہ فارسی کا گھنٹہ ضایع نہ جائے لیکن جب تمہاری جماعت والون کی استعداد فارسی مین تمہارے برابر ہو جائے تو فارسی بھی پڑھنی چاہیئے مین تمہارے سیکنڈ لینگویج کیواسطے فارسی زبان کو اسلئے بہتر سمجھتا ہون کہ تمکو اوس زبان کی کتابین پڑھنے مین بہت کم محنت کرنی پڑیگی اور جو وقت فارسی کے سیکھنے سے بچیگا اوسکو انگریزی زبان کی ترقی استعداد مین تم صرف کر سکوگے -

مدرسے کے غیر وقت مین شفیق اوستادون سے انگریزی یا ریاضی یا عربی جو کچھ سیکھو سکو مناسب ہے

[۱] یہ بزرگ والد کے ملنے والون مین سے تھے جو شروع شروع مین چھ مہینے تک بطور اتالیق میرے پاس علیگڈھ مین رہے تھے - محمد احمد

تاکہ وقت اچھی طرح کام مین آئے لیکن سبق اتنے زیادہ نہون کہ یاد نہ کرسکو۔ یہ ضروری ہی کہ مدرسے کے معمولی سبق روزانہ خوب یاد ہون اور مطالعہ ہر سبق کا ایسا ہو کہ تمھارے اوستاد تمکو محنتی طالبعلم کہنے لگین اور تمھاری محنت کی دھوم مچ جاے۔ جب مین یہ سنونگا کہ تم بھی محنتی طالبعلم مشہور ہوگئے تو مجکو بہت خوشی ہوگی مدرسون اور کالجون مین بڑا نام اونھین طالبعلمون کا ہوتا ہی جو زیادہ محنتی ہوتے ہین۔ محنتی طالبعلم جلد جلد ترقی کرتے ہین۔ اور محنت کرنیوالے ہی اوستادون کی نظر مین عزیز ہوجاتے ہین۔ علم اونھین کو آتا ہی جو محنت کرنے مین مشہور ہوتے ہین۔ محنت کا ثمرہ یہ ہی کہ روز خوشی ہوتی ہی جب محنتی طالبعلم اوستادون سے شاباشی کا انعام پاتا ہی تو اوسکو بیحد خوشی حاصل ہوتی ہی محنتی طالبعلم جب اپنے ہمسرون سے اچھا رہتا ہی تو اوسکے دلمین ایسا سرور پیدا ہوتا ہی کہ محنت کی تکلیف سب بھول جاتا ہی۔ وہ نیکنامی جو محنتی طالبعلم کو امتحان کے وقت حاصل ہوتی ہی ایسا ثمرہ ہی جو اوسکو ہمیشہ دلشاد رکھتا ہی اور آیندہ کیواسطے بلند حوصلگی اور ترقی کا جوش دل مین پیدا کرتا ہی اور یہی جوش اور آیندہ کی اُمیدین طالبعلم کو اعلی درجے پر پہنچا دیتی ہین۔

اورئی۔ ۲۱۔ جولائی سنہ ۱۸۸۱ع۔

کل جو تمھارا خط آیا اوسمین لکھا تھا کہ کوٹھی[علہ] مین تنہائی کے سبب سے جی نہین لگتا۔ بڑا تعجب ہوا۔ تمکو جسقدر تنہائی ملے اوسیقدر تم اپنا وقت مطالعہ مین اچھی طرح صرف کر سکتے ہو۔ جسقدر کثرت آدمیون کی ہوگی اوسیقدر تمھارے لئے مضر ہی۔ محنتی طالبعلم ہمیشہ تنہائی کو غنیمت جانتا ہی کھیلنے والون کو ضرور ہی کہ بہت سے لڑکے ہون جنمین کھیل کود کر اپنا وقت ضائع کرین اگر تم نے محنت اختیار نہ کی تو ضرور تمھارا دل تنہائی سے گھبرائیگا اور یہی نشانی ہوگی کہ تم طالبعلمی نہین کرتے اور وقت کو ضائع کرتے ہو۔ دنیا مین نام پیدا کرنا اور اعلی درجہ حاصل کرنا آسان نہین ہی اور بغیر اس بات کے کہ تنہائی مین رہکر کامل محنت کرو اور اعلی استعداد علوم مین حاصل کرو دشوار ہی۔ اس وقت اگر خیالی تکلیفین پیش آئین تو اونکو میزان عقل مین تولنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے کہ نتیجہ اس دل برداشتگی کا کیا ہی۔ اگر تمھارا دل نہ لگا یا تم نے عالی حوصلگی اختیار کرکے اپنی عقل کو ایسی چھوٹی تکلیفون پر غالب نہ کیا تو ساری امیدین آیندہ کی جاتی رہنگی اسوقت کی محنت سے تم تمام عمر راحت پاوگے اور وہ

علہ۔ اتالیق ہمراہ نہونیکے سبب سے شروع مین بورڈنگ ہاؤس مین رہنا نہین ہوسکا اور ایک خالی بنگلہ مین جو کالج کے قریب تھا چندے قیام رہا۔ محمد احمد۔

اورئی - ۲۷ - ستمبر ۱۸۸۸ع

کتاب (تحریک)[1] جو تم نے اشرف الدین کے لیئے بھیجی ہی تم خود بھی دیکھا کرو بلکہ روز دیکھا کرو اوس سے تم ضرور مستفید ہو جاؤ گے - بہت عمدہ کتاب ہی تم کو غور کرنا چاہیئے کہ تمھاری آیندہ زندگی کیونکر راحت مین بسر ہو گی - اگر تم نے محنت کر کے لیاقت حاصل کر لی تو تمام عمر راحت پاؤ گے اور جو اس وقت اپنی عمر کے گرانمایہ حصہ کو ضائع کیا تو تمام عمر تمکو اس کی تکلیف رہیگی پھر یہ وقت تمھارے ہاتھہ نہ آیگا اور جو دولت کہ تم اسوقت حاصل کر سکتے ہو وہ پھر تمکو نصیب نہ ہو گی - وقت بہت جلدی گذر جاتا ہی - اور بے پروائی مین معلوم نہین ہوتا - اور وہ بہت بیش بہا وقت ہی - تم اوسکی پوری قدر کرو - ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو - آج جو لمحہ تمھارا ضائع جائیگا اوسکی ندامت تمام عمر رہے گی - لیکن ندامت سے کچھہ فائدہ نہو گا - تمکو حصول لیاقت مین ایسا تشنہ کام ہو جانا چاہیئے کہ رات دن تحصیل علم کے دریا مین گھسے رہو پھر بھی تمھاری پیاس سیر نہو - کتابون سے عشق ہو جائے اور ہر ایک کتاب کو اول سے آخر تک دیکھہ جاؤ - خواندگی کی کتابین اول دیکھو اور پھر جو کتاب ہاتھہ لگے شروع سے آخر تک دیکھہ جاؤ - چھہ مہینہ ایسی محنت کر لو تو تمکو علم کا مزہ آ جائے اور پھر تم خود بخود اپنی طبیعت کو لیاقت کا عاشق پاؤ گے - ہمارا کام یہی ہی کہ تمکو رستہ آیندہ کی بہبود کا دکھلائین - ہم ساری عمر زندہ نہ رہینگے - تم غنیمت جانو کہ ہماری زندگی مین کچھہ لیاقت بہم پہنچاؤ - چھوٹی لیاقت آجکل کام نہین آتی - بی - اے - ہو کر بھی نوکری دقت سے ملتی ہی - ایم - اے - ہو جانے سے البتہ قدر ہوتی ہی - پھر خیال کرو کہ ایم - اے - ہونا آسان نہین - بڑی سخت محنت چاہتا ہی - دنیا مین خوشی اور آرام سے زندگی بسر کرنا ہر لائق آدمی کا کام ہی - اور خوشی اور آرام بغیر سخت محنت اور اعلےٰ درجے کی لیاقت کے حاصل نہین ہوتا - اسلئے مناسب ہی کہ تحصیل علم مین گھس جاؤ اور چندے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر علم کے دریا مین کود پڑو اور جبتک اعلےٰ لیاقت کا موتی اس دریا مین ہاتھہ نہ لگے باہر نہ نکلو - نہ کسی سے بات کرو نہ کسی سے محبت کرو - نہ کسی کے پاس بیٹھو - کتابین ہون اور تم - مطالعہ ہو اور تم

(۱) یہ انگریزی کی مشہور کتاب سلف ہیلپ کا اردو ترجمہ ہی

مدرسے مین شہرت ہوجاے کہ طالبعلمون مین تم فرد ہو۔

اوری۔ ۲۸۔ ستمبر ۱۸۸۱ء

کل ایک خط تمھارے پاس بھیجا ہی اوسکو غور سے پڑھنا۔ ہمارا دل یہ چاہتا ہی کہ تمھاری محنت اور ترقی لیاقت کا حال سُن سُن کر خوشی ہو۔ اگرچہ محنت اور ترقی تمھارے ہی کام آئیگی۔ لیکن اگر اسوقت شہرت حاصل کرو تو ہمکو بھی تمھاری شہرت سے راحت ملسکتی ہو۔ جب مستقل محنت کئے جاوٴگے تب شہرت ہوگی۔ دو دن کی محنت سے شہرت نہین ہوتی۔

جالون۔ ۷۔ جنوری ۱۸۸۲ء۔

اُمید ہی کہ اب تم ولیم صاحب کے پاس ہائی اسکول علیگڈہ مین آگئے ہوگے۔ اور تم نے اپنی ضروریات کا انتظام بذریعہ میر صاحب[1] کرلیا ہوگا۔ ایک حساب کی کتاب سادہ کاغذ کی بناکر میر صاحب کے سپرد کردو۔ اور روز بلاناغہ دن بھر کا صرف شام کو اوس کتاب مین لکھ دیا کرو۔ اگر تم محنت کروگے تو ہمکو بھی خوشی ہوگی اور تم بھی خوش رہوگے۔ اور آیندہ بہبود کی امیدین بڑھتی جائینگی۔ بخلاف اسکے تم کھیل مین مصروف ہوجاوٴگے تو مین تمھاری مدد کرنے سے بھی دریغ کرونگا۔ اور تمھاری زندگی خراب ہوگی اور ساری عمر تمکو رنج رہیگا۔ ان باتون پر غور کیا کرو اور یاد رکھو کہ بے شغل اور کم محنت لڑکون کے پاس بیٹھنا اور بات چیت مین تھوڑا سا بھی وقت ضایع کرنا تمام عمر کی خوشی مین خلل انداز ہی اپنے کمرے مین رہو یا ماسٹر صاحب کی خدمت مین حاضر رہو اور سوا ے لکھنے پڑھنے کے اور کوئی شغل نہ رکھو۔ البتہ کرکٹ صحت کیواسطے ضروری ہی۔ مگر اوس مین بھی ضرورت سے زیادہ وقت صرف نہو۔ روزانہ اُردو کا ترجمہ انگریزی مین کرنا ترقی لیاقت کے لیئے نہایت مفید ہی۔ ایک سادہ کتاب ترجمہ کیواسطے بنالو اور روزانہ ترجمہ کرکے اصلاح لیا کرو۔ ولیم صاحب کی شفقت اور اونکی اعلیٰ درجے کی لیاقت اور اون سے بات چیت کا موقع ایسے سامان ہین کہ دوسرون کو میسر نہین۔ اسلئے اسکو

[1] یہ ایک پُرانے تجربہ کار سررشتہ دار میر حمایت علی ساکن امروہہ کا نام تھا جو حافظ محمد اسحاق صاحب کے جانے کے بعد کچھ عرصے تک میرے پاس رہے تھے۔ محمد احمد۔

کو تم اپنی خوش نصیبی تصور کر کے اس موقع کو نہایت ہی غنیمت جانو اور صاحب ممدوح کی شفقت اور لیاقت سے پورا پورا فائدہ حاصل کرو۔ اپنی محنت سے اگر تم نے صاحب موصوف کو خوش رکھا تو مجکو بہت خوشی ہوگی اور اگر تم نے محنت نہ کی اور صاحب نے تمکو بدشوق لکھا تو مجکو بہت رنج ہوگا۔

کوچ - ۴ - فروری ۱۸۹۲ء

اُردو کا ایک سہل رسالہ ترجمے کیواسطے بھیجتا ہون جب تک اسکو ترجمہ کرو گے تاب و دانش اور خزینۂ دانش جو لکھنؤ مین چھپ رہی ہین تیار ہو جائینگی۔ اور تمکا ترجمہ احتیاط سے کرنا۔ کل تمھارا خط نہین آیا اگر تمھارے پاس کوئی نیا مضمون لکھنے کو نہوا کرے تو اپنی روزانہ کیفیت لکھنی کافی ہی کہ آج مین نے یہ یہ کام کئے۔ فلان فلان کتاب پڑھی وغیرہ وغیرہ۔

کوچ - ۲۵ - فروری ۱۸۹۲ء

آج تمھارا خط پڑھکر خوشی ہوئی اب تم لکھو کہ تم روز ترجمہ کر کے اصلاح لیتے ہو یا نہین اور اس دو مہینے مین تم نے کون کون سی کتاب کس کس قدر پڑھی۔ تمکو جو محنت زیادہ کرنی پڑتی ہی اوسکا ثمرہ ملیگا۔ دل لگا کر محنت کئے جاوگے تو امتحان مین کامیاب ہو گے۔ ریاضی سے گھبرانا مردانہ ہمت کا کام نہین۔ آخر کچھ تو تمھاری خامی کم ہوئی اور محنت ہی سے کم ہوئی۔ اسی طرح دل لگاؤگے تو انشاءاللہ جو خامی باقی ہی وہ بھی جاتی رہیگی۔

۲۶ - مارچ ۱۸۹۲ء

ہمکو اس بات سے ناخوشی ہی کہ تم روزانہ خط نہین بھیجتے۔ آج پانچوان دن ہی کہ تمھارا خط آیا تھا روز انتظار خط کا رہتا ہی۔ نہین معلوم تم کیا کرتے ہو۔ یہ خیال مین نہین آتا کہ تم شب و روز تحصیل علم مین ایسے مصروف ہو گئے کہ ایک خط لکھنے کی فرصت نہین ہوتی۔ دوسرے ہماری تاکیدونکا تمپر کچھ اثر نہین۔ ایسی بے پروائی کرنی ہمکو سخت تکلیف دہ ہی۔ سچ بتاؤ کہ تم کس شغل مین رہتے ہو اگر تم اپنا وقت ضائع کرتے ہو تو طالب علمی کا نام کیون بدنام کرتے ہو۔ ہر روز تم لکھ سکتے ہو کہ آج فلان فلان کام کیا۔ فلان کتاب پڑھی۔ اصلاح لی۔ ترجمہ کیا۔ سوالات حل کئے۔ غرض

بہت سی باتین ہین جو روز لکھ سکتے ہو- آج تمھاری بے پروائی ہماری تکلیف کا باعث ہی تم سے یہ توقع نہین کہ ہم کو تکلیف دو-

ہمارا مقصود یہ ہی کہ تمھاری آیندہ زندگی کیواسطے جہانتک ہم سے ہوسکے اچھا سامان پیدا کرنے مین مدد کرین- اگر تم اپنی آیندہ بہبود مین سعی کرنی نہین چاہتے ہو تو تمکو اختیار ہی- ہم کو تکلیف نہ دو- کھیل کود مین رہنے سے اگر تم اپنی عمر ضایع کرتے ہو تو تمام عمر پشیمان رہوگے- یہ وقت پھر نصیب نہوگا- اور جو دولتِ علم اسوقت تم جمع کرسکتے ہو اوسکی تمنا ہی رہجائیگی- اور ساری عمر حسرت مین گذریگی کہ ہاے وقت مفت ضایع کیا اور نالائق رہ گئے- تمھاری عمر اب ایسی ہی کہ اپنی آیندہ زندگی کا سامان درست کرو اور اپنے ہمسرون مین سب سے زیادہ لیاقت حاصل کرو- اگر کھیل کود مین رہے تو تمھارے ہمسر اور ہم عمر اعلی لیاقت حاصل کرکے تم سے بہتر زندگی بسر کرینگے- اور تم ذلت کی حالت مین رہوگے- ہم تمکو صرف بھلائی برائی بتلانے والے ہین تم اپنی کوشش سے عزت اور بڑائی حاصل کرسکتے ہو- ہم دنیا بسر کرچکے ہین- تھوڑے دن اور باقی ہین- تمھارے لیئے ہم ہمیشہ زندہ نہ رہینگے- دنیا ہوگی اور تمھاری لیاقت- بدلیاقت رہے تو ذلت ہی اور مفلسی- ہمسرون مین خواری یگانون اور عزیزون مین بے آبروئی- اب تم جانو اور تمھارا کام- تم سے دریافت کیا تھا کہ گرمی کی تعطیل کب ہوگی اور کتنے دن کی ہوگی- تم نے کچھ جواب نہ دیا اب اگر تم روز خط نہ بھیجوگے تو ہم سخت ناراض ہوجاینگے اور تم سے خط کتابت ترک کردینگے-

کوہنج- ۲۷- جون ۱۸۹۲ع

تم نے جبر و مقابلے کے امتحان مین کامیابی حاصل کی اوس سے خوشی ہوئی ترجمہ روزانہ اردو سے انگریزی مین کرنا ضروری ہی خواہ روز اصلاح ہو یا نہو- اپنی حفاظت صحت کا بندوبست بھی ضروری ہی رات کو باہر سونا پڑے تو ایک شبنمی یا نم گیرہ بنوالو- شب کو اوسکے نیچے سونا بہتر ہوگا- صبح کو اوتار رکھا- شام کو تنوالیا-

---

کوہنج - ۲۷ - جولائی ۱۸۸۲ء۔

تمھارے لیے عید کو بلانے کی فکر کیجاتی ہی لیکن دو امر مانع ہین - اول دریا اور نالون کی طغیانی بارش کی ایسی شدت ہی کہ رستہ چلنا بند ہی - دریا مین کشتی پر عبور کرنا خطرناک ہورہا ہی - دوسرا امر مانع یہ ہی کہ تمھاری خواندگی کا ہرج ہوگا - اگر تم محنت پہلے سے اسقدر کرلو کہ دس پندرہ دن کے آنے جانے مین خواندگی کا ہرج نہو تو ممکن ہی مگر بارش کے سبب رستے مین تکلیف زیادہ ہوگی ان سب باتون پر غور کرو اور صرف دل کی خوشی کو جو عزیزون کے ملنے سے ہوگی خواندگی کے ہرج اور راستے کی تکلیف سے مقابلہ کرنے کے بعد لکھو کہ تمھاری کیا راے ہی - اگر تم کو آنے کی خوشی بمقابلہ ہرج و تکلیف کے زیادہ ہو تو ضرور تمھارے بلانے کا بندوبست کیا جائیگا - اس قدر لکھنے کے بعد ڈاک آئی - جس مین ہفتہ وار امتحان مین فارسی مین ۵/۴۷ نمبر پانے اور اپنے کلاس میں اس مضمون مین اول رہنے کا حال لکھا تھا - ہمکو بھی تمھاری اس کامیابی سے بہت خوشی ہوئی - یہ محنت کا ثمرہ ہی اگر اسیطرح محنت کرکے امتحانون مین کامیابی حاصل کرتے رہے تو امید ہی کہ تمھاری خوشیان روز بروز ترقی پائینگی

اورلی - ۲۵ - ستمبر ۱۸۸۲ء۔

کل ایک چٹھی ویلبی صاحب کی تمھارے نام آئی تھی وہ ملفوف ہی - امید ہی کہ تم بخیر و عافیت پہنچ گئے ہوگے - میری طرف سے شکریہ اوس مہربانی کا جو صاحب موصوف تمھارے حال پر فرماتے ہین پیش کردینا - جو جو ہدایات صاحب نے اس چٹھی مین لکھی ہین اونپر دل سے عمل کرو - تمھارا کام محنت کرنا ہے خداوند تعالے کسی کی محنت رائگان نہین کرتا - اپنے کام کو پوری تندہی سے انجام دینا ضرور مستحق انعام و عنایت ایزدی کا کرتا ہی - امید ہی کہ تم غور کرنے کی عادت پختہ کروگے اور سارے کامون کو غور اور دلی توجہ سے انجام دوگے -

۱۷ - اکتوبر ۱۸۸۲ء۔

مڈل کا امتحان قریب ہے - امید ہی کہ تم خوب محنت کررہے ہوگے - اگر تم اس امتحان میں پاس ہوگئے تو ہمکو بہت خوشی ہوگی - میری خوشی کے لیے سخت محنت کرکے یہ پہلا امتحان تو پاس

دیدو کہ میرے دل کو راحت ہو بیشک کامیابی خدا کی مہربانی پر منحصر ہی لیکن ناکامیابی کا الزام کم محنت آدمی پر لگایا جاتا ہی - اگر تم نے کامل محنت کی تو ضرور خدا تعالیٰ تمھارے اوپر مہربانی فرمائیگا - کم محنت اور کاہل پر خدا تعالیٰ مہربانی نہین فرماتا -

۹ - مارچ ۱۸۸۳ء

جب تم پردیس مین ہم سے علحدہ رہتے ہو تو ضرور ہی کہ تمھارا وقت ایسے امور مفیدہ مین صرف ہو جو آئندہ زندگی مین راحت کا ذریعہ ہون - ہماری نظر مین چچا کے پاس تمھارا ہمیرپور[1] جانا حصول علم اور ترقی استعداد کے شوق کا مخالف و مضر تھا - ایک ہفتہ تمھارا ضائع ہوا - ہمکو اس کے ضائع ہونے کا بہت ہی افسوس ہی - خیر آئندہ تم کو غور کرنا لازم ہی کہ تم کس غرض سے وہان رہتے ہو - تمھارا مقصود کیا ہی - جو وقت تمھارا حصول علم مین بسر ہو وہی کام مین آنا متصور ہے اور جو لمحہ ایسا گذرے کہ تم اوس مین کوئی مفید کام نکرو - یا تحصیل علم سے محروم رہو وہ ضائع ہوا - دیکھو برتری کے شوق نے بعض عالی ہمت اور بلند نظر لڑکون کو تحصیل علم مین کیسا مصروف کر رکھا ہی - اور ون سے کم رہنا دیکھنے کے لئے کیسا ملال اور بے عزتی کا باعث ہوتا ہی

کوچ - ۲۴ - مارچ ۱۸۸۳ء

میرے نزدیک مناسب ہے کہ تم ہر ہفتے مین ایک دفعہ کتاب تحریک یا اوسکی اصل سلف ہلپ ضرور دیکھ لیا کرو - ایسی کتابون کے دیکھنے سے حوصلہ اور اولوالعزمی پیدا ہوتی ہی - اور آئندہ کی بہبود مین سعی کرنے کا ایسا شوق دل مین پیدا ہوتا ہی کہ محنت کرنے کو جی چاہتا ہی اور تحصیل علم مین انہماک دل سے ہو جاتا ہی - کوئی بیرونی تکلیف آدمی کو تکلیف نہین معلوم ہوتی اور آئندہ امیدون کی

[1] - مین دسمبر ۱۸۸۲ء مین گورنمنٹ ہائی اسکول علی گڈھ سے مڈل کا امتحان دیکر کوچ چلا گیا تھا جنوری ۱۸۸۳ء مین جب امتحان کا نتیجہ چھپا اور میری کامیابی کا حال معلوم ہوا اوسوقت جناب مسٹر سی - ای ولیمز صاحب ہیڈ ماسٹر جنکے زیر عاطفت مین نے شروع جنوری ۱۸۸۲ء سے تعلیم پا رہا تھا - کانپور کو تبدیل ہو گئے تھے اسلئے مین کانپور جا کر ہائی اسکول مین داخل ہوا - وہین سے بطریق سیر و کیفیت کیلئے چچا صاحب کے پاس ہمیرپور چلا گیا تھا - محمد احمد

خوشی ایسی ترقی کرتی رہتی ہی کہ وہی محنت کا عمدہ ثمرہ ہوجاتی ہی - اور اوسی خوشی کے سبب سے محنت کو بھی محنت سے ضرر نہین پہنچتا - محنت کرنا ایسا آسان ہوجاتا ہی کہ اوس سے کبھی لاغ نہین گھبراتا - بلکہ اولوالعزم آدمی ہمیشہ تنگی وقت کا شاکی رہتا ہی - اوسکو جتنا کام کرنا ہوتا ہی اوسقدر وقت نہین ملتا - اور یہ حالت اوسکو بہت جلد ذی استعداد کردیتی ہی کیونکہ اوسکا سارا وقت حصولِ لیاقت مین صرف ہوتا ہے - اور چونکہ پوری توجہ کے ساتھہ وہ ہر علم کو اخذ کرتا ہی اسلیئے اوسکو مستحکم اور کامل لیاقت حاصل ہوتی ہی -

کوچ - ۱۸ - اگست ۱۸۹۳ع -

تمھارے خطوط اکثر آتے ہین اس سے ہم لوگ خوش ہین یہ سنا ہے کہ تعطیل کے دنون مین تم کسی خاص مضمون یا خاص کتاب کو یاد کیا کرو تاکہ امتحان کیوقت آسانی ہو - تعطیل کا وقت ایسی طرح صرف کرنا چاہیئے کہ تفریح اور تعلیم دونون مین صرف ہو - خود مطالعہ کرنے سے جیسی استعداد بڑہتی ہی ویسی کلاس مین پڑھنے سے زیادہ نہین ہوتی - سیلف سٹڈی کے منافع ایسے بیشمار ہین کہ محنت کش طالب علم ہی خوب جانتے ہین - آدمی بغیر خود کتابین دیکھنے کے ذی استعداد نہین ہوتا جو کتابین تمھارے پاس ہین اون سب کو ایک دفعہ اپنے مطالعہ سے دیکھہ جاؤ - ایک کتاب کو دیکھنا شروع کرو اور جب وقت ملے اوسکو دیکھو اور پورا کرو جب دیکھہ چکو دوسری کتاب شروع کرو - البتہ پہلے اپنی خواندگی کی کتابین دیکھنی مناسب ہین تاکہ پڑھتے وقت اونکا مطالعہ مدد دے - جو کتاب پہلے سے دیکھی ہوئی ہوتی ہی سبق پڑھنے مین اوسکی باریکیان زیادہ معلوم ہوتی ہین اور یاد ہونے مین بھی سابق کے مطالعہ سے بہت مدد ملتی ہی - جو کتاب دیکھی ہوئی نہین ہوتی اوسکے مطالب خوب ذہن نشین نہین ہوتے - اوسکے پڑھنے مین خوب دل نہین لگتا - اوسکے مضامین جلد یاد نہین ہوتے اگر انٹرینس کی کتابین تم سب اسی سال مین دیکھہ ڈالو تو پھر دوبارہ اونکا سبقاً سبقاً پڑھنا بہت ہی سہل ہوجائیگا اور اس تدبیر سے تم کو اون کے مضامین پر قدرت حاصل ہوگی اور اونکو اپنے قلم سے امتحان مین اچھی طرح ادا کرسکوگے - یہ تدبیر جو مین نے بتلائی اگر تم اسپر عمل کرو تو اوسکے فائدے تمکو چھہ مہینے مین بخوبی معلوم ہوجائینگے -

کوچ - ۲۷ - جنوری ۱۸۸۴ع

تمھارا خط بہت ہی مختصر ہوتا ہے تسکین نہین ہوتی - کل جو خط آیا اوسمین البتہ کسی قدر حالات تھے اگر کوئی اور مضمون نہوا کرے تو صبح سے شام تک کی کیفیت لکھدیا کرو کہ اوسدن کا حال پڑھکر قریب قریب دن بھر تمھارے پاس رہنے کا اثر دل پر ہوگا - چار بجے سے پانچ بجے شام تک کرکٹ مین صرف کرنا ضروری ہی کہ تفریح بھی ہی اور مشقت جسمانی صحت کیلئے مفید ہی - ٹل بازی عمدہ تفریح نہین سمجھی جاسکتی - صاحب ڈپٹی کمشنر جھانسی گئے ہین ضلع کا چارج اون کی واپسی تک میرے سپرد ہوا ہی اسلئے اب کچھ روز تک میرا قیام خاص اورئی مین رہیگا تم روز کوچ کو خط بھیجدیا کرو وہی خط میرے پاس کوچ سے اورئی پہونچ جایا کریگا۔[1]

مرزاپور - ۶ - جنوری ۱۸۸۵ع

تمھاری جدائی سے مجکو سونے کے وقت تک تکلیف رہی - دل کمزور ہوگیا ہی - شاید ضعیفی کا یہ اثر ہی - بندوستے واپس آکر کہا کہ ریل مین جگہ کم تھی - پانچ آدمی اور تھے غالب ہی کہ الہ آباد سے کمی ہوگئی ہوگی - اسوقت نو بج گئے ہین - یہ تصور ہے کہ تم علی گڑھ کے قریب ہوگے - اس خط کے پہونچتے ہی اپنا حال لکھو کہ راستے مین زیادہ تکلیف تو نہین ہوئی اور اسباب و سامان سب پہونچ گیا کوئی چیز گم تو نہین ہوئی - اب انٹرنس کے امتحان مین تین مہینے باقی ہین - اگر تمنے کامل احتیاط کرکے وقت کو ضائع نہ کیا اور ہر مضمون کی خواندگی کو بار بار دیکھا تو امید ہی کہ کامیاب ہوجاوگے - جتنی محنت کروگے امید کامیابی کی ہوتی جائیگی اور جسقدر یہ امید بڑھتی جائیگی اوسیقدر خوشی و راحت

[1] - اس خط کے لکھنے کے چند روز بعد والد کا تبادلہ پہلے الہ آباد پھر مرزاپور کو ہوگیا - اسی اثنا مین جناب ولیمی صاحب ھیڈ ماسٹر میرٹھ ترقی پاکر انسپکٹر مدارس ہوگئے - اسلئے مین میرٹھ سے والد کے پاس مرزاپور چلا گیا اور اونکے ساتھ رہکر چند مہینے تک ضلع اسکول مرزاپور مین انٹرنس کلاس مین پڑھتا رہا - جب امتحان مین تین مہینے باقی رہ گئے تو جنوری ۱۸۸۵ع مین علی گڑھ چلا گیا - اور مدرسۃ العلوم سے اپریل ۱۸۸۵ع مین امتحان انٹرنس مین کامیاب ہوکر پھر مرزاپور کے قریب میور کالج الہ آباد مین داخل ہوا محمد احمد۔

مین وقت بسر ہوگا۔

۱۲- جنوری ۱۸۸۵ع

کل تمھارا خط آیا تھا۔ اوس مین تاریخ نہ تھی۔ اور بہت مختصر تھا۔ تمھاری جماعت مین کئے لڑکے تم سے زیادہ ذی استعداد ہین اور کس کس مضمون مین۔ ریاضی کی خامی کا دور کرنا ضروری ہی۔ اگر دو تین مشکل سوالات بھی روزانہ حل کرتے رہوگے تو یہ خامی دور ہوجائیگی۔ روز جو کام ہوتا ہے اوس مین دل لگا رہتا ہی۔ اور طبیعت کو مناسبت ہوجاتی ہی۔ اس سے قوت فکری کو اوس فن سے ایسا لگاؤ ہوجاتا ہی کہ ضرورت کے وقت بہت مدد ملتی ہی اگر ریاضی کے سوالات دو دو تین تین طالب علم ملکر نکالو تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ شب کو ایک جگہ بیٹھکر ایک سوال سب نے حل کرنا شروع کیا جس نے پہلے نکال لیا۔ اوسکا حل دیکھ لیا۔ پھر دوسرا سوال شروع کیا۔ اسطرح ایک گھنٹہ مین کئی کئی سوال حل ہوسکتے ہین۔ اور استعداد کی ترقی جلد ہوتی ہی۔ اگر کوئی طالب علم ایسے نہ ملین تو مناسب ہی کہ خود ہی کتاب کے مشکل سوالات اسطرح نکالا کرو کہ پہلے حل نہ دیکھا خود حل کیا۔ جب نہ نکلا تو حل دیکھ لیا۔ اور جواب اور حل بھی پورا نہ دیکھا۔ تھوڑا سا دیکھکر پھر خود حل کرکے صحیح جواب نکالا۔ ابھی تک سردی کے سبب راتین کام کی ہین۔ ایک مہینہ بعد یہ حالت نہ رہے گی۔ اسلئے آجکل کی راتون کو خوب کام مین لاؤ اور زیادہ محنت کرو۔

مرزاپور- ۲۹- جنوری ۱۸۸۵ع

یہ سنکر خوشی ہوئی کہ تمھارے نمبر ریاضی مین $\frac{۶۰}{۱۰۰}$ تھے۔ ریاضی کو تازہ رکھو۔ جبر و مقابلہ اور اقلیدس تمکو یاد ہی۔ انکی مشق حساب کی کمی کا جبر کردے گی۔ حساب کو بھی دیکھتے رہو۔ اربعہ کے مشکل سوالات جتنے ملین سب کو حل کر ڈالو۔ اب تم کس کس چیز مین اپنے تئین کمزور سمجھتے ہو اور جس جس مضمون مین کمی ہی اوسکے رفع کرنیکا بندوبست کیا ہی۔ اب امتحان کا وقت بہت قریب ہے ایسا بندوبست کرنا چاہیے کہ سب مضامین اچھی طرح یاد ہوجائین۔ اور بندوبست یہ ہی کہ روزانہ تقسیم اوقات مین اون مضامین کے لیئے وقت زیادہ رکھو جو کم یاد ہین۔ پھر التزام اس امر کا

ضروری ہی کہ روزانہ تقسیم اوقات کے مطابق روز روز خواندگی پوری دیکھہ لی جاے - اگر دن کا کوئی گھنٹہ ملاقات یا بات چیت مین ضایع ہوجائے تو ضروری ہی کہ رات کو وہ کسر پوری کی جائے - غرض روز کا کام روز پورا کرلینا نہایت ضروری ہی - ایسا نہ کروگے تو وقت پر سب مضامین کا یاد کرنا ناممکن ہوگا - یہ جو مین نے لکھا ہی غور کرکے اس پر عمل درآمد فوراً شروع کر دینا چاہیے -

مرزاپور - یکم اگست ۹۵ء

مین شب کو تمھارے تصور مین تھا - اور سوچ رہا تھا کہ آجکل تم کو کیا مناسب ہے - جو خیالات اس باب مین آئے وہ لکھتا ہون - روزانہ خوشی رہنی اور آیندہ کی بہبود کا سامان جمع کرنا تمھارا مقصود ہی - اوسکے لئے حالتِ موجودہ مین یہ ضرور ہے کہ تمھاری محنت و شوق کا قائل ہوجائے تمھارے پروفیسر اور ہمسر تمھارے شوقِ تحصیلِ علم اور محنت کو محبت اور استحجاب کی نظر سے دیکھنے لگین - جسقدر تمھاری محنت و شوق کی دھوم ہوگی اوسیقدر تمھاری روزانہ خوشی کو ترقی ہوگی - اوسیقدر سامان بہبود آیندہ زیادہ ہوتا جائیگا - طالب علمی کی حالت مین یہ خوشی پہلا ثمرہ ہی جو محنت سے حاصل ہوتا ہی - پھر آیندہ محنت کے ثمرات ہمیشہ ملتے رہتے ہین - جب طالب علم اپنی محنت و شوق کی وجہ سے اپنے ہمسرون مین ممتاز ہوتا ہی تو کبھی کبھی حاسدون کی کوتاہ بینی اوسکی خوشی مین رخنہ اندازی کیا کرتی ہی - لیکن عالی ظرفی تبلا دیتی ہی کہ محسود ہونا ایک نعمت ہے اور قابل اسکے ہی کہ اوس نعمت کا شکریہ جنابِ ایزدی مین ادا کیا جائے اور حاسدون کے حرکات سے اغماض کیا جائے اور رنجِ حسد کی سزا اونکے لئے کافی سمجھی جائے - شوق و محنت کا ایک یہ نتیجہ قابلِ توجہ ہے کہ اوس سے صحتِ جسمانی مین خلل پڑتا ہی - اسلئے دانشمندانہ تدبیر یہ ہے کہ محنت کے ساتھہ ہی کثرت و ورزشِ جسمانی بھی روزانہ کیجائے تاکہ محنت کا ضرر نہ ہونے پائے - اگرچہ لڑکپن و جوانی مین محنت کا یہ ضرر محسوس نہین ہوتا - لیکن آیندہ سخت تکالیف کا باعث ہوتا ہی اسلیئے لازم ہی کہ ورزش سے غفلت نکیجائے اور گو دل نہ چاہی لیکن دل کو مجبور کرکے محنتِ تحصیلِ علم کے ساتھہ محنتِ جسمانی بھی روزانہ کیجائے -

انسان کو ذہنت کے وقت کبھی آیندہ زندگی بسر کرنے کے خیالات بھی آیا کرتے ہین اور وہ خیالات

ہر انسان کے جدا ہوتے ہین اونکی راے۔ حالت۔ تمنا پر وہ خیالات موقوف ہین۔ اون خیالات کو ایسا وسیع نہ کیا جاے کہ دل مین افسردگی اور ہمت مین پستی پیدا ہو۔ ایسے خیالات سے جو دل کو افسردگی اور کم ہمتی کیطرف متوجہ کرین فوراً ابیزار ہو جانا چاہیئے۔ اسلئے کہ وہ دل کو خراب کرتے ہین اور محنت وشوق کی مزاحمت کرتے ہین۔ میرے خیالات ابتداے عمر مین آیندہ زندگی بسر کرنیکی بابت جو بعد غور رہے تمکو لکھتا ہون۔ شاید تم کو بھی اتفاق راے ہونے کی صورت مین اون سے خوشی حاصل ہو۔ انسان کی ایسی زندگی کہ آپ تنہا یا اپنی بیوی کے ساتھ خوشی مین بسر ہو اور خاندان اور عزیز واقارب کی کچھہ خبر نہ لیجاے نہ اون سے کسیطرح کی ہمدردی کیجاے۔ میری راے مین بُری زندگی ہی۔ کُتا بھی اپنا پیٹ پالتا ہی۔ کُل حیوانات مین یہ رنگ دیکھا جاتا ہی کہ اپنی اپنی فکر کرتے ہین اور بس۔ خدا تعالے نے انسان کو اشرف بنایا ہی اور عقلاً اور دیناً بڑا فرض انسان کا یہ ہی کہ اوروں کے کام مین آے۔ جہانتک ہوسکے اوروں کو راحت پہونچاے۔ اول عزیز واقارب زیادہ ترمدد کے مستحق ہین۔ پھر دوست وآشنا۔ پھر تمام بنی نوع۔ اسلیئے یہ نیت رکھنی چاہیے کہ ہر حالت مین ہم اوروں کو مدد دین۔ جو ہوسکے۔ جو مناسب ہو۔ روپیہ سے۔ ہاتھ پانوٗن سے۔ بات چیت سے اوروں کو راحت پہنچاوٗین۔ اگر خدا تعالے ایسی توفیق دے اور اوسپر عمل ہوسکے تو میری دانست مین ایسی زندگی نہایت اچھی ہی۔ اوس سے خوشی بھی حاصل ہوتی ہی۔ عقلاً محمود ہی۔ اور دیناً بھی اور کوئی دین ایسا نہین جو اس زندگی کو عمدہ نہ بیان کرتا ہو۔ بعضون نے انسان کی بناوٹ سے یہ ثابت کیا ہی کہ خدا تعالی کی مرضی یہی ہی کہ انسان باہم ایکدوسیرے کی معاونت کرین۔ بغض اور کینے سے دور رہین۔ اور اتحاد ومحبت باہمی مین زندگی بسر کرین۔ پھر یہ امر بھی روزانہ خیالات مین لازمی کرلینا چاہیے کہ ہر روز اپنے خالق ومنعم کا شکریہ ادا کیا جاے وہ ہمکو بیماریون سے محفوظ رکھتا ہی صحت عطا کرتا ہی۔ روحانی خوشیان دیتا ہی۔ طرح طرح کی نعمتین روز عطا کرتا ہی جن سے جسم کو آرام اور دل کو راحت ملتی ہی۔ ضرور ہی کہ اوسکا شکریہ روزانہ ادا کیا جاے۔ بڑی ناشکری ہی کہ ہمارا منعم ہمکو روز نعمتین دے اور ہم ایسے احسان فراموش

ہو جائین کہ اسکو یاد بھی نہ کرین۔ نماز روزانہ حقیقت مین منعم کا شکریہ ہے جسقدر ہوسکے دل لگا کر روز پڑھنی چاہیئے۔

دہلی۔ ۸۔ جنوری ۱۸۹۳ء

آج تمھارا خط آیا جس مین فرسٹ ایر کلاس کے سالانہ امتحان مین اول رہنے کی خوشخبری درج تھی۔ خط کے مضمون سے خوشی ظاہر ہوتی تھی۔ تمھارا خط سارے خاندان نے دیکھا۔ سب کو اعلیٰ درجہ کی خوشی ہوئی۔ اور سب تمکو تمھاری اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خدا تمکو ہمیشہ اسیطرح کامیابی عطا کرے اور ہمسرون مین اعزاز اور برتری عطا فرماتا رہے۔ یہ محنت کا ثمرہ ہے۔ تمام تکلیفین محنت کی اس خوشی کے سامنے سب و قعت ہین۔ جس نظر سے تمھارے ہمسر تمکو دیکھتے ہونگے۔ وہ ایک ایسا اعلےٰ درجہ کا انعام ہے جسکا شکریہ تمکو جناب باری مین کرنا ہر دم واجب ہے۔ ایسی حالت مین بعض تنگ ظرفون کا حسد بھی جوش مین آتا ہے لیکن عالی ظرفی اس مین ہے کہ حاسدون کے حرکات سے مسرت حاصل کرو اور اس عطیہ ایزدی کا کہ اوس برتری بخشنے یہ دن دکھا کر محسود کیا شکریہ ادا کرو اللہ تعالےٰ تمکو ہمیشہ کامیاب رکھے اور تمھاری تمنائین پوری کرے۔

آگرہ۔ ۸۔ جنوری ۱۸۹۶ء

تمھارے امتحان کا نتیجہ سنکر دل شاد ہوا۔ امید ہے کہ تم بہت سی خوشیان سناؤگے اور ایسے ہی لایق ہوگے جیسا تمھاری بابتہ سب کو خیال اور توقع ہے۔ تم خوب جانتے ہوگے کہ ہمارے خاندان مین جبتک دو چار لڑکے ہونہار اور لائق نہونگے آیندہ کی عزت وبہبود کو ترقی ہونا مشکل ہے تم اپنے ہم عمر عزیزون اور بھائیون کو خصوصًا لکھا کرو۔ جس سے اونکا شوق بڑھے

لہ یہ خط والد کا نہین ہے۔ میرے چچا مولوی محمد عبدالوحید صاحب کا ہے جو اوس زمانے مین آگرہ مین ڈپٹی کلکٹر تھے۔ اس خط کے مضمون سے دو باتین معلوم ہونگی۔ اول یہ کہ علاوہ والد کے خاندان کے اور بزرگ بھی مجھے نصیحت آمیز مضامین لکھا کرتے تھے۔ دوم یہ کہ اس زمانے مین میری اور چند قریب العمر عزیزون کی شادیان ہوگئی تھین۔ محمد احمد

اور ٹھیک ہو۔ ہم عمری کی وجہ سے تم یہ خیال کرتے ہو گے کہ میری نصائح کارگر نہ ہونگی۔ لیکن تم ناصح بنکر نہین۔ عزیز رفیق دوست بنکر ایسے پیرایہ مین اثر ڈال سکتے ہو کہ اور طریقے سے بدرجہا مفید ہوگا۔ ناصح کی باتین عنفوانِ جوانی مین خشک معلوم ہوتی ہین۔ دوستانہ صلاح ومشورہ سے اچھی اور مفید باتین بہت کارگر ہوتی ہین۔ بالفعل ایک مضمون قابلِ بحث ہوگا۔ اسکے پیرایے مین جو لکھوگے ضرور مفید و مؤثر ہوگا۔

بڑے دن کی تعطیل کے قبل تمھاری زندگی محض طالبعلمانہ تھی۔ اب دنیا کا بوجھ تمھاری گردنون پر ڈالا گیا ہی یعنی شادیان ہوگئی ہین۔ یہ ایک بڑا بھاری بوجھ ہی۔ ایسا سمجھو کہ ایک کودتے بچھیرے پر کاٹھی کس دیجاے اور لگام لگا دی جاے۔ یا اوچھلتے بچھڑے کے کندھے پر جوا رکھ دیا جاے۔ یہ کوئی عجیب بات نہین۔ انسانی زندگی کے فرائض مین سے ہی۔ مگر اس مین کوئی شبہہ نہین کہ اس سے آدمی کی طرز زندگی بدلتی ہی۔ بڑا وسیع مضمون ہی۔ جی کھول کر بحث کرسکتے ہو۔ یہ بحث کرو کہ شادیون کا ہونا اب متقاضی اس امر کا ہی کہ ہم جلد تر لائق ہو جائین۔ اور ہمہ تن مصروف ہو کر علم حاصل کرین۔ اور دل یون چاہتا ہی کہ برسون کی تحصیل مہینون مین اور مہینون کی دنون مین اور دنون کی گھنٹون مین پوری کرین۔ ورنہ بیشمار مثالین موجود ہین۔ آجکل میرے پڑوس ہی مین ایک شخص موجود ہین۔ جنکو پاس نہونے کی وجہ سے نوکری نہین ملتی خیال کرو کیسا پچھتاتا ہی۔ نوکری کا کیسا قلق ہی۔ ہم چشمون اور عزیزون مین کیسی بے وقعتی ہی۔ بی بی بچے خانہ داری کے سامان علحدہ تقاضا کر رہے ہین۔ یہان نوکری نہین۔ نہ کچھ پلّہ پاس۔ کہو کیسی تنگی ہوتی ہوگی بعض اوقات زندگی دوبھر ہوتی ہوگی۔ یہ سب کیون ہے۔ از انست کہ بر وقت ہم نے وہ حاصل نہین کیا جو کرنا تھا۔ اب اوسکا خمیازہ بھگتتے ہین۔ ایسے ہی سیکڑون پُر درد مضامین پر غور کر کے لکھو اور تقاضا کرو۔ بھائی اُو چلو۔ چلو۔ کتنا طے کر لیا۔ منزلِ مقصود قریب آگئی ہی۔ دیکھو ترقی کی بلند منارین دکھائی دینے لگین۔ اب کیا دیر ہی پہونچے۔ ایف۔ اے کی سیڑھی چڑھے اور بی۔ اے کے گنبد مین جا بیٹھے۔ نوکری کے جامِ جہان نما مین دُنیا

کی سیر کیا کرو - یا او ہست بلند ہو تو چوٹی کی خبر لاؤ - اور سول سروس اوڑاؤ - مجھے اُمید ہی کہ جب تمکو فرصت ملا کریگی ضرور اس عمدہ اور ضروری مطلب کیطرف توجہ کیا کروگے - اور سوچا کروگے کہ اچھی حالت حاصل کرنے کے لئے کیا کیا کرنا ضروری ہی -

مرزاپور - ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۶ع -

اس وقت مین ایک کتاب دیکھ رہا تھا - اوس مین کلام قدیم و کلام حادث کا ذکر آگیا - چونکہ یہ ایک نازک بات ہی - اسلیے جی چاہا کہ مختصر اً تمکو اوس سے مطلع کرون -

بوجہ اسکے کہ خالقِ کائنات عقلاً ہر طرح کامل و مکمل ہونا چاہیے - اوسکی ذاتِ قدیم مین جو صفات قدیم اوسکے کمال کیواسطے ضروری تھین تسلیم کیگئی ہین - یعنی وہ علیم ہی - بصیر ہی - سمیع ہی - قدیر ہی کلیم ہی لیکن نہ ہمارا سا علم - نہ ہماری سی بصارت - نہ ہماری سی سماعت - نہ ہمارا سا کلام - کیونکہ ہمارا علم - بصر - سمع - کلام - محتاجِ آلات ہی - اوس ذاتِ پاک کا ادراک محتاج آلات سماعت و بصارت و نطق نہین - اگر اوس کا ادراک محتاج الیہ ہو تو یہ ایک نقص ہی اور اوسکی ذات ہر طرح کے نقص سے پاک ہونی چاہیے - اب ان امور مین سے تھوڑا سا ذکر کلام کا کیا جاتا ہی -

وہ صفت ذات باری کہ جس سے اظہارِ حقائق ہوتا ہی ہماری زبان مین کلام سے تعبیر کیجاتی ہی کیونکہ کلام وہ صفت ہے جس سے اظہار ما فی الضمیر ہوتا ہی - اور یہ صفت اظہار حقائق کی کبھی تو بغیر واسطے حروف و لفظ کے ظاہر ہوتی ہی اور کبھی لباس صوت و حروف مین جلوہ گر ہوتی ہی - یعنی کلام کی دو قسمین ہین ایک بلا مدد صوت و حروف اور دوسری بمدد صوت و حروف - پہلی قسم کی مثال وہ اظہار حقائق ہی جو مخلوقات کی صنعت سے کمالات ذاتِ باری پر دلالت کرتا ہی - یہ دلالت ایسا کلام ہی جو بلا مدد صوت و حروف کے ظاہر ہوتا ہی - ہم مخلوقات کی صنائع کو دیکھ کر جان لیتے ہین کہ انکا پیدا کرنیوالا اور بنانیوالا کوئی ہے اور وہ بڑا کامل صانع ہی - اس قسم کی دلالت جو کسی حقیقت کا اظہار کرے کلام بے صوت ہی - کیونکہ جو مقصود کلام سے حاصل ہوتا ہی وہی اس دلالت سے حاصل ہوتا ہی - اسی طرح جو مفہوم ذہنی ہین اور بغیر وسیلہ حواس کے ہمکو مدرک ہوتے ہین وہ سب بغیر مدد صوت و حروف

کے مدرک ہوتے نہین - اس سے خیال مین آسکتا ہی کہ کلام باری تعالے صوت وحروف ولفظ کے بغیر مدرک ہوسکتا ہے جب اس دنیا مین بہت سے مُدرکات بغیر مدد صوت ولفظ کے مدرک ہوتے ہین تو وہ کلام جو صفتِ باری اور روحانی ہی عقلاً مدرک ہوسکتا ہی - قرانِ مجید جو کلام باری ہے وہ وہی صفت باری ہی جس سے اظہارِ حقیقت ہوتا ہی - اور اوس کلام کا قالب لفظ و صوت مین آنا اس دُنیا کے رنگ انتظام وترکیب کے لیئے ضروری تھا تاکہ عوام اوسکو سمجھ سکین - اور چونکہ اوس کلام کو ایک عظمت دینی تھی تاکہ اوسکی وقعت ہو اس لئے وہ ایسے الفاظ مین نازل ہوا کہ اوسکی فصاحت بڑے بڑے فصحا نے تسلیم کی بلکہ اوسکی فصاحت سے حیران رہ گئے -

اسقدر جاننے کے بعد تم غور کرسکتے ہو کہ وحی کا نازل ہونا محالِ عقلی نہین ہی کیونکہ وحی حرف کلام ربّانی کا نام ہی جو پیغمبرون پر نازل ہوا - اور کلام ربّانی جسکی کیفیت تم نے تحریر بالا سے دریافت کی ممکن ہے کہ بغیر مدد صوت ولفظ کے پیغمبرون کو مُدرک ہوا اور وہ اپنے ذہن مین بغیر کسی آواز کے اوسکو اسیطرح سمجھ لین جیسے دنیا مین بہت سے مدرکات ذہنی مثلاً رنج - خوشی - خوف - امید وغیرہ محسوس ہوتے ہین -

اب یہ بات باقی رہی کہ وحی بذریعہ فرشتے کے پیغمبرون پر نازل ہوتی رہی ہے اسکا خیال بھی محال نہین ہی - دُنیا مین طریقہ پیغام بھیجنے کا یہی ہی کہ کسی قاصد کے توسط سے جسکو عربی مین رسول کہتے ہین پیغام پہنچایا جاتا ہی - پس وہ طریقہ وحی سمجھنے کا جو بلا مدد صوت ولفظ صرف ذہنی طور پر پیغمبرون کو حاصل ہوا اگر عوام کے سمجھنے کیواسطے یون تعبیر کیا جاے کہ فرشتے کے ذریعے سے احکامِ الٰہی پیغمبرون پر نازل ہوئے تو صرف اظہار مطلب کا تغیر ہے - اصل مین کوئی فرق نہین آتا - اس تعبیر سے کوئی محالِ عقلی لازم نہین آتا - ہان یہہ بات کہ فرشتہ کیا چیز ہی - دوسری بحث ہی - جب ہمکو معلومات ذہنی محض تصور اور ذہنی قوت سے بلا مدد آواز وعبارت کے حاصل ہوجاتے ہین تو ظاہر ہی کہ ذریعہ ان معلومات کے حاصل کرنے کا روحانی ہی - مگر اس جسمانی حالت اور جسمانی عالم مین ہماری روح کو حواس اور جسمانی قوٰی سے ایسا تعلق ہی کہ روح کو جو کچھ حاصل ہوتا ہے

وہ بیشتر اسی تعلق کے ذریعے و واسطے سے حاصل ہوتا ہی۔ اگرچہ بعض اوقات روحی اور عقلی قوت معلومات ذہنی کو بلا امداد حواس جسمانی قوت کے اخذ کرلیتی ہی۔ بعض اوقات یکایک ہمارے دل مین کوئی خیال پیدا ہوتا ہی جسکو حواس سے کوئی تعلق نہین ہوتا۔ پس اگر اوس خیال کو ہم یون کہین کہ وہ ذہنی اثر ہی تو اس مین کوئی محال عقلی نہین ہی۔ اسیطرح اگر ہم کسی ایسے روحی خیال کی نسبت جو بلا واسطہ حواس کے ذہن مین آیا ہو کہین کہ وہ الہام ہی یعنی منجانب باری تعالیٰ ہمارے ذہن مین القا ہوا ہی تو عقلاً کوئی محال لازم نہین آتا۔

جس طریقے سے امور ذہنی ہمارے ذہن مین آجاتے ہین ہمکو معلوم نہین ہوتا۔ یعنی طریقۂ الہام سے ہم بے خبر ہین اور کچھہ آگاہی نہین کہ روح کو کیونکر اور کسطرح ذہنی بات کا ادراک ہوتا ہی تو اگر ہم اوس طریقے کو جس سے ہماری روح کو امور ذہنی کا ادراک ہوتا ہی یون تعبیر کرین کہ ہماری روح کو عالم بالا کی روح سے کچھہ تعلق ہی جسکو ہم نہین جانتے تو اس مین کوئی حیرت کی بات نہین اور اس تعلق عالم بالا کو بذریعہ فرشتہ تعبیر کرین تو اوسمین کوئی حیرانی وخرابی لازم نہین آتی۔ اس خط کے مضامین مشکل ہین بار بار اس خط کو پڑھوگے تو نفع ہوگا۔ اس خط کو ضائع نکرنا کسی سادہ کتاب مین ایسے خطوط کو چسپان کرلیا کرو۔

مرزاپور۔ ۱۷ نومبر ۱۸۹۶ع

اخلاق کی کتابین اکثر دیکھتے رہو۔ اون سے روحانی ترقی اور دلی راحت حاصل ہوتی ہی۔ دنیا کے رنج ومصائب بے وقعت ہو جاتے ہین۔ دنیا کی تکالیف کا اثر دل پر نہین ہوتا۔ یہ سچ ہے کہ اخلاق کے مضامین کا اثر جلد جاتا رہتا ہی۔ اوسکی وجہ یہ ہی کہ اہل دنیا کے معاملات اکثر خودغرضی۔ کبر۔ تعلی۔ خودپسندی اور خودداری پر مشتمل ہوتے ہین اور اکثر آدمی جن سے روزانہ ملنے اور بات چیت کرنے کا اتفاق ہوتا ہی اخلاقی تعلیم کے مطابق برتاؤ نہین کرتے اور ایسی زندگی رکھتے ہین جو اخلاق کے راستے سے علحدہ ہی۔ اسلئے انسان اورون کی دیکھا دیکھی اونکا تتبع کرنے لگتا ہی اخلاق کے نیک راستے کو چھوڑ دیتا ہی اور اخلاقی مضامین کا اثر اوسکے دل سے جلد ضائع ہو جاتا ہی۔ اگر صحبت اچھی ملے اور ملنے والے مہذب اور اخلاقی تربیت کے پابند ہون تو اخلاقی

مضامین کا اثر راسخ ہوجائے - مگر اس زمانے مین ایسی صحبت کا ملنا دشوار ہی - اخلاقی مضامین کو دیکھنا
گویا نیک کامون اور عاقلانہ چال چلن کا علم حاصل کرنا ہی - اور علم بغیر عمل کے تمام ہوتا ہو اسلئے محض اخلاقی تعلیم
سے پورا فائدہ نہین ہوتا - اگر اوس علم کے ساتھ عمل بھی ہو یعنی ایسے لوگون کی صحبت میسر آئے جو اخلاقی
ہدایات پر پورا پورا عمل کرتے ہین تو اون مین رہنے سے علم اور عمل ملکر پورا فائدہ ہو - مگر عقل اور تجربہ
یہ کہتا ہی کہ جو چیز ہمارے لیئے سودمند ہو اور ہم اوسکو پورا حاصل نہ کرسکین تو جسقدر ممکن ہو اوسی قدر
حاصل کرین - اگر اس زمانے مین اچھی اور نیک آدمیون کی صحبت میسر نہ آئے تو یہ مناسب نہین کہ ہم اخلاق
کی کتابون کا دیکھنا بھی چھوڑ دین - گو ہم بغیر عمل کے کامل نہین ہوسکتے لیکن علم اخلاق سے ضرور ہماری حالت
اوس سے بہتر ہوگی جو بغیر اوسکے ہوتی - اور اگر یہ شوق چلا جائے تو اخلاقی مضامین کا بکثرت دیکھنا
آخر کو عمل کرنے پر راغب کردیتا ہی - اور پھر زندگی بسر کرنے کا عمدہ طریقہ ہاتھ لگ جاتا ہی - اور آدمی
کو صرف اس علم کی کتابین دیکھنے سے آخرکار وہ روحانی خوشی حاصل ہونے لگتی ہی جو عمدہ طریق زندگی
کے اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہی - اس زندگی کے تعلقات ایسے ہین کہ صدہا اور ہزارہا چھوٹی چھوٹی
تکالیف ہین جو روزمرہ انسان کو پیش آتی ہین - علم اخلاق پر عمل کرنے سے وہ چھوٹی چھوٹی تکالیف بے اثر
بلکہ معدوم ہوجاتی ہین - خانگی تعلقات مین اسکی مخالفت - کہنا نہ ماننا - اکثر پیش آتا ہی - جب
آدمی کا دل اخلاقی مضامین سے پختہ ہوجاتا ہی تو اس مخالفت کا کچھہ اثر نہین ہوتا - رنج اور خوشی
جو ملاقاتیون کے برتاؤ - عزیزون کی باتون - رشتہ دارون کے طرز تمدن سے ہوتی ہین وہ
اخلاقی مضامین کے اثر سے جب وہ پورا پورا اثر کرنے لگتے ہین بالکل جاتی رہتی ہین - خیالات
ایسے عالی ہوجاتے ہین کہ اون حرکات جو رنج و خوشی پیدا کرتے ہین بجائے رنج کے ہنسی آتی
ہی اور اسطرح انسان کی زندگی بہت سے رنجون سے محفوظ ہوجاتی ہے اخلاق کی کتابین دیکھنے
سے ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ جو باتین عوام کے لیئے خوشی کا ذریعہ ہین وہ دل مین خوشی
پیدا نہین کرتین - وہی عالی ظرفی اسکا باعث ہوتی ہی - اخلاقی مضامین پڑھنے سے -
کھیل - تماشہ - ناچ رنگ - پوشاک اور سب تفاخر کی چیزین بے حقیقت معلوم ہونے

لگتی ہین اور ان مشغلون کو آدمی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہی اسواسطے کہ اوسکو دل مین ایسی خوشیون کی کوئی قیمت نہین ہوتی اور عالی خیال آدمیون اور عوام مین یہی فرق ہی۔ جب کوئی میلہ تماشہ ہجوم یا جلسہ ہوتا ہی عام آدمی اوسکے دیکھنے کو بڑے شوق سے دوڑتے ہین اور واقعی اونکو خوشی ہوتی ہی۔ اگر وہ ایسے موقع پر جانے سے روکے جائین تو اونکو بہت ملال ہوتا ہی۔

ایک وسیع خیال کا آدمی کبھی میلے مین جانیکی رغبت اپنے دل مین نہین پاتا۔ تماشہ گاہ ہجوم اور جلسون مین شریک ہونا اوسکو کوئی خوشی نہین دیتا۔ اسلیے کہ اوسکی نظر مین یہ سب باتین بازیچۂ اطفال معلوم ہوتی ہین۔ غرض اخلاق کی کتابون کا اثر انسان کو عالی خیال بنا دیتا ہی۔ اور عالی ظرفی۔ عالی حوصلگی سکھا دیتا ہی۔ ہان اتنا فرق ہی کہ سب کو یکسان فوائد حاصل نہین ہوتے۔ ہر ایک کی قابلیت و استعداد طبعی کے موافق علم کا اثر ہوا کرتا ہی۔

مرزاپور۔ ۹۔ دسمبر ۱۸۸۶ع

کل تمہارا خط ملا جس مین کوٹنش صاحب ممبر صدر بورڈ سے ملاقات کا حال لکھا تھا۔ اس بات سے خوشی ہوئی کہ صاحب نے تمہارے حقوق کو بوجہ میری خدمات کے قوی ظاہر کیا۔ بیشک بلحاظ عمر و ناتجربہ کاری و درجۂ تعلیم کے اونکی راے صحیح ہے کہ اگر اسوقت نوکری کی خواہش ہو تو نائب تحصیلداری سے زیادہ کی توقع نہ رکھنی چاہیے۔ خدا تعالے کا شکر ہے کہ تمکو اس عمر مین نائب تحصیلداری ملتی ہی اور خدا کے فضل سے اسوقت اوسکی خواہش نہین۔ بہرحال ایف۔ اے۔ اور بی اے پاس کرو۔ خدا مسبب الاسباب ہی انشاء اللہ تمہاری محنت رائگان نہوگی[۱]

۱۰۔ دسمبر ۱۸۸۶ع۔

زندگی مین خوش رہنے کی تدبیر یہ ہی کہ انسان اپنی حالت کا مقابلہ اون لوگون کی حالت سے کیا کرے جو اوس سے رتبے مین کم ہین۔ انسان کو لازم ہی کہ اپنے لباس کو محتاجون کے

[۱] اپریل ۱۸۸۸ع مین کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایف۔ اے مین شریک ہو کر کامیاب ہوا اور پھر بدستور میور کالج مین پڑھتا رہا۔ محمد احمد۔

لباس ہے۔ اپنے کھانے کو محتاجون کے کھانے سے۔ اپنی خوشی کو رنجورون کی رنج سے اپنی صحت کو بیمارون کی حالت سے مقابلہ کرکے خداتعالے کے انعامون کا شکر اور اپنی خوشنودی کا اقرار کیا کرے۔ دنیا مین ہزارون آدمی ایسے ہین کہ جاڑون مرتے ہین۔ اونکو کافی کپڑا میسر نہین۔ لاکھون آدمی ایسے ہین کہ اپنے ہاتھ سے روٹی پکاتے ہین۔ اپنے ہاتھ سے پانی بھرتے ہین۔ اپنے سر پر لکڑی کا بوجھ لاتے ہین۔ بہت آدمی ایسے ہین کہ اولاد کو ترستے ہین۔ بہت ایسے ہین کہ اولاد ہی تو کھانے کو نہین۔ بہت ایسے ہین کہ اولاد بھی ہو اور کھانے کو بھی ہی۔ مگر اولاد نالائق۔ بدکار۔ چور۔

جن لوگون کو خدا ایسی مصیبتون سے محفوظ رکھے اونپر واجب ہی کہ ہر نعمت کو روزانہ یاد کرکے ہر دم شکر کرین۔ حدیث مین آیا ہے کہ بندہ جو شکر نعمت کا کرتا ہی تو خداوند تعالےٰ اوس نعمت مین برکت عطا کرتا ہی وہ نعمت قائم رہتی ہی اور نعمتون کی افزونی ہوتی ہی اسلئے ہر دم نعماے الٰہی کا شکر کرنا لازم ہی۔ جسوقت کوئی نعمت خوشی دی اوسیوقت اوسکا شکریہ دل سے ادا کرنا چاہیئے۔ ہمکو لازم ہی کہ دن بھر مین جب ذرا سی بھی خوشی ہو کسی طرحکی مسرت حاصل ہو فوراً دل سے منعم کا شکر کرکے بندگانِ شکور مین داخل ہون اور نعمت کی افزونی سے بہرہ مندی اور برخورداری حاصل کرین۔ صبح کو نماز پڑھکر اور شام کو سونے کے قبل دو کام روز کرنے چاہیئین اول اوس کریم کارساز کی نعمتون کو یاد کرکے اور شمار کرکے شکریہ ادا کرنا۔ دوسرے برائیون اور گناہون سے توبہ کرنی اور اپنے قصورون کی معافی اوس کریم ورحیم سے چاہنی۔ اگر یہ عادت پختہ ہوجائے اور صبح شام استغفار اور شکریہ کا اظہار کیا جائے تو دل کو خوشی رہتی ہے اور زندگی مسرت مین گذرتی ہے۔

اکثر آدمی ایسے کم ظرف ہین کہ اتراتے ہین اور اپنے تئین کھینچتے ہین۔ اترانا اور غرور کرنا خدا کو ناپسند ہی۔ اترانیوالون کی نعمتین دیکھا جاتا ہی کہ بعض وقت چھین لی جاتی ہین اور غرور کرنیوالون پر خدا کا قہر نازل ہوتا ہے۔ اسلئے لازم ہی کہ انسان ہر دم اپنے تئین عاجز

وبے حقیقت سمجھے - اور یہ خیال کرے کہ جو کچھ اوس کریم کارساز نے دیا ہی اوسکی رحمت ہی - ہمارے پاس جتنی چیزین ہین سب اوسی کی دی ہوئی ہین - ہم جب پیدا ہوئے تو ہمارے پاس نہ عقل تھی نہ تمیز - نہ کپڑا نہ کھانا - نہ روپیہ نہ پیسہ - اوسی نے اپنی شفقت سے ماں باپ کے دل مین ہماری محبت ایسی ڈالدی کہ اونھون نے خود تکلیفین اوٹھائین اور ہمکو آرام دیا - سردی گرمی سے محفوظ رکھکر ہمکو پالا - ہماری ہر طرح کی خبرگیری کی - دکھ بیماری مین ہمارا علاج کیا - علاج سے زیادہ تیمارداری کی - پھر خدا نے ہمکو عقل و تمیز دی - علم اور رزق دیا - طرح طرح کی نعمتین عطا کین - اوس بیکسی کی حالت سے اس حالت کو پہنچایا - ان مستعار اور بخشی ہوئی چیزون پر اترانا کیسی کم ظرفی اور بے عقلی ہے - لاکھ لاکھ کرور کرور شکر اوس کارساز کا ہی جس نے ہم کو اتنی نعمتین عطا کین - ہمارا کیا استحقاق تھا - ہم سب اوسکے بندے ہین کسی کو آسودگی دی کسی کو محتاج کیا - یہ سب اوسکی مصلحت ہے -

۱۱ دسمبر ۱۸۶۵ء مرزاپور

انسان کی ضرورتون پر خیال کیا جائے تو کھانا کپڑا مکان نہایت ضروری چیزین ہین ان کا حاصل کرنا پہلا کام ہی کہ ان پر زندگی اور راحت کا مدار ہی - ایسا کھانا ضروری ہے جس سے آدمی زندہ رہ سکے - بہت تکلف کا کھانا ضروریاتِ زندگی سے نہین اور روز روز تکلف کا کھانا ملے تو آدمی بیمار ہو جائے -

اسیطرح کپڑا اوسی قدر ضروری ہی کہ تن پوشی ہو جائے - اور سردی گرمی سے محفوظ رکھے بہت قیمتی کپڑا ضروری نہین - مکان بھی ایسا درکار ہی کہ جس سے جاڑے گرمی برسات مین آرام ملے بڑے بڑے محل کی ضرورت انسان کو نہین -

اگر آدمی کے پاس دولت ہو مگر دل اچھا نہو تو وہ خوش نہین رہ سکتا - جو آدمی اور ون سے لڑے - سبکو تکلیف دے - ہر ایک کو ستائے اوسکی زندگی خوشی مین بسر نہوگی - مغرور آدمی سے بھی کوئی خوش نہین رہتا - اگر دل اچھا ہی یعنی دل مین یہ خیالات ہین کہ ہم سے کسی کو

ایذا نہو اور سبکو خوش رکہنے سبکی خدمت کرنے اور آرام دینے کی خواہش دل مین رہے تو ایسے آدمی سے سب خوش رہینگے اور وہ خود بھی خوش رہیگا۔

اس سے ظاہر ہے کہ زندگی کو خوشی مین بسر کرنے کے لیے زیادہ دولت کی ضرورت نہین دل کی اصلاح سے انسان زیادہ خوش رہتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو لازم ہی کہ روز بلکہ ہر دم اپنے دل کی اصلاح مین کوشش کرے۔ جب غصہ آئے ضبط کرے۔ کوئی برا کہے تو تحمل کرے زبان خدا نے اسلیے دی ہے کہ ہم اوس سے اپنا کام نکالین۔ خدا کا نام لین۔ اوسکی نعمتون کا شکر ادا کرین۔ زبان کو ایسے کام مین لانا کہ اورون کو برے لفظ کہین۔ دوسرون کا دل دکھائین۔ عقلمندی کی بات نہین۔ جو لوگ زبان سے ایسا کام لیتے ہین وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہین برے الفاظ کہکر دل کو رنج ہوتا ہی۔ اورون کا دل دکھانے سے ہمارا دل بھی ایذا پاتا ہی جب تک انسان کو غصہ رہتا ہی اوسکا دل غم و رنج مین مبتلا رہتا ہی اوسوقت کی زندگی نہایت خراب زندگی ہوتی ہی اسیواسطے عاقلون نے لکہا ہی کہ غصے کو ضبط کرنے سے انسان کو راحت ملتی ہی اوسکا وقت رنج سے محفوظ رہتا ہی۔ انسان جس قدر نیک خیالات کو دل مین جگہ دیتا ہی اور جسقدر نیک کامون مین دل لگاتا ہی اوسیقدر زندگی خوشی مین بسر ہوتی ہی

نیکی یہ ہے کہ آدمی سب کی خدمت کرنے کو اپنا فخر سمجھے۔ بچون کا۔ بڑون کا۔ ہمسرون کا سبکا کام محبت سے کردے۔ اور سبکو راحت پہنچانے کی نیت رکھے۔ روز صبح اوٹھکر خدا کا شکر کرے اور دل مین یہ نیت کرے کہ آج دن بھر مجھ سے کسیکو تکلیف نہو۔ جہان تک ہو سکے سبکو خوش رکھنے کی نیت کرکے اوسپر عمل کرے۔ جب انسان دل مین پختہ ارادہ کرلیگا کہ مجھسے کسیکو تکلیف نہو تو اوُمید ہی کہ اوس سے ایسے کام دن بھر مین ہونگے کہ اورون کو راحت پہنچے۔ اور اورون کو راحت ملیگی تو اوسکو بھی ضرور خوشی رہیگی۔

عالی ظرفی یہ ہی کہ خادم بنکر۔ راحت پہنچاکر۔ سبکی محبت دل مین رکھکر انسان زندگی بسر کرے۔ اس طریقے سے سب اوس سے محبت کرینگے سب اوسکی تعظیم کرنے لگینگے۔

اونکی بھی زندگی خوشی مین بسر ہوگی۔ اور ون کو بھی خوشی رہیگی۔

مرزاپور ۱۳۔ دسمبر ۱۸۷۶ء

آج تمکو احسان کے فائدے اور احسان کا اثر بتلاتا ہون۔ احسان کا اثر دل پر بہت ہوتا ہے جانورونکے ساتھ بھی اگر احسان کیا جائے تو اونکو اپنے محسن کی محبت ہوجاتی ہی۔ جب آدمی پر احسان کیا جائے تو وہ محبت کرنے لگتا ہی۔ اگر کسیکو کچھ دیا جائے اوسی وقت وہ دل سے دعائین دیتا ہی رشتہ دار جو محبت کرتے ہین اوسکا بڑا سبب احسان ہی۔ ماں باپ اپنی اولاد کے ساتھ احسان کرتے ہین اسلئے اولاد کو ماں باپ کی محبت ہوجاتی ہو۔ اگرچہ بچون کو پوری تمیز احسانمندی کی نہین ہوتی لیکن جس آدمی سے اونکو راحت ملتی ہی اوسکے ساتھ محبت اور انس کرنے لگتے ہین۔ غرض انسان کی سرشت مین یہ بات رکھی گئی ہی کہ اپنے محسن سے محبت کرنے لگتا ہی۔ جن کے دل اچھے ہین۔ اور جنھون نے تربیت اچھی پائی ہی اونکا یہ حال ہوتا ہی کہ ایک احسان کو ساری عمر نہین بھولتے۔ اور اوس ایک احسان کے بدلے ساری عمر اپنے محسن کے تابعدار و ثناخوان رہتے ہین۔ اچھے دل کی یہ نشانی ہی کہ احسان کا اثر پورا ہو۔ دنیا مین وہ آدمی بہت برا سمجھا جاتا ہی جو اپنے محسن کے ساتھ برائی کرے۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جو کوئی ہمارے ساتھ احسان کرے ہم کو چاہیے کہ اوس سے محبت کرین۔ اوسکی تعظیم کرین۔ اوسکو راحت پہنچائین۔ اوسکو ایذا نہ دین۔ اوسکی مخالفت نہ کرین۔ جس نے ہمارے ساتھ سلوک کیا ہو اور ہمکو راحت پہنچائی ہو بڑی بدذاتی کی بات ہی کہ ہم اوسکے ساتھ بدسلوکی کرین۔ اوسکو برا کہین۔ یا اوسکو تکلیف دین جب ایک احسان کے بدلے ہم پر فرض ہی کہ اپنے محسن کو تمام عمر نہ بھولین تو جو کوئی ہمپر روز احسان کرے اوسکی صرف تابعداری اور خدمت ہی کرنی ہمپر لازم نہین بلکہ ہم اوسکے غلام بن کر رہین۔ اوسپر نثار ہوجائین اوسکی محبت کا کلمہ ہردم ہماری زبان پر رہے تو زیبا ہی۔

کیا خدا تعالیٰ ایسا محسن نہین ہی جو ہردم ہمپر احسان نہ کرتا ہو۔ وہ ہمارا خالق ہمکو روزی

دیتا ہی۔ ہکو خوشیان دیتا ہی۔ ہکو تکلیفون سے محفوظ رکھتا ہی۔ ہم بیمار ہو جائین تو شفا دیتا ہی۔ اگر ہم گناہ کرین وہ معاف کر دیتا ہی۔ ہم کیسی ہی نافرمانی کرین کبھی ہم سے ناراض نہین ہوتا۔ اوسکی اطاعت مین ہم کیسی ہی کوتاہی کرین ہمارا رزق بند نہین کرتا۔ سبحان اللہ کیسا عالی ظرف محسن ہی۔ مان باپ ایک نافرمانی سے ناراض ہو جائین وہ باوجود صدہا نافرمانیون کے ہم سے محبت کئے جاتا ہی۔ ہم اوس کی تابعداری نہین کرتے مگر وہ ہماری پرورش کئے جاتا ہے۔ ہم بے پروائی و سرکشی کرکے اوسکی خدمت مین حاضر نہین ہوتے لیکن وہ بدستور اپنی شفقت ہم پر جاری رکھتا ہی۔ ہم اوسکو یاد نہین کرتے لیکن وہ ہمارے ساتھہ ایسا سلوک کرتا ہی کہ گویا ہم اوسکے خاص غلام اور خاص خانہ زاد ہین۔

غور کرنے کی بات ہی کہ ایسے محسن کے کسقدر اور کتنے بڑے حقوق ہمارے ذمہ ہین۔ اوسکے ہر احسان پر ہم کو نثار ہونا چاہیئے۔ اوسکی ہر نعمت پر ہکو ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے۔ اوسکی بندہ پروری اور ذرہ نوازی یاد کرکے ہکو دن رات اوسکے سامنے کھڑا رہنا چاہیئے۔ وہ مان باپ سے بہت زیادہ شفیق ہی۔ اوسکی محبت ہکو مان باپ کی محبت سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ کیا اوس کی شفقتون کا یہی بدلہ ہی کہ ہم دن رات مین کبھی بھی اوسکو یاد نہ کرین۔ کیا اوسکے سلوک اسی لائق ہین کہ ہم اوسکو بالکل بھول جائین۔ حاشا۔ اوسکے سلوک اوسکے انعام اس قابل ہین کہ ہمارا ایک ایک بال ہزار ہزار زبان سے اوسکا نام دن رات لیا کرے تو بھی ہم اوسکے احسانون کا بدلہ ادا نہ کر سکین۔ یا اللہ ہم کو توفیق دے کہ ہم احسان فراموشی نہ کرین۔ تجکو محسن جانین اور منعم سمجھین۔

دہلی۔ ۱۷۔ جنوری۔ ۱۸۹۸ع۔

کل جو تمھارا خط آیا اوس سے معلوم ہوا کہ تم تندرست نہین ہو اور دماغ پر خاص اثر طالبعلمی کی محنت کا ہی۔ مناسب بلکہ ضروری ہی کہ تم اپنے دماغ کو آرام دو۔ یونیورسٹی کے امتحان کا اس سال تھرڈ ایر کلاس مین نہ ہونا تمھارے لئے مفید ہو سکتا ہے اگر تم اس موقع کو اپنے کام مین لاؤ۔ کتاب بینی بہت کم کر دو۔ اور روزانہ کرکٹ مین شریک ہو کر اور فیلوز سیرپ کا استعمال

کرکے اپنی تندرستی مین ترقی کرو- یقین جانو کہ صحت کی طرف سے بے پروائی کرنی سخت مضر ہی اگر تم بے پروائی کروگے تو تمکو بہت پشیمانی ہوگی- اگر اس طریقۂ متذکرۂ بالا سے مناسب ترقی تمہاری صحت مین نہو تو لازم ہی کہ تین مہینے کی رخصت لیکر کالج چھوڑ دو اور کتاب کا دیکھنا بالکل موقوف کر دو اور اپنا سارا وقت علاج و تفریح و حصول صحت جسمانی مین صرف کرو- اور اس مدت تین ماہ مین جہان دل کو زیادہ خوشی ہو رہو- اگر ڈاکٹر سفر کرنا مفید بتلائین تو سفر کرو- اور ڈاکٹر مکند لال صاحب کے پاس آگرہ آؤ اور چندے او نکا معالجہ کرو- ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ یہ تین مہینے کی رخصت تمہاری خواندگی مین ہارج ہوگی- فرض کیا جائے کہ اس رخصت کیوجہ سے تم سال آئندہ مین بی- اے کا امتحان نہ دے سکو- تو بھی صحت ایسی قیمتی چیز ہی کہ اوسکے قائم رکھنے کیواسطے دو سال تک تھوڑی تھوڑی محنت کرنی زیادہ مفید ہوگی- غرض جہان تک ممکن ہو تم اپنی صحت کی ترقی مین پوری توجہ کرو- اور کامل طور پر تفریح اور ترک مطالعہ اور محنت جسمانی سے اصلاح اپنی صحت کی کرو- اگر تندرست رہے تو لکھنا پڑھنا کام آئیگا اور جو خدانخواستہ صحت ہی نہ رہی تو تحصیل علم و ترقی لیاقت سے کیا فائدہ ہی- مین بار بار یہ کہتا ہون کہ جسقدر- بی- اے- کے امتحان کا فکر ہی اوس قدر ترقی صحت کی فکر کرو- اور سب کام چھوڑ دو- یہ کام سب سے افضل اور اعلیٰ اور ضروری ہی

میرا اپنا تجربہ اس امر کی تائید کرتا ہی کہ سر مین تیل ڈالنا ضرور مفید ہی دماغی قوت ترقی کرتی ہی- زکام جلد جلد نہین ہوتا- تم بھی سر مین تیل ڈالنے کی عادت ڈالو- اگر چند ٹوپیان تیل سے جلد خراب ہو جائین تو بلا سے ہو جائین- فائدہ تو ہوگا- کاہلی بھی نکرو کہ کون تیل ڈالے-

مین فیلوز سیرپ روز دو نو وقت کھانے کے بعد پیتا ہون اوس سے دماغ مین تقویت کا اثر معلوم ہوتا ہی- اپنی صحت کے لئے جو نہایت قیمتی ہی ایسے کام استقلال سے روزمرہ کرنے انسان کو لازم ہین-

دہلی- ۲۸- جنوری- ۱۸۸۵ء-

اسوقت پچھلی رات کے چار بجے ہین- دو موم بتیان میرے آگے روشن ہین- مین تین بجے

سے جاگتا ہون - افضل اور عزیز سوتے ہین - خورشید ادا[1] عمدہ خانم اوٹھے ہین عمدہ خانم نے پانی گرم کر کے نمازیون کو دیا ہے - گھر کے سب آدمی خدا کے فضل سے تندرست اور خوش ہین عرب کے آدمی سخت جاڑے کے دنون کو برد عجوز کہتے ہین - سال بھر مین سات دن ایسے ایام پنج ملک مین خیال کرتے ہین آجکل وہ ایام برد عجوز دلی مین ہین - کئی دن ابر رہا اور دو دن بارش بھی ہلکی ہوئی - اسلیئے سردی چمک گئی ہے -

کل تین بجے دن کو مولوی[2] نذیر احمد اور منشی ذکاراللہ آئے - ایک گھنٹہ بیٹھے رہے - پھر مولوی صاحب کی گاڑی مین بیٹھکر ہم لوگ کشمیری دروازے اور لاہوری دروازے سے شہر باہر گئے اور فتحپوری سے مین اور منشی ذکاراللہ واپس آئے - مین اور منشی صاحب ساڑھے تین بجے شام کو اکثر ساتھ پھرنے جاتے ہین اور مغرب کے وقت پھر آتے ہین - یہ تفریح اور ریاضت سیر صحت کے لئے بہت نافع ہے -

کل کی باتون مین ایک کاتبہ کا فارسی کا فقرہ مجھے یاد تھا وہ مین نے پڑھا تو منشی ذکاراللہ اور مولوی نذیر احمد بڑی دیر تک ہنستے رہے - وہ مضمون لکھتا ہون کہ تمکو بھی پڑھنے سے غالباً ہنسی آئیگی -

---

[1] - ایک ماما کا نام ہے -

[2] شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی اور شمس العلما خان بہادر مولوی محمد ذکاراللہ صاحب دہلوی مراد ہین جو زمانِ طالبعلمی سے والد کے ہمعصر اور پرانے دوست تھے - ان دونون صاحبون کے علاوہ اس زمانے مین شمس العلما مولوی محمد حسین صاحب آزاد سے بھی (جب وہ دلی مین آنکلتے تھے) اکثر صحبت گرم رہتی تھی - مولانا آزاد کے دو بامزہ خط جو اُسی زمانے مین اونھون نے لاہور سے والد کو لکھے تھے ذیل مین نقل کئے جاتے ہین -

جناب من ادام اللہ مجدکم العالی - تسلیم - شرمندہ ہون کہ کئی دن سے عزت نامہ پہونچا ہے اور جواب نہین لکھ سکا - کیا لکھون - آپکے لئے خط لکھنے کو وقت چاہیئے - اور دل کے لئے کیفیت خاص چاہیئے - میرا یہ عالم کہ وقت تنگ اور دل تو رہا ہی نہین - گیارہ مہینے سے اینٹ مٹی کے ڈھیر مین دبا تھا - خدا خدا کر کے نکلا ہون - اور مکان اتنا ہوگیا ہے کہ کتابین لاکر رکھدی ہین - فہرست بنا رہا ہون - اس آسان کام کو انتہا سینہ

اور ساپنے ملاقاتیون کے سامنے بیان کرنے سے دوبارہ ہنسنے کا موقع ملیگا۔

ایک کایتھ نے اپنے باپ کی فارسی دانی کی مدح مین بہت مبالغہ کیا اور اپنے کلام کی تائید مین ایک فقرہ اپنے باپ کی تحریر کا پڑھا۔ وہ فقرہ ایسا ہی کہ اگر طلبا بی اے کے امتحان مین آئے تو غالبًا اوسکے معنی بیان نہ کر سکینگے فقرہ یہ ہی کہ "پدرِ بندہ دریک ونیمی نشستہ غنچہ می کشد" ترجمہ اس فقرہ کا یہ ہی کہ بندے کے والد ڈیوڑھی مین بیٹھے ہوئے کلی (حقہ) پی رہے ہین۔ اس مین ڈیوڑھی کی فارسی بہت مزہ دار ہی اور یاے تانیث جو یک نیمی مین لگائی ہی وہ اور بھی غضب ڈھاتی ہی۔ غنچہ سے حقہ مراد لینا بھی بہت پرلطف ہی۔

لشکر گوالیار۔ ۲۵۔ مارچ سنہ ۱۸۸۹ع

اس وقت مین خوش ہون۔ اور امید ہی کہ تمھارے امتحان بی۔ اے۔ کی کامیابی کی خوشخبری سنون۔ خوشی کا سبب یہ ہے کہ اسوقت چھ سو روپیہ میرے پاس ریاست سے اس حکم سے آئے کہ جبتک کوئی خاص کام میرے لئے تجویز ہو۔ یہ ریاست کی طرف سے مہمانی ہے اس ریاست مین دستور ہے کہ مہمان کو یومیہ خوراک یا قیمتِ خوراک ملتی ہی۔ جسکو سِیدھا کہتے ہین

طبیعت نے آپ شکل کر لیا ہی۔ ہر کتاب کے سامنے نام مصنف اور زمانہ کیفیت مین اوسکا خلاصہ مطلب اور سال تصنیف وغیرہ بھی لکھتا ہون اسلئے بہت دیر لگتی ہی خیر اللہ اسے بھی آسان کریگا۔ ابھی مین نے کسی کو اخبار بھیجنے کو نہین لکھا مگر حبِّ وطن تحریک کر کے اہل سطابع سے بارہ چودہ اخبار بھی بھجوانے لگی ہی۔ سپیچ اور اوسکے باب مین اکثر مضامین بھی مین نے دیکھے۔ اصل مطلب بہت خوب تھا۔ مگر مصالحہ ذرا تیز لگ گیا۔ ایک پہلو بہت خوب بنا۔ دوسرا پہلو بگڑ گیا۔ اب آپ سمجھ لیجیے۔ میری ناقص رائے تو یہ ہی۔ خدا جانے آپ کی کیا رائے ہی ہندو مسلمان ایک ہو کر شیر و شکر تو نہین ہو سکتے مگر ایسی حالت پیدا کرنے مین خوبی کیا ہے۔ انشاء اللہ اگست ستمبر مین بھی آؤنگا۔ زبانی تو ہزار عمدہ باتین ہین۔ لکھنا مشکل ہے۔ مولوی نذیر احمد نے جواب دیا پھر بھی سلام نیاز تو کہدیجیگا۔ آپکے بھائی صاحب نے تصویرون کی خبر بھی نہ لکھی۔ خدا خوش رکھے۔ فہرست سے فارغ ہو لون تو دربار اکبری کی خبر لون۔ اوسے لپٹا تو اوسی کا ہو جاؤنگا۔ بس حضرت اب پھر کبھی

اگرچہ کوئی خاص خوشی اس مین نہین لیکن یہ فال نیک ہی۔ ۱؎

منشی ذکاء اللہ صاحب تو بڑے کام مین ہو چکے - مولوی نذیر احمد صاحب کام کے چکر مین آنا چاہتے ہین - آپ کیون نکل گئے - کم ہمت تھا اسلئے ؟ سب بچون کو دعائین - ۲۸- مارچ ۸۸ع - کوئی کتاب ہاتھ آیا کرے تو کتبخانۂ آزاد کا خیال رکھا کیجے - رات کو بھی کتبخانہ ہی مین رہتا ہون - بھلا کتابین تو میری یہان گھر مین نیند کیونکر آئے - رات کے تین بجے ہین - بس یہی ہمارا وقت ہے - اللہ ہی اللہ ہی - دعا کا محتاج بندۂ آزاد -

جناب من ادام اللہ مجدکم العالی - الحمد للہ کہ کتابین پہنچ گئین - کتبخانۂ آزاد ہمیشہ آپکا شکر گزار رہیگا - ایسے بھاری پتھر کے نیچے سے اس خزانے کا نکالنا آپ کا ہی کام تھا - این کار از تو آید و مردان چنین کنند - اور خود مولوی صاحب (مصنف کتاب) کی دریادلی پر تو دل چاہتا تھا کہ قصیدہ لکھون - مگر کیا کرون کہ دل ٹھکانے نہین - انعام کا معاملہ غور طلب ہے - سعی کو دیکھیے تو بے بہا - قیمت کو دیکھیے تو عصار - عصار - اپنا حال یہ کہ مفت کا مال چاہتا ہون - لطیفہ تو یہ ہی کہ صاحب مطبع نے روانگی کتب کا کارڈ بھیجا ہی - اوسمین لکھتے ہین کہ مدت سے آبحیات کا اشتیاق ہی - ایک نسخہ عنایت ہو - واہ - ع - عزازیل گوید نصیبے برم - اور مکرر کرکے پھر فرماتے ہین کہ یہ مولوی صاحب کے حکم سے لکھتا ہون - مینے کئی مہینے سے فارسی کے لیکچرونکو ہاتھ لگایا ہی - بیچ مین امتحانون کے جنجال مین پھنسا رہا - ابھی تعمیر کی بھی دُم لگی ہوئی ہی - اور اوسمین راج مزدورونکی دل آزاریان میرا دل توڑ دیتی ہین - طبیعت کا مزہ بگڑ جاتا ہے - بہرحال اب چھٹے لیکچر تک بمشکل پہنچا ہون - مولوی صاحب انھین آپ دیکھینگے تو خدا جانے کیا فرمائینگے - باتین پیش پا اُفتادہ ہین - مگر اسطرح سے ان پر اتبک کوئی سرمشق نہین ہوا - اللہ حسن قبول عطا کرے - اور طلبا کو فائدہ پہنچائے - اس سے فارغ ہو جاؤن تو دربار اکبری کو شروع کرون - خدا کرے مجھ سے پہلے یہ ہو جائین - بڑی محنت کی ہی - یا اللہ رحم کر - مولوی ذکاء اللہ صاحب خدا جانے دلّی پر طلوع ہین یا کہین اور جا نکلے - فقیر آزاد کی طرف سے دعا کہیے گا - بچونکو ہزارون دعائین - فقیر کی جھولی مین سوا دعا کے اور کیا ہی - دعا کا محتاج بندۂ آزاد

۱؎ - اس خط کی تحریر کے چند روز بعد بی اے کے امتحان کا نتیجہ گزٹ مین شائع ہوا - منجملہ اور خطوط مبارکباد کے جو بہت سے اصحاب نے بھیجے ذیل کا خط حیدرآباد دکن سے مولوی محمد عزیز مرزا صاحب - بی - اے - نے والد کو لکھا تھا - محمد احمد -

لشکر گوالیار۔ ۲۳۔ اپریل ۱۸۸۹ء۔

آج تمھارے خط کو پڑھکر بہت خوشی ہوئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ تمھاری یہ تمنا پوری ہوئی کہ گورنمنٹ آف انڈیا اسکالرشپ کے لیئے تم منتخب کیئے گئے۔ ؎۱ تم پرنسپل صاحب کو مطلع کردو کہ مین ولایت جانے کو تیار ہون اور بسم اللہ مجرہا و مرسٰہا کہکر جہاز مین سوار ہو جاؤ۔

وائٹ صاحب کو میری طرف سے شکریہ لکھ بھیجو اور یہ بھی کہ سارے خاندان کی راے جناب کی راے سے متفق ہوکر یہ امر قرار دیا گیا ہے کہ تمکو روانۂ انگلستان کیا جائے۔ واقعی انگلستان جانے سے روکنا آیندہ کی ساری بہبود اور امیدون کا خون کرنا ہے۔

نواب کلب علی رامپور کے سکرٹری کی چھٹی کا یہ جواب لکھ بھیجو کہ آپ کی قومی مسرت و عزت افزائی کا شکریہ اسوقت تحریری پیش کرتا ہون اور پھر حسب الطلب حاضر ہوکر بھی دوبارہ شکریہ ادا کرونگا۔

یکم اگست ۱۸۸۹ء۔ از لشکر گوالیار۔

اسوقت چار بجے ہین اور نہایت خوبصورت ابر آسمان پر ہے۔ ابر کی ایک سیاہ گھنگھور چادر آنکھون کے سامنے ہی جسکے دیکھنے سے دل کو مسرت ہوتی ہی۔ عجب نہین کہ ابھی برس پڑے

جناب مولوی صاحب قبلہ و کعبہ۔ آداب نیاز کے بعد گزارش ہی کہ اس سے پہلے ایک عریضہ خدمت سامی مین ارسال کرچکا ہون۔ امید ہی کہ پہنچا ہوگا۔ اب کے گورنمنٹ گزٹ الہ آباد مین بلکہ تمام ہندوستان کے اخبارات مین ایک نہایت عمدہ خبر دیکھی اور وہ یہ ہی کہ ایک نہایت لائق مسلمان الہ آباد یونیورسٹی کے بی۔ اے کے امتحان مین تمام امیدوارون پر فوق لے گیا۔ اور وہ کون تھے میرے دوست اور آپکے لخت جگر محمد احمد الدین۔ مین اس کامیابی پر تہ دل سے آپ کو بلکہ تمام مسلمانون کو مبارکباد دیتا ہون۔ اور خدا سے دعا کرتا ہون کہ آپکے صاحبزادے کو ولایت جاکر بھی ایسی ہی کامیابیان حاصل ہون۔ فقط۔ نیاز مند عزیز مرزا از حیدر آباد دکن۔ چادر گھاٹ۔ ۸۔ مئی ۱۸۸۹ء۔

؎۱۔ یہ اسکالرشپ دس گیارہ ہزار روپیہ کی مالیت کا کیمبرج یونیورسٹی مین تین سال تک پڑھنے کے لئے ملا تھا اسکے عطا ہونے سے پہلے مین نے سند یکیٹ مین پیش کرنے کے لئے متعدد اسناد بہم پہنچائی تھین

ایک چھوٹا سا چمن صحن مین بنوایا ہی اور اوس مین آج پھولون کے درخت لگائے ہین اوس پر اس ابر کا آنا میری خوشی کا شگون ہی۔

روپیہ بڑی چیز ہے اور ساری خوشیان روپیے سے حاصل ہوتی ہین۔ روپیے کے لیئے دیس پردیس کیا جاتا ہے۔ روپیہ کمانے کے لیئے آدمی کو چاہیئے کہ کھانا۔ پینا۔ نیند۔ آرام۔ بھائی بند۔ رشتہ دار سب کو چھوڑ دے۔ جب روپیہ کمانے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ تو پھر سب چیزین خوشی دیتی ہین۔ روپیہ آتا ہے تو سب پیارے معلوم ہوتے ہین۔ روپیہ نہین تو کچھہ بھی نہین۔ روپیہ ہو تو سب کہتے ہین کہ ہمکو محبت ہی۔ روپیہ نہو تو کوئی مُنہ نہین لگاتا۔ مین نے دیکھا ہی کہ روپیہ ہو تو لوگ دِلی محبت کا دعویٰ کرتے ہین۔ زبردستی رشتہ دار بنے جاتے ہین۔ خدمت کرنیکو تیار ہوتے ہین۔ تابعداری کا اظہار کرتے ہین۔ کوئی غلام بننے کو تیار ہی۔ کوئی لونڈی بننے کو موجود ہی۔ یہ سب کرامات روپیہ کی ہی۔ وہ نہو تو کوئی کوڑی کو نہین پوچھتا۔

اور بغیر محنت کیئے اور تکلیف اوٹھائے روپیہ نہین ملتا۔ یگانے چھوٹ جاتے ہین

وہ اکثر انگریزی مین تھین مگر ایک اُن دو سند علیۂ شمس العلما خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب جو اُردو استاد مین سب سے زیادہ قابلِ قدر تھی ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

۱۸۸۶ و ۱۸۸۷ء مین جب مین میور سنٹرل کالج آلہ آباد مین پروفیسر تھا تو مجھہ سے فارسی زبان ایف۔ اے کلاس کی محمد احمد نے پڑھی تھی۔ اس زبان مین وہ اپنے سب ہم سبق طالبعلمون پر سبقت رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہی کہ وہ میور کالج کے ششماہی اور سالانہ امتحانون مین اوّل نمبر اپنی جماعت مین رہتے تھے۔ فارسی زبان مین ایسی استعداد و قابلیت انگریزی دان طلبہ کی کمتر ہوتی ہی جیسی انکی ہی۔ یہ عربی زبان سے بھی کچھہ واقف ہین۔ اِن کے اخلاق و عادات نیک اور اچھے ہین۔ اِن کے والد مولوی محمد کریم بخش صاحب مشہور نیکنام لائق کارگزار ملازم گورنمنٹ تھے۔ جنھون نے تعزیرات ہند کا ترجمہ کیا۔ اور تیس برس کی ملازمت کے بعد سات سو روپیہ کی ڈپٹی کلکٹری سے پنشن پائی۔ اِن کے چچا مولوی عبد الوحید اب بھی مین پوری مین ڈپٹی کلکٹر ہین۔ محمد ذکاء اللہ۔ ۱۸- اپریل ۱۸۸۹ء۔

راتون کو چراغ کے سوا کوئی پاس نہین ہوتا- خون اور پانی محنت سے ایک ہو جاتا ہی- پیشانی کا پسینہ ایڑی پر آتا ہی- تب روپیہ کی صورت دکھاتی دیتی ہی- البتہ جو لوگ اسطرح روپیہ کے سر رہتے ہین اور روپیہ کمانے پر جھک جاتے ہین خویش و بیگانون کو چھوڑکر پردیس نکل جاتے ہین رات دن کمائی کی دھن مین لگے رہتے ہین- خدا تعالی اونکی مدد کرتا ہی- اور اونکی آرزو مین پوری کرتا ہی- روپیہ دلواتا ہی- دل شاد کرتا ہی- تب لوگون کے دلون مین آبرو ہوتی ہی- سب وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین- محنت کا پھل ملتا ہی- خوشی کا مزہ آتا ہی- اور وہ مزہ عجب مزہ ہوتا ہے-

لشکر گوالیار- ۱۲- ستمبر ۱۸۸۹ء-

کل ۱۱- ستمبر کو تمھارا خط عدن سے ۲- ستمبر ۱۸۸۹ء کا لکھا ہوا ملا- مین نے پڑھکر اوسیوقت دہلی کو روانہ کر دیا- اگرچہ تم نے وہان بھی خط بھیجا ہی لیکن اسکے پڑھنے سے دوبارہ خوشی تمھاری والدہ کو ہوگی- اوّل تین روز جو تمکو متلی کی تکلیف جہاز مین رہی اوسکی نسبت لکھنا کہ پھر تو نہین ہوئی

۲۵- ستمبر ۱۸۸۹ء از لشکر-

اسوقت تمھارا دوسرا خط سوئز سے آیا جو ۷- ستمبر کا لکھا ہوا ہے- امید ہی کہ تم ۱۶ ستمبر تک لندن پہنچ گئے ہوگے- لکھنا کہ تمکو کیا کیا ضروری مصارف جاتے ہی پیش آئے- مکان آرام کا ملگیا- اور سب اسورضروریہ کا بند و بست ہوگیا یا نہین- یقین ہی کہ دہلی بنک سے روپیہ بآسانی وصول ہو گیا ہوگا- آیندہ تم اپنا حساب کیمبرج مین کسی بنک سے رکھو گے یا خاص لندن مین- اپنے پاس صرف بقدر ضرورت روپیہ رکھنا چاہیئے- باقی روپیہ کسی معتبر بنک مین رکھنا مناسب ہے کہ کچھہ خطرہ نہ رہے-

یہ خط ہنری ایس کنگ کمپنی کے پتہ سے لندن بھیجا جاتا ہی- جیسا تم نے پچھلے خط مین لکھا ہی-

۵- فروری ۱۸۹۰ء- از لشکر-

مین یکم فروری کو ۹ بجے شب کے یہان پہنچا- اب اچھا ہون- درد سینہ نے بہت نقیہ کر دیا ہے ۲۰- دسمبر ۱۸۸۹ء سے ۳۱ جنوری ۱۸۹۰ء تک دہلی مین رہا اور بیماری کے سبب خانہ نشین تھا

میرے اس قیام دہلی کے زمانے مین چند صدمے ہوئے۔ ۴ ۱ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء کو ڈاکٹر مکند لال نے اگرہ مین قضا کی۔ وہ مجھہ سے چار سال چھوٹے تھے۔ اونکی ہمدردی اور محبت ساری عمر میری راحت رسان رہی۔ اونکی موت کا مجکو بہت ہی صدمہ ہی۔ اور کئی دن تک اس صدمہ کا اثر میرے دل پر بہت رہا۔ پھر اور چھوٹے چھوٹے صدمے بھی تکلیف دہ ہوئے۔ بہرحال شکر ہی کہ اب وہ حالت نہین رہی۔ عزیزون کے حالات بدستور ہین۔ اور سب جگہ خیریت ہی۔

مجھے اس امر کی تلاش رہی اور اب بھی ہی کہ کوئی نیک صحبت ایسے میسر آئے کہ اوس سے منعم حقیقی کی سپاس گزاری کا شوق دل مین پیدا ہو۔ میری دانست مین یہ بڑا فرض انسانی ہی کہ اپنے حقیقی محسن سے محبت ہوجائے اور اوسکی اطاعت محبت سے کیجائے اور اوسکی محبت مرتے دم تک دل مین ترقی کرتی رہے۔ دنیا مین ایسے نیک آدمی ہین جو معبود کی محبت رکھتے ہین اور اوس بڑے آقا کی خدمت محض اس وجہ سے کہ عبودیت کا حق ہی دلی شوق و محبت سے کرتے ہین لیکن ایسے لوگ بہت کمیاب بلکہ نایاب ہین اور چھپے رہتے ہین۔ اظہار مین اونکو تکلیف ہوتی ہی کہ اسلئے اونکی صحبت میسر نہین آتی۔

لشکر گوالیار۔ ۱۹۔ فروری سنہ ۱۸۹۰ء

تمھارا پچھلا خط پنجشنبہ کو آیا تھا۔ اور کرنیل ٹرنن صاحب کی چٹھی بھی اوسی دن آئی تھی۔ جس مین تمھارے جانے اور اون سے ملنے کا حال لکھا تھا۔ مین ابھی گوالیار مین ہون اور یہان میرے مستقل قیام کا تصفیہ جلد ہونیوالا ہی۔ یہان کی خاک دامنگیر معلوم ہوتی ہی کہ جانے نہین دیتی۔ یہان کی آمدنی نے تمھارا صرفہ بھی سہل کردیا ہی۔ سرجیرلڈ فٹز جیرلڈ صاحب کے ذریعے سے موقع مناسب پر سکرٹری ہند سے تعارف پیدا کرنا تمھارے لئے بہت نافع ہوگا۔ اوسکی تدبیر ضرور کرنا بلکہ اوس تمام گروہ سے جو ہندوستان کے نظم و نسق مین دخل رکھتا ہی شناسائی اور ارتباط پیدا کرنا مناسب ہے۔ شناسائی اور ارتباط کے بعد خود بخود بلا درخواست نفع حاصل کرنے کی صورتین نکل آتی ہین۔

اب یہان گرمی پڑنے لگی ہے۔ دو دن سے کوٹھے کی چھت پر ہملوگ رات کو سوتے ہین کل خربوزے آئے تھے۔ خیال ہوا کہ تمکو لندن مین نہ ملتے ہونگے لکھنا کہ وہان کیا کیا تازہ میوے کھانے کو ملتے ہین۔

لشکر ۲۳ فروری ۱۸۹۰ع۔

میری حالت بدستور ہے۔ اور مین خوش ہون۔ تم نے[1] لکھا تھا کہ عاقبت کے خیالات سے بہت بے پروائی ہے۔ بہتر ہوگا کہ تصوف کی کتابین دیکھو۔ سبحۃ الابرار۔ مقالات صوفیہ فوائدالفواد۔ مذاق العارفین۔ ترجمۂ احیاء العلوم عمدہ کتابین ہین۔ امید ہے کہ ان کے دیکھنے سے دل متوجہ الی اللہ ہو۔ یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ خداوند تعالیٰ کے انعام بےشمار و بےحد ہین وہی رزق دیتا ہے۔ اوسی نے تندرستی عطا کی۔ ہزارون لاکھون سے بہتر حالت دی۔ اس راحت سے زندگی بسر ہوتی ہے کہ لاکھون اس حالت کی تمنا کرتے ہین۔ پھر جب ایسا منعم۔ ایسا محسن ایسا آقا ہو اوسکی طاعت نہ کرنی اوسکی خدمت مین حاضر نہونا سخت کفران نعمت ہے۔ کیسا رحیم آقا ہے کہ ہم روز کفران نعمت کرین اور اوسکی شفقت برابر قائم رہے۔ روز وہی نعمتین عطا کئے جائے وہی راحتین دیئے جائے۔ وہی عزت قائم رکھے۔ وہی تندرستی برقرار رکھے۔ ہمارے عصیان و نافرمانی پر کوئی سزا نہ دے۔ جب ہمارا آقا ایسا ستار عیوب ایسا رحیم و کریم ہے تو ضرور لازم ہے کہ ہم اوسکا نام لین۔ اوسکی تعظیم کرین۔ اوسکا ادب کرین۔ اوسکو اپنا مالک جانین اوسکو رزاق سمجھین وہ ہماری بندگی کا خواستگار نہین اوسکو ضرورت نہین کہ ہم نماز پڑھین یا روزہ رکھین۔ لیکن ہمکو ضرورت ہے کہ ہم اپنے محسن کا احسان مانین۔ اپنے منعم کے انعام کا اقرار کرین اور سپاس گزار ہون۔ اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہو کر عاجزی و ادب سے اپنی عبودیت ظاہر کرین۔ نماز سے یہی مطلب ہے کہ ہم اپنے آقا کے حضور مین حاضر ہو کر بہ کمال ادب اوسکے سامنے سر جھکائین۔ اپنے بندہ و غلام و مملوک ہونے کا اقرار کرین۔ اوسکی عظمت و جلال کا تصور کرین۔ اپنی بیکسی و عاجزی کو

[1] یہ خط میرے چچا مولوی عبدالوحید صاحب ڈپٹی کلکٹر مین پوری کے نام والد نے لکھا تھا۔ محمد احمد۔

ظاہر کرین اور یہ سارے کام نہ اسلیئے کرین کہ ہمکو بہشت ملیگی یا دوزخ سے نجات ہوگی بلکہ اسلیئے
کرین کہ وہ ہمارا آقا و منعم و محسن ہی۔ رات دن بلکہ ہر لحظہ و ہر دم اوسکی نعمتین ہم کو اسقدر ملتی ہین
کہ ایک نعمت کا بھی ہم سے شکریہ ادا نہین ہوسکتا۔ ہم پر واجب ہے کہ اوسکی تعظیم کے لیئے جھکیں
رکوع کرین سجدۂ تعظیم بجالائین۔ بلکہ زیادہ توفیق ہو تو اپنی نافرمانیون اور عصیانون کو یاد
کرکے اوسکے سامنے روئین اور گڑگڑائین اور اپنی مغفرت کے خواستگار ہون۔ پچھلے
معاصی سے توبہ کرین۔ آیندہ عبودیت کا حق ادا کرنے کا سچا وعدہ کرین اور اوسکے ایفا کے
لیئے دعا مانگین۔ دل سے آقا کی خدمت اور اوس سے محبت کرنی سود مند ہوتی ہی۔ اسلیئے
لازم ہی کہ ہر وقت جب دنیا کے کامون سے فراغ ہو تو اوسکی عظمت و جلال کا تصور کرتے
رہین اور دل سے اوسکا نام بکمال تعظیم و ادب زبان پر لائین۔ اور اِسکے لئے کوئی ضرورت
نہین کہ باوضو ہون۔ اس مین شک نہین کہ باوضو ہوکر اوسکا نام لینا زیادہ تعظیم ہی۔ لیکن اہل اللہ
فرماتے ہین کہ روحانی امور کو بدن کی پاکی و ناپاکی سے چندان تعلق نہین۔ اپنے مالک کا نام
ہر وقت زبان پر لانا ہر وقت دل مین اوسکی عظمت کا دھیان کرنا شانِ عبودیت کے لائق ہے
اور اسطرح جو کوئی اوسکے نام کو ہر دم زبان پر لاتا رہے اوسکی عظمت کا تصور دل مین کرتا رہے
رحمت اوسکی دستگیری فرماتی ہی اور دل کو قوت و شوقِ عبادت عطا کرتی ہی۔

اوسکی رحمت پر غور کرنا چاہیئے کہ اوسنے کیسی سہل شریعت ہمکو بتلادی ہی۔ ذرا سی بیماری
کے اندیشے مین بجاے وضو و غسل کے ہمکو تیمم کا حکم دیدیا۔ اگر کھڑے نہو سکین تو بیٹھے بیٹھے
نماز ادا کرنے کی اجازت دی ہی۔ ننگے سر بغیر پورے لباس کے بغیر جا نماز کے اگر ہم اپنا سر
خاک پر رکھین اور اپنی پیشانی اوسکے سامنے رگڑین تو وہ دل سے ہماری محنت کی قدر فرماتا ہی
ہماری طاعت و خدمت سے خوش ہوتا ہی۔ ہمارے گناہ معاف فرماتا ہی۔

لشکر - ۴ - مارچ - سنہ ۹۰ء

اس[۱] وقت مین نے اخبار مین ایک لڑکے کا حال پڑھا - بے اختیار دل مین آیا کہ تمکو اوس کا حال لکھون چار سو برس ہوئے ہنری چہارم بادشاہ انگلستان کے زمانے مین ایک لڑکا جسکے ان باپ مر گئے تھے اپنے چچا کے پاس ایک گانوُن مین رہتا تھا - لڑکے کا نام رچرڈ وہٹنگٹن - اوسکا چچا غریب آدمی تھا - کھانا کپڑا جیسا غریبی مین میسر آتا تھا لڑکے کو ملتا تھا اور کسی قسم کی فراغت اوسکو حاصل نہ تھی نہ پڑھنے لکھنے کا سامان قابل اطمینان تھا - یہ لڑکا مسکین اور نیک چلن تھا - گھر مین کچھ پڑھتا لکھتا رہتا تھا - اور سواے اسکے اور کوئی شوق اوسکو نہ تھا - لڑکون کی صحبت اوسکو پسند نہ تھی - اپنی کتاب سے محبت رکھتا تھا اور بس -

جب پندرہ برس کا ہوا تو اپنی حالت پر غور کرنے لگا کہ یہان رہنا مفید نہین چلو لندن مین چلین - وہ بڑا شہر ہے وہان نوکری کرین - چچا کے اوپر جو ہمارا بار ہے وہ بھی جاتا رہے اور خدا کرے تو ایسی نوکری ملجاے کہ ہم بڑے آدمی ہو جائین - یہ ارادہ مصمم کر کے اپنے کپڑون کا بگ کندھے پر لیا اور پیادہ پا لندن کو روانہ ہوا - کئی دن کے سفر مین لندن کے قریب پہنچا - وہان تھکا ہارا سڑک کے کنارے بیٹھ گیا - شہر کے دروازے کے پاس ایک گھنٹہ کسی گرجا کا بجا اوس گھنٹے کی آواز سنکر دل مین کہنے لگا کہ ہر آواز یہ کہتی ہی کہ آؤ رچرڈ لنڈن کے امیر ہو - انسان کے دل مین جو خیالات ہوتے ہین وہ اونھین خیالات کی آواز ہر چیز مین سُنتا ہی اور اپنے خیالات مین ایسا محو و دیوانہ ہو جاتا ہی کہ اور کسی بات کا دھیان اوسکو نہین آتا - اسی حالت مین اوسکو اپنی بیکسی کا خیال آیا اور سوچنے لگا کہ یہان نہ کوئی میرا بزرگ ہی نہ دوست نہ عزیز کہان جاؤن کہان رہون کس سے نوکری کو کہون - اپنی مفلسی اور بیکسی کا خیال کر کے رونے لگا - اور تھوڑی دیر روتا رہا - کبھی گھر کو واپس چلنے کا خیال آتا تھا - اور دل مین کہتا تھا کہ اگرچہ چچا کے گھر مین مجکو کوئی خوشی نہین - لیکن جب دل گھبراتا ہی تو والدین کی قبر پر جاکر بیٹھتا ہون اور اون قبرون کے دیکھنے سے دل کو تسلی ہوتی ہی اون قبرون پر بیٹھکر رونے سے دلکو کچھ تسلی ہو جاتی ہے - اس شہر مین تو وہ قبرین بھی نہین جہان دل کو تسلی ہو - انھین خیالات مین تھا کہ

[۱] - یہ خط میرے چھوٹے بھائی محمد شمس الدین کے نام تھا - محمد احمد

گرجا کا گھنٹہ پھر بجا اور پھر اوسے وہی خیال پیدا ہوا کہ یہ آوازین کہہ رہی ہین کہ آؤ رچرڈ لندن کے امیر ہو
ان خیالات نے پھر اوسکے دل کو تازہ کیا اور وہ اُٹھکر شہر کو چلا۔ شہر مین پہونچتے ہی ایک بڑے
سوداگر کی دکان نظر پڑی۔ اوس دکان مین چلا گیا۔ سوداگر تنہا بیٹھا تھا۔ اُس نے جھک کر ادب سے
سلام کیا اور اوس سے اپنی ساری کیفیت بیان کی کہ یتیم اور مفلس ہون۔ نوکری کے ارادے سے
یہان آیا ہون۔ سوداگر نے اوسکی تقریر جس سے سکینی۔ نیک چلنی اور ادب ظاہر ہوتا تھا غور سے
سُنی اور سُنکر کہا کہ مین تمکو نوکر رکھہ لیتا ہون۔ کھانا کپڑا دونگا۔ اگر تم نے دیانت اور امانت اور محنت سے
اپنا کام کیا تو کچھہ تنخواہ بھی تمھاری کردونگا۔ رچرڈ یہ سنکر خوش ہوگیا اور عرض کی کہ بہت اچھا آپ میرا
کام دیکھین۔ اب رچرڈ سوداگر کی دکان مین رہنے لگا اور تین باتین غور کرکے اپنے دل مین سوچ
لین۔ اوّل یہ کہ ایمانداری سے کام کرونگا۔ دوسرے جفاکشی سے کام کرونگا۔ تیسرے آقا اور آقا
کے خاندان کی خدمت نیکی و نیک نیتی سے ادا کرونگا۔ چنانچہ ان تینون باتون کو اوسنے پوری
ایمانداری و محنت و دلسوزی سے ادا کیا اور اوسکی سکینی اور نیکی روز روز اوسکے کام سے ظاہر
ہونے لگی۔ اسوجہ سے سوداگر کی محبت اوسکے ساتھ بڑہتی گئی۔ سوداگر کا کوئی لڑکا نہ تھا۔ ایک
بیوی تھی اور ایک لڑکی۔ سوداگر کی بیوی بھی رچرڈ کا چال چلن محنت و دلسوزی و ایمانداری دیکھکر
اوسکے ساتھہ ایسی محبت کرنے لگی جیسے اپنی اولاد سے کرتے ہین۔ آخر کئی سال کے بعد سوداگر اور
اوسکی بیوی نے یہ صلاح کی کہ یہ رچرڈ بڑا نیک وجفاکش و محنتی لڑکا ہی اور ہمارا دل سے خیرخواہ ہی
اِس سے بہتر ہمکو داماد نہ ملیگا۔ چنانچہ اونہون نے اپنی لڑکی کی شادی رچرڈ سے کردی۔ اب رچرڈ
کی حالت بدلی۔ وہ دکان مین شریک اور مالک بن گیا۔ اب اوسنے سوچنا شروع کیا کہ ابتک مین
نوکر تھا۔ نوکری کا حق یہ تھا کہ مین ایمانداری سے آقا کے مال کی حفاظت کرون اور اون کے فائدے
کے لئے کوشش کرون اب تو میرے آقا اور اوسکی بی بی نے مجھہ پر بہت ہی بڑا احسان کیا کہ مجکو
اپنا فرزند بنالیا۔ مجکو لازم ہی کہ پہلے سے زیادہ اونکی خیرخواہی کرون۔ اور جیسا بھروسا اونہون
نے مجھہ پر کیا ہی اوسکا مستحق اپنے تئین ثابت کردکھلاؤن۔ مین جسقدر زیادہ محنت اور ایمانداری

سے دکان کا کام کرونگا اوسیقدر اونکو میرے ساتھ محبت زیادہ ہوگی اورجسقدر یہ دونون میرے ساتھ محبت زیادہ کرینگے اوسیقدر میری خوشی زیادہ ہوتی جائیگی - اس خیال کو خوب مستحکم کر کے اوسنے سوداگر سے کہا کہ اباّجان آپ زیادہ تکلیف دکان کے کام مین نہ اوٹھائین - مین یہ سارا کام کرلونگا - آپ اوپر کی نگرانی رکھین - اور جس کام مین میری ناتجربہ کاری سے مجکو صلاح و مشورہ دینا مناسب سمجھین اوسکے مطابق مجھے ہدایت فرمائین انشاءاللہ مین اوسکی مطابق کام انجام دونگا قصہ مختصر یہ کہ رچرڈ مالک کیطرح دکان کا کام کرنے لگا - محنت اور تندہی جو اوس بڑے کام کے لئے ضروری تھی اوسکا وہ پہلے سے عادی تھا - ہر ایک نوکر کے ساتھ نرمی و محبت کا برتاو کرنا - سارے ملازمون سے کام محنت سے لینا - آمدنی و خرچ کا حساب اپنے ہاتھ سے لکھنا - مال اور روپیہ کی حفاظت قرار واقعی کرنی - اہل معاملہ سے ایمانداری کے ساتھ معاملہ کرنا اسکا شعار تھا - تھوڑے ہی دنون مین اسکی نیک نہادی و صداقت اور راست معاملگی شہر کے تمام سوداگرون مین مشہور ہوگئی اور اوسکا شہرہ امیرون مین پھیل گیا - اکثر اُمرا اوسی کی دکان سے اسباب منگاتے - اور جو ضرورت ہوتی اوسی کی دکان پر فرمایش بھیجتے - اوسکی دکان اسقدر بڑھی اور آمدنی اسقدر زیادہ ہوئی کہ تمام شہر مین اوسکی برابر کوئی دکان نہ تھی - رچرڈ کی دولت اور آسودگی بھی بہت زیادہ ہوگئی - مکانات - دکانات - جائداد کی یہ کثرت ہوئی کہ ہر کام کے لئے جدے جدے گماشتے بڑی بڑی تنخواہون کے نوکر تھے - جب اوسکی آسودگی اور نیکی اور انصاف پسندی اور ایمانداری کا اسقدر چرچا پھیلا کہ بادشاہ ہنری چہارم کے دربار مین اکثر امیرون نے اوسکی تعریف کی تو بادشاہ کے دل مین اوسکی عظمت پیدا ہوئی - ایک عہدہ شہر کے انتظام کا تھا جس پر امیر اعلےٰ مقرر ہوتا تھا - اور اوسکو اتبک لارڈ میر آف لندن کہتے ہین وہ خالی ہوا تو بادشاہ نے رچرڈ ولیکنگٹن کو اوسپر مقرر کیا اور اسطرح وہ یتیم بچہ مفلسی اور بیکسی کی حالت سے اپنی نیک نہادی - محنت - جفاکشی - ایمانداری کی بدولت اوس رتبہ پر پہنچا -

اِس خط کو نقل کرلو - سب بھائیون کو دکھاؤ - اور رچرڈ کے اوصاف اختیار کرو -

چہارشنبہ - ۴ - جون ۱۸۹۰ء از شکر

منشی نجم الدین نے ۱۳ - مئی ۱۸۹۰ء سے پنشن لیلی ہی - وہ اور مولوی گل حسن عید کے دوسرے دن مولوی سلیم الدینخان کے صاحبزادے رضی الدینخان کے سوم مین دہلی آئے تھے -

رضی الدینخان عید سے ایک دن پہلے فوت ہوئے - یہ موت سخت ہوئی - رضی الدینخان مولوی سلیم الدین خان کے اکلوتے بیٹے اور خوشنویسی مین شہر مین یکتا تھے - میرے اوستاد مولوی سبحان بخش بھی ۲۲ - رمضان ۱۳۰۷ھ کو فوت ہوئے - اسی سال سے تجاوز کر گئے تھے

منشی ذکاءاللہ کے پچھلے خط مین مولوی محمد حسین آزاد کا ایک مضمون بطور استفتا ملفوف تھا جس سے آزاد کے مجنونانہ خیالات ظاہر ہوتے تھے - افسوس کہ ایسا لائق آدمی مجنون ہو گیا -

اب تمکو سواے قانون کے اور تو کچھ پڑھنا نہین پڑتا - قانون کا امتحان کب ہو گا - زمانۂ امتحان بیرسٹری اور امتحان کیمبرج یونیورسٹی کی قانونی ڈگری کا ضرور الگ الگ ہو گا - تم کو کب تک فراغت ہو گی -

تمھارے آنے تک غالباً سر آکلینڈ کالون لفٹنٹ گورنر رہینگے - اگر ممکن ہو تو اون کے کسی دوست یا عزیز کی چٹھی بھی اونکے نام کی لیتے آنا -

سو روپیہ کا بل آف اکسچینج دہلی بنک سے لیکر بھیجا جاتا ہے - تاریخ طبری کے جو نو حصے بائینڈ مین چھپکر تیار ہو گئے ہین یہ اونکی قیمت ہے - خرید کر میرے نام بمقام گوالیار روانہ کر دو -

۱۰ - دسمبر ۱۸۹۰ء -

ایک انگریز ڈبلیو ایچ کوئلیم بی - اے - سالسٹر عدالت لورپول نے جو مسلمان ہو گئے ہین ایک رسالہ عقائد اسلام پر لکھا ہے - وہ تم نے دیکھا ہی یا نہین نہ دیکھا ہو تو اوسکو ضرور دیکھو - اوس رسالے کا اردو ترجمہ میرے پاس آیا ہے جی چاہتا تھا کہ تمھارے دیکھنے کو بھیجدون - مگر یہ خیال آیا کہ انگریزی زبان مین اصل کتاب کا دیکھنا تمکو زیادہ خوشی دیگا - مصنف کے پاس سے وہ رسالہ منگا کر ضرور دیکھو اور یہ بھی لکھو کہ علاوہ مصنف رسالے کے اور کتنے انگریز لورپول مین مسلمان ہو گئے ہین - سنا ہے

کہ ساٹھ ستر انگریز وہان مسلمان ہو چکے ہین اور اور ہوتے جاتے ہین۔

معتبر خبر سے معلوم ہوا کہ مسٹر کراسٹھویٹ ممبر کونسل کلکتہ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا مقرر ہوئے ہین معلوم ہوتا ہے کہ ولایت مین اونکا رسوخ زیادہ ہی۔ اگر اونکے دوستون یا رشتہ دارون کے ذریعے سے اون سے راہ ورسم ہو سکے تو اِسکی ضرور کوشش کرنا۔

اسوقت دہلی سے حافظ مصطفےٰ آتے ہین۔ گھر سے خط اور گاجر کا حلوا لاتے ہین۔ اس حلوے کو دیکھکر تم یاد آتے ہو۔ ولایت مین یہان کی سی گاجر کہان اور حلوا ایسے گاجر کہان۔

لشکر گوالیار۔

انسانی[1] زندگی اور خصوصاً زمانہ طفلی کے متعلق کچھ حالات اس خط مین لکھتا ہون۔ ان مضامین کو ایک سادی کتاب مین نقل کر لیا کرو۔ شاید آیندہ تمھارے کام آئین

جب بچہ سات سال کا ہو جاتا ہے تو اوسمین قابلیت اسقدر آجاتی ہی کہ اوسکی تعلیم شروع کیجائے۔ پہلے الف بے اِس حکمت سے پڑھائی جائے کہ پڑھنے کو بچہ کھیل سمجھے اور جبتک اوسکا جی لگے اوسیوقت تک بتلایا جائے۔ شاید دن مین دس بار پڑھانے سے ایک ایک لمحہ اوسکا جی لگتا ہی۔ ایک دو حرف اوس سے دس پانچ دفعہ کہلوائے اور چھوڑ دیا۔ پھر وہی حرف تھوڑی دیر تک دوسرے وقت یاد کرائے اور اوس سے شناخت کرائے۔ کبھی کھڑے کھڑے۔ کبھی لیٹے لیٹے۔ کبھی بیٹھے ہوئے تاکہ اوسکو نفرت نہو۔ پہلے مادری زبان سکھائی چاہیے۔ پھر رفتہ رفتہ اخلاقی مضامین پڑھائے جائین معاملاتِ زندگی اوسکو سکھلائے جائین۔ پھر مختلف علوم دنیا اور دین کے پڑھائے جائین تاکہ اوسکی عقل پختہ ہو۔ اور عاقلانہ زندگی کا شوق اوسکے دل مین پیدا ہو۔ دنیا کے آدمیون سے ایسی طرح برتاؤ کرنا اوسکو آجائے کہ ساری عمر اوسکو راحت ملے۔ اور کسی کو اوس سے ایذا نہ پہونچے اور دنیا کا یہ اثر دل مین ہو جائے کہ دنیا کو چند روزہ جانے اور یہان کے قیام کو مسافرانہ قیام یقین کرکے نیکی کا شوق دل پر غالب آجائے اور نیک زندگی کا ثمرہ عقبیٰ مین ملنے کا اوسکو کامل

[1] یہ خط اور اسکے بعد کے تین خطوط میرے چھوٹے بھائی محمد شمس الدین کے نام والد نے لکھے تھے۔ محمد احمد

یقین ہوجائے۔

یہ باتین کچھ تو کتابین پڑھنے سے آتی ہین اور کچھ روزمرہ خاندان کے آدمیون کو دیکھنے اور اونکی باتین سُننے اور ملاقاتیون کا چال چلن اور برتاؤ دیکھنے اور اونکی باتین سُننے سے آتی ہین۔ اسیواسطے بزرگ لوگ بُری صحبت سے بچنے کی تاکید کیا کرتے ہین کہ بچپن مین جو بُری باتین دل مین بیٹھ جاتی ہین وہ ساری عمر انسان کو تکلیف دیتی ہین۔ بُری باتون سے انسان ذلیل وخوار اور بیعزت رہتا ہے اونچی حالت اوسکو نصیب نہین ہوتی۔ اونکی ساری عمر ملال ورنج مین گذرتی ہے۔ اسلیئے لازم ہے کہ روزمرہ جب اور علوم کی کتابین پڑھو تو اخلاقی مضامین پر بھی نظر ڈالتے رہو۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اکسیر ہدایت ترجمۂ کیمیای سعادت کو تم ایک دفعہ اول سے آخر تک ضرور دیکھ جاؤ اور اس نظر مین جو جو مضامین زیادہ پسند آئین اونپر پنسل سے نشان حاشیہ پر بنا دو کہ جب اور کوئی کام نہو تو تفریحاً اون خاص مضامین کو دیکھ لیا کرو جن پر تمنے نشان پسند لگایا ہے علاوہ اسکے خزینۂ دانش مین ایک فصل کے اندر سارے علوم کے فائدے اور مختصر طور پر ہر ایک علم کی حقیقت لکھی ہے اوسکو غور سے پڑھو۔ اوس سے تمام علوم دنیوی کے فائدے تمکو معلوم ہوجائینگے جس سے معلومات بھی بڑھینگی اور ایسی آگہی حاصل ہوگی جو دل مین ایک جوش معلومات حاصل کرنیکا پیدا کرے گی۔

علوم مین سے دو علم دنیا مین زیادہ راحت دیتے ہین۔ ایک تاریخ۔ دوسرا اخلاق۔ تاریخ سے انسان کا حوصلہ بلند ہوتا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے لائق اور عاقل لوگون اور مدبّرون کے حالات معلوم ہوتے ہین۔ اولوالعزمی کی ترقی ہوتی ہے۔ جس سے دنیا مین آدمی اونچی زندگی حاصل کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ جس سے ساری عمر انسان کے دل کو راحت رہتی ہے۔ تاریخ ہند جو منشی ذکاءاللہ صاحب نے لکھی ہے اور جسکی موٹی سی جلد گھر کی کتابون مین موجود ہے فرصت کے وقت دیکھا کرو۔ لیکن غور سے اور خوب سمجھ کر دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ علوم حاصل کرنے کے بعد انسان کو ضرورت ہوتی ہے کہ اپنی زندگی بسر کرنے کا انتظام کرے۔ یہ انتظام اوّل

وجہ معاش پر منحصر ہے۔ دوسرے مشاغلِ زندگی ایسے اختیار کرنے لازم ہین جن سے زندگی آرام وآسایش مین بسر ہو۔ اخلاقِ حسنہ اختیار کرنے سے بہتر کوئی ذریعہ اچھی زندگی بسر کرنیکا نہین ہے وجہ معاش کے حصول کا ذریعہ تمھارے لئے نوکری ہی۔ اسلئے انگریزی زبان سیکھنی مقدم ہی کہ اس زمانے مین اکثر اوسی کے ذریعے سے اچھی نوکری ملتی ہی۔ پھر خاص نوکری کے لئے جن علوم کی ضرورت ہو اونکو حاصل کرنا چاہیئے۔ جیسے قانون۔ طب وغیرہ۔ زمانے کی رفتار تم کو خود بخود بتلا دیگی کہ انگریزی دانی کے بعد تم کو اور کن امور سے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ پھر مشاغلِ زندگی مین سے اہم امر شادی ہی۔ جس پر تمام عمر کی راحت اور زندگی کے دراز سفر کا آسانی سے طے کرنا بہت کچھ منحصر ہے مشاغل زندگی کی بابت پھر جب کبھی فرصت ہوگی تمکو لکھونگا۔

جمعہ۔ ۱۹۔ دسمبر ۱۸۹۰ء۔ از شکر

انسانی زندگی کے تین درجے ہین۔ لڑکپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ لڑکپن کا زمانہ بے عقلی وبے تمیزی وبے شعوری کا ہی۔ اس حالت مین آدمی محتاج وبیکس وبے بس ہوتا ہی۔ نہ جسمانی کمالات حاصل کر سکتا ہی۔ نہ روحانی ترقی کر سکتا ہی۔ اس حالت مین صرف یہ خوبی ہی کہ بے فکر وآزاد ہوتا ہی۔ سوا ے کھانے پینے اور کھیلنے کودنے کے اور کوئی غم۔ کوئی فکر۔ کوئی تردد۔ کوئی تشویش۔ اوسکو نہین ہوتی۔ مشیتِ ایزدی نے یہ بے فکری اسلئے عطا کی ہی کہ اوسکی جسمانی قوت جلد ترقی کرے اگر غم وفکر اور عقل کی کشاکش مین مبتلا ہو جاتا تو نشو ونما اسقدر جلد نہوتا۔

دوسرا درجہ زندگی کا جوانی ہی۔ زندگی کا یہی زمانہ عمدہ ہی۔ قوتِ جسمانی اعتدال اور کمال پر ہوتی ہی۔ کمالات حاصل کرنیکا یہی وقت ہی۔ ہر طرح کی استعداد وقابلیت ہوتی ہی۔ جو کمال چاہے سیکھے۔ جس علم کو مفید سمجھے حاصل کرے۔ جن عادتون کو مفیدِ زندگی جانے اختیار کرے۔ لیکن یہ باتین ابتدائی جوانی ہی مین قابلِ حصول ہین۔ کیونکہ جوانی کا زمانہ صرف کمالات حاصل کرنے ہی کیواسطے نہین ہی اسی جوانی کے زمانے مین دو اہم کام کرنے ہین۔ اول لیاقت وکمال حاصل کرنا۔ دوسرے اوس لیاقت وکمال کو اپنے کام مین لاکر زندگی کو خوشی وراحت مین بسر کرنا۔ اگر ساری جوانی کمالات

سے حاصل کرنے مین گذرے تو اون کمالات سے فائدہ اوٹھانے کا وقت نہین ہتا۔ اسلئے کہ ضعیفی مین وہ راحت اور خوشی جو لیاقت و کمال سے حاصل ہوتی ہی مزہ دار نہین رہتی۔ راحت و مسرت حاصل کرنیکا زمانہ یہی جوانی ہی ہی۔ اگر جوانی تنگی و عسرت و افلاس مین گذری اور بڑھاپے مین فراغ دستی اور آرام و مسرت کا سامان ملا تو اوس وقت راحت و آرام و خوشی کا لطف نہین۔

اب ظاہر ہی کہ جوانی مین دو نو کام کرنے لازم ہین۔ جلدی جلدی محنت کرکے اپنے تئین لائق بنانا اور پھر اوسی لیاقت سے فائدہ حاصل کرنا اور زندگی کو آرام و راحت مین بسر کرنا۔ پہلا کام یہ ہے کہ انگریزی زبان مین اور اپنی خاص زبان مین اونچی لیاقت حاصل کرو۔ دوسرا کام یہ ہی کہ اس لیاقت کے ساتھہ اپنی عادات کو بھی ایسا عمدہ بناؤ اور ایسی شائستگی حاصل کرو کہ اعلیٰ درجہ کی عزت کے مستحق ہو۔ پڑھنا لکھنا کافی نہین ہی۔ نیکی۔ نیک چلنی شریفانہ عادات سیکھنے سے حاصل ہوتے ہین۔ اگر آدمی کو علم ہوا اور اوسکی عادات شریفانہ نہون تو دنیا مین عزت و آبرو حاصل نہین ہوسکتی اگر عادتین بُری ہین تو کیسی ہی لیاقت ہو۔ زندگی عزت اور خوشی مین بسر نہین ہوسکتی۔ علم اور آسودگی اور شریفانہ عادات تینون ملکر انسانکو راحت زندگی دیتی ہین اسلئے لازم ہی کہ اونچی لیاقت کے ساتھہ اعلیٰ درجے کی تہذیب بھی حاصل کرو۔ یہ تہذیب اخلاق کی کتابین دیکھنے اور انسانی افعال نیک و بد کے نتائج پر غور کرنیسے حاصل ہوتی ہی۔ فرائض انسانی کا جاننا اور اونپر عمل کرنا زندگانی کا عمدہ طریقہ ہی۔

اخلاق و حدیث کی کتابون سے یہ فرائض تمکو معلوم ہونگے۔ اکسیر ہدایت اور مذاق العارفین مین بہت عمدہ طور سے ان فرائض کا بیان ہی۔ دوسرے صحبت سے بھی انسان کو ان فرائض کا علم و عمل حاصل ہوتا ہی لیکن کن لوگون کی صحبت سے؟ جو عالی حوصلہ۔ اولوالعزم۔ تجربہ کار۔ معزز۔ شریف عادتون کے ہون۔ اُن لوگونکی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ لڑکے ناتجربہ کار۔ بے علم بے ہنر۔ ناشایستہ قابل دوستی و صحبت کے نہین۔ اون مین کوئی کمال نہین تو تم کو کیا سکھا سکتے ہین۔ اور وہ خود نہین جانتے تو تمکو کیا بتلا سکتی ہین

ہمنشین تو از تو بہ باید ۔ تا ترا عقل و دین بیفزاید

اگر ایسے لوگون کی صحبت میسر ہو جنکے پاس بیٹھنے سے لوگون کی نظرون مین عزت زیادہ ہو۔

دل مین عالی حوصلگی پیدا ہو۔ کمالات علمی و عقلی کا شوق زائد ہو۔ نیکی کی طرف دلی رغبت ہو۔ تو ایسے لوگون کی ملاقات اور دوستی اور ہمنشینی سے نفع حاصل ہو سکتا ہی۔ چونکہ اس زمانے مین ایسے لوگ نایاب ہین۔ اسلئے کتاب سے بہتر کوئی دوست کوئی ہمنشین نہین۔ اس زمانے مین کتاب ہی عمدہ یار وبہترین غمگسار ہی۔ کتاب سے بہتر کوئی شفیق و رفیق نہین کسی سے دوستی مت کرو۔ کسی کو یار مت بناؤ دوستی کے قابل انسان ملنا بہت دشوار ہی۔ میرے بہت ملاقاتی ہین لیکن کوئی میرا دوست نہین مین بہت لوگون کا ملاقاتی ہون لیکن کسی کا دوست نہین۔ جب تمھارے باپ کو ساری عمر کوئی دوست نہین ملا۔ تو دشوار ہی کہ تمکو اتنی سی عمر مین کوئی دوست ملجائے۔

انسان کے ذمہ تین حق ہین جنکا ادا کرنا اسپر فرض ہے اور جبتک ان حقوق کو ادا نہ کرے زندگانی کی خوشی اوسکو حاصل نہین ہو سکتی۔ اوّل اپنے نفس کا حق یعنی اوسکو اپنے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ دوسرے اور مخلوقات کا حق یعنی اورون سے کسطرح پیش آنا لازم ہی۔ انسان اور حیوانات سے کس طرح سلوک کرنا چاہیئے۔ تیسرے اپنے معبود کا حق۔ یعنی اپنے پیدا کرنے والے اور روزی دینے والے اور محسن و منعم کا حق کیونکر ادا کرنا لازم ہی

اب تمھاری زندگانی شروع ہوتی ہی۔ دنیا کے میدان مین مردانہ اور اولوالعزمانہ داخل ہو اپنی قوتِ بازو سے آبرو و عزت پیدا کرو۔ ذلیل و خوار زندگی سے بچو۔ یہ حوصلہ رکھو کہ اورون کو فائدہ پہنچاؤ۔ یہ نیت رکھو کہ بھائی عزیز خویش۔ آشنا۔ بیگانون کو تم سے نفع پہنچے۔ تمھاری قوم تمھارے ملک کو تمھاری ذات سے راحت ملے۔

گوالیار۔ ۲۹۔ دسمبر ۱۸۸۰ع۔

تمنے اکسیر ہدایت کسقدر دیکھی۔ یہ کتاب ایسی ہی کہ جسقدر زیادہ دیکھوگے اور جسقدر آگے بڑھتے جاؤگے۔ عمدہ عمدہ مضمون آتے جائینگے جس سے عقل کی ترقی اور معلومات کی افزایش ہوتی جائیگی۔ انسانی زندگی کے حالات اور انسان کے پیدا ہونے کی غرض اور بدعادتون کی مضرتین اور نیک عادتون کے فائدے معلوم ہوتے جائینگے۔ انگریزی مدرسون مین جو

جو ایسے یعنی جواب مضمون طالبعلمون سے لکھوائے جاتے ہین اون کے لکھنے کی استعداد اس کتاب کے مطالعے سے پیدا ہوگی۔ معاملات دنیا مین بھی رائے دینی اور ہر معاملہ دنیاوی مین غور کرنا اور ہر بات کا نتیجہ نکالنا اور مفید اور مضر پر غور کرنا اس سے آسان ہوگا۔

جن کتابون مین عقلی باتین ہوتی ہین اونکے مضامین مین ہنسی دل لگی کی باتین نہین ہوتین اسلیے لازم ہو کہ جب طبیعت دیکھنے سے گھبرانے لگے دیکھنا چھوڑدیا۔ پھر کسی دوسرے وقت دیکھنا شروع کیا۔ لیکن پوری کتاب اول سے آخر تک دیکھ جاؤ تب اسکی خوبی اور فائدے تمکو معلوم ہونگے۔ اور بعض بعض مقامات کو تم ایسا پسند کروگے کہ اونکو بار بار دیکھنے کو جی چاہیگا۔

یہ کتاب ایسی ہو کہ انسان کو رنج کی حالت مین بہت مدد دیتی ہو بڑی غمگساری کرتی ہو دنیا کے رنج اسکو پڑھکر بہت خفیف ہوجاتے ہین۔ بلکہ بعضون پر تو ایسا اثر کرتی ہو کہ اونکو رنج ہوتا ہی نہین یا اگر ہوتا ہو تو بہت ہی کم۔ اور یہ بہت ہی مفید بات ہو کہ انسان کا رنج بے حقیقت ہوجائے تو دل کو راحت ملتی ہو جب یہ کتاب ختم ہوجائے تو لکھنا مذاق العارفین کی چار جلدین بھیجدونگا وہ بہت اعلےٰ درجے کی کتاب ہے اوسمین نیک لوگون کے حالات لکھے ہین اور یہ تبلایا ہو کہ انسان کو دنیا مین کسطرح بسر کرنی چاہیے۔ کیسے عادات و اخلاق اختیار کرنے چاہیئین اور کسطرح نیکونکی سی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اوس کے مصنف امام غزالیؒ ہین جو اولیاء اللہ مین سے تھے جس زمانے مین وہ تصنیف ہوئی تھی

۱۸- فروری ۱۸۹۱ع۔

تمھارا خط دو ہفتے سے نہین آیا۔ آجکل ولایت مین انفلوانیزا کی شدت سُنی جاتی ہو اسلیے تشویش زائد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمھارا حافظ و نگہبان ہے جسکی رحمت و دستگیری سے ابتک تمکو کامیابی ہوتی رہی ہو آیندہ بھی اوسی سے بھروسہ ہے کہ اپنے فضل و کرم سے تمکو تمھاری آرزوؤن تک پہنچائے۔

مینے محمدن کانفرنس کا مختصر حال زبانی سُنا ہو ابتک خطبات و اعظین چھپکر نہین آئے منشی ذکاءاللہ صاحب نے وعدہ کیا ہو کہ جب چھپ جائینگے تو بھیجدینگے۔ شاید تم بھول گئے

مین نے لکھا تھا کہ اب پھر ایک تصویر بھیجدو۔ ہر ششماہی پر ایک ایک تصویر بھیجدیا کرو کہ سب کو اوسکے دیکھنے سے خوشی ہو۔

بازورتھ اسمتھ صاحب کی کتاب انگریزی "محمد اینڈ محمدنزم"، جو تمنے بھیجی ہی حقیقت مین عمدہ کتاب ہی۔ اسلام کی تائید مین کوئی اور کتاب ابتک انگریزی مین غالباً ایسی نہوگی۔ اسکے ترجمہ کرانے کا ارادہ ہی۔ ایک ایم۔ اے۔ نے ترجمہ کردینے کا وعدہ کیا ہی۔ تم مصنف سے ترجمہ کرانے کے لئے اجازت نامہ لیکر بھیجدو تو اوسکا اُردو زبان مین ترجمہ کراکر چھپوا دیا جائے مسلمانانِ ہند کو اوس سے ضرور نفع ہوگا۔ یہ ضروری امر ہی بھول نہ جانا۔ اس خط کے پہنچتے ہی اسمتھ صاحب کے نام چٹھی لکھہ بھیجنا اور اوسکا جواب جب آئے یہان بھیجدینا۔

لشکر گوالیار۔ ۷۔ اپریل ۱۸۹۶ع۔

مین ایک کتاب دیکھہ رہا ہون جس مین ایک عالی حوصلہ اولوالعزم شخص کی زندگی کے حالات لکھے ہین اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ اولوالعزم لوگ اپنے کام کی دُھن مین ایسے مصروف رہتے ہین کہ اونکو اور کسی بات کی فرصت ہی نہین ملتی۔ حصول لیاقت۔ ترقی استعداد۔ زیادتی معلومات مین ہر دم وہمیشہ ایسے لگے رہتے ہین کہ کسی دوست ملاقاتی بلکہ رشتہ دار کی بات چیت کرنی بھی اونہین ناگوار ہوتی ہی۔ ذرا سا وقت اونکا بیکار نہین جاتا۔ اونکی راے مین کوئی کام دنیا مین ناممکن نہین۔ اپنی ہمت اور کوشش کے سامنے وہ مشکل سے مشکل کام کو آسان جانتے ہین اور اپنی ہمت اور ارادے کے استقلال اور محنت کے کامل سلسلے سے ثابت کر دیتے ہین کہ دنیا مین کیسا ہی مشکل کام کیون نہو محنت سے سب آسان ہوجاتا ہی۔ عالی ہمتون کی زندگی ایسی ہوتی ہی کہ دنیا کے رنج وملال وحوادثات سے اونکے مضبوط دل پر کچھہ اثر نہین ہوتا۔ نہ بیماری مین گھبراتے ہین نہ کسی مصیبت مین فریاد کرتے ہین۔ نہ کسی عزیز کی موت سے پریشان ہوتے ہین۔ دنیا کے واقعات کو کھیل کیطرح جانتے ہین۔ نہ مصیبت سے رنج۔ نہ شادی سے مسرت۔ رنج کی حالت بھی تبدیل ہوجاتی ہی خوشی کی حالت بھی بدل جاتی ہی۔ اسلئے اونکو دونون کی طرف التفات نہین ہوتا۔

کے ساتھہ بدن کے انتظام کے لئے اور قوتین بھی ملتی ہین اور ہمارا خالق اسی طرح ہمارے بدن کے انتظام کا کارخانہ درست فرماتا ہی کہ بڑی بڑی عقلین اوسکے سمجھنے مین حیران ہوتی ہین - اور اوس کے آثار دیکھکر بڑی ہی حیرت ہوتی ہی - ایک مثال لکھتا ہون جس سے تمکو غور کرنے کا موقع ملیگا - اور جسقدر غور کروگے اوسیقدر تمکو خوشی اور حیرت ہوگی - اور اپنے خالق کارساز کی حکمت سے واقف ہوگے - جب تم کو بھوک لگتی ہی اور دل مین ارادہ کرتے ہو کہ کھانا کھائین - اس ارادے کے ساتھ ہی تمھارے پانوٗن طعام خانہ کی جانب اوٹھتے ہین - تمکو معلوم نہین ہوتا کہ ہاتھہ پانوٗن یہ کام کیونکر اور کسوجہ سے تمھارے ارادے کے مطابق کررہے ہین - تم بیٹھے اور کھانا رکھا گیا - فورًا تمھارے ہاتھہ روٹی توڑنے اور لقمہ بنانے اور لقمے کو تمھارے مُنہ تک پہنچانے مین مصروف ہوا اور لقمے کو دانتون نے فورًا چبانا شروع کیا - زبان ہی کہ بغیر سمجھائے اور بغیر حکم کئے لقمے کو دانتون کے تلے کرتی جاتی ہی اور اس کوشش مین لگی ہوئی ہی کہ لقمے کو دانتون سے چبواکر باریک کرادے اور جیسا دوا کو کھرل مین پیسنے کے لئے پانی ڈال کر پیستے ہین - خدا تعالی کی حکمت اور کمال دانائی دیکھو کہ زبان کے تلے سے لقمے مین پانی ملتا جاتا ہی اور دانتون کو اوس پانی کے ملنے سے چبانے مین آسانی ہوتی جاتی ہی - اب تم نے کھاکر اوٹھنے کا ارادہ کیا - یہ ارادہ کرنا تھا کہ پیرون نے فورًا حکم مان لیا - کھڑے ہوگئے اور چلنے کے لئے حرکت کرنے لگے - تمھارے ہاتھون نے فورًا پانی کا لوٹا لیا اور پانی تمھارے مُنہ مین پہنچایا - مُنہ نے کلی لیکر سارے مُنہ کو اندر سے صاف کیا - زبان نے اندر کا مُنہ دھونے مین کیسی تمھاری رغبت کی تابعداری کی - پھر تم باہر چلنے کو ہوئے تو پانوٗن فورًا حرکت کرنے لگے اگر تم چاہو کہ بھاگو تو پانوٗن کیسے جلدی جلدی اوٹھتے ہین اگر تم ٹھہرنا چاہتے ہو پانوٗن فورًا تمھارا حکم مان لیتے ہین - تم بیٹھنا چاہتے ہو تو پانوٗن فورًا بیٹھنے کو مُڑ جاتے ہین اور کس آسانی سے تمھارے پانوٗن مُڑکر اور پنڈلیان زانو سے لگ کر تم کو بیٹھنے مین مدد دیتے ہین -

ان باتون پر خیال کرنے سے نہ صرف خوشی ہی ہوتی ہی بلکہ خالق کی دانائیان اور حکمتین دیکھکر اوسکی عظمت و محبت کا خیال اور اوسکے محسن و منعم ہونیکا یقین دل مین پیدا ہوتا ہی اور یہ رغبت

پیدا ہوتی ہی کہ جس محسن اور منعم نے ہمارے آرام کے لیئے ہاتھ پانوٗن کو ہمارا ایسا تابعدار کر دیا ہی کہ ہمارے صرف ارادہ کرنے سے ہمارے سب کام ہو جاتے ہین تو اوس محسن کو بھول جانا - اوسکی تعظیم نہ کرنی - اوسکو یاد نہ کرنا - بڑی ناشکری - بڑی نااہلی - بڑی نالائقی ہی - ایسے منعم کا حق ہی کہ جس طرح ہمکو ہر دم اوسکے انعامون سے راحتین ملتی ہین اوسیطرح محبت اور خلوص سے ہم اوسکی شکرگزاری کیا کرین - اسیطرح انسان غور کرے تو اوسکو معلوم ہو جائے کہ بدن مین کیا کیا کچھ ہو رہا ہی - خون دورہ کرتا ہی - ہر دم گوشت پوست ہڈی بنا تا ہی - پھیپڑا دل کو ہر دم پنکھا جھل رہا ہی - ہوا کو صاف کر رہا ہی - کلیجہ ہر دم ہاضمے کی درستی مین مصروف ہے - خدا کس کس طرح ہماری قوت کیواسطے کام کر رہی ہی - آنکھہ - کان - ناک - منہ سے کیسی کیسی راحتین اور لذتین ہمکو ملتی ہین - یہ نعمتین ایسی بیش قیمت ہین کہ ایک بھی جاتی رہے تو ہزارون لاکھون روپئے خرچ کرنے سے میسر نہین آسکتی - جن کو خدا نے اچھی عقل دی ہی وہ ان سب نعمتون پر غور کیا کرتے ہین اور ہر دم شکرِ خدا مین مصروف رہتے ہین - یا اللہ ہم کو توفیق دے کہ تیرے شکرگزار ہو جائین

شکر گوالیار - ۵ - جون ۱۸۹۱ع

(۱) انسان کے لیئے تین درجے عزّت وجوانمردی کے ہین - پہلا درجہ یہ ہی کہ کم سے کم اپنا بار آپ اوٹھائے - اپنی قوتِ بازو سے اپنے مصارف کے لیئے وجہ معاش پیدا کرے اور جو حالت خداوند تعالیٰ عطا کرے اوسی مین اپنے مصارف کا ایسا انتظام کرے کہ اورون کی دستگیری کا محتاج نہو - دوسرا درجہ جو اوّل سے افضل ہی یہ ہی کہ اپنا بار اوٹھاکر عزیز واقارب اور مستحقین کی دستگیری اور راحت رسانی کرے - تیسرا درجہ جو اعلیٰ ترین مدارج ہی یہ ہی کہ اپنا بار اوٹھاکر اور عزیز واقارب کی دستگیری کرکے محتاجون اور مساکین سے بھی سلوک کرے بلکہ بنی نوع کی راحت رسانی مین ساعی رہے -

اور تین درجے جو بے عزّتی اور ذلت کے ہین یہ ہین - اوّل یہ کہ انسان اپنا بار اورون

(۱) یہ خط میرے نام نہ تھا - ایک اور عزیز کے نام لکھا گیا تھا - محمد احمد -

کے ساتھہ بدن کے انتظام کے لیے اور قوتین بھی ملتی ہین اور ہمارا خالق اسی طرح ہمارے بدن کے انتظام کا کارخانہ درست فرماتا ہی کہ بڑی بڑی عقلین اوسکے سمجھنے مین حیران ہوتی ہین - اور اوس کے آثار دیکھکر بڑی ہی حیرت ہوتی ہی - ایک مثال لکھتا ہون جس سے تمکو غور کرنے کا موقع ملیگا - اور جسقدر غور کروگے اوسیقدر تمکو خوشی اور حیرت ہوگی - اور اپنے خالق کارساز کی حکمت سے واقف ہوگے - جب تم کو بھوک لگتی ہی اور دل مین ارادہ کرتے ہو کہ کھانا کھائین - اس ارادے کے ساتھ ہی تمھارے پانوٗن طعام خانہ کی جانب اوٹھتے ہین - تمکو معلوم نہین ہوتا کہ ہاتھہ پانوٗن یہ کام کیونکر اور کسوجہ سے تمھارے ارادے کے مطابق کررہے ہین - تم بیٹھے اور کھانا رکھا گیا - فورًا تمھارا ہاتھہ روٹی توڑنے اور لقمہ بنانے اور لقمے کو تمھارے مُنہ تک پہنچانے مین مصروف ہوا اور لقمے کو دانتون نے فورًا چبانا شروع کیا - زبان ہی کہ بغیر سمجھائے اور بغیر حکم کئے لقمے کو دانتون کے تلے کرتی جاتی ہی اور اس کوشش مین لگی ہوئی ہی کہ لقمے کو دانتون سے چبواکر باریک کرادے اور جبڑے اوسکو حلق مین پہنچنے کے لئے پانی ڈال کر بھیجتے ہین - خدا تعالی کی حکمت اور کمال دانائی دیکھو کہ زبان کے تلے سے لقمے مین پانی ملتا جاتا ہی اور دانتون کو اوس پانی کے ملنے سے چبانے مین آسانی ہوتی جاتی ہی - اب تم نے کھاکر اوٹھنے کا ارادہ کیا - یہ ارادہ کرنا تھا کہ پیرون نے فورًا حکم مان لیا - کھڑے ہوگئے اور چلنے کے لئے حرکت کرنے لگے - تمھارے ہاتھون نے فورًا پانی کا لوٹا لیا اور پانی تمھارے مُنہ مین پہنچایا - مُنہ نے کلی لیکر سارے مُنہ کو اندر سے صاف کیا - زبان نے اندر کا مُنہ دھونے مین کیسی تمھاری رغبت کی تابعداری کی - پھر تم باہر چلنے کو ہوئے تو پانوٗن فورًا حرکت کرنے لگے اگر تم چاہو کہ بھاگو تو پانوٗن کیسے جلدی جلدی اوٹھتے ہین اگر تم ٹھہرنا چاہتے ہو پانوٗن فورًا تمھارا حکم مان لیتے ہین - تم بیٹھنا چاہتے ہو تو پانوٗن فورًا بیٹھنے کو مڑ جاتے ہین اور کس آسانی سے تمھارے پانوٗن مڑکر اور پنڈلیان زانو سے لگ کر تم کو بیٹھنے مین مدد دیتے ہین -

ان باتون پر خیال کرنے سے نہ صرف خوشی ہی ہوتی ہی بلکہ خالق کی دانائیان اور حکمتین دیکھکر اوسکی عظمت و محبت کا خیال اور اوسکے محسن و منعم ہونیکا یقین دل مین پیدا ہوتا ہی اور یہ رغبت

پیدا ہوتی ہی کہ جس محسن اور منعم نے ہمارے آرام کے لیئے ہاتھ پانون کو ہمارا ایسا تابعدار کر دیا ہی کہ ہمارے صرف ارادہ کرنے سے ہمارے سب کام ہو جاتے ہین تو اوس محسن کو بھول جانا - اوسکی تعظیم نکرنی - اوسکو یاد نہ کرنا - بڑی ناشکری - بڑی نااہلی - بڑی نالائقی ہی - ایسے منعم کا حق ہی کہ جس طرح ہمکو ہردم اوسکے انعامون سے راحتین ملتی ہین اوسیطرح محبت اور خلوص سے ہم اوسکی شکرگزاری کیا کرین - اسیطرح انسان غور کرے تو اوسکو معلوم ہو جائے کہ بدن مین کیا کیا کچھہ ہو رہا ہی - خون دورہ کرتا ہی - ہردم گوشت پوست ہڈی بناتا ہی - پھیپڑا دل کو ہردم پنکھا جھل رہا ہی - ہوا کو صاف کر رہا ہی - کلیجہ ہردم ہاضمے کی درستی مین مصروف ہے - غذا کس کس طرح ہماری قوت کیواسطے کام کر رہی ہی - آنکھہ - کان - ناک - مُنہ سے کیسی کیسی راحتین اور لذتین ہمکو ملتی ہین - یہ نعمتین ایسی بیش قیمت ہین کہ ایک بھی جاتی رہے تو ہزارون لاکھون روپیئے خرچ کرنے سے میسر نہین آسکتی - جن کو خدا نے اچھی عقل دی ہی وہ ان سب نعمتون پر غور کیا کرتے ہین اور ہر دم شکرِ خدا مین مصروف رہتے ہین - یا اللہ ہم کو توفیق دے کہ تیرے شکرگزار ہو جائین

شکرگوالیار - ۵ - جون ۱۸۹۱ء

(۱) انسان کے لیئے تین درجے عزت وجوانمردی کے ہین - پہلا درجہ یہ ہی کہ کم سے کم اپنا بار آپ اوٹھائے - اپنی قوتِ بازو سے اپنے مصارف کے لیئے وجہ معاش پیدا کرے اور جو حالت خداوند تعالٰے عطا کرے اوسی مین اپنے مصارف کا ایسا انتظام کرے کہ اورون کی دستگیری کا محتاج نہو - دوسرا درجہ جو اول سے افضل ہی یہ ہی کہ اپنا بار اوٹھاکر عزیز و اقارب اور مستحقین کی دستگیری اور راحت رسانی کرے - تیسرا درجہ جو اعلیٰ ترین مدارج ہی یہ ہی کہ اپنا بار اوٹھاکر اور عزیز و اقارب کی دستگیری کرکے محتاجون اور مساکین سے بھی سلوک کرے بلکہ بنی نوع کی راحت رسانی مین ساعی رہے -

اور تین درجے جو بے عزتی اور ذلت کے ہین یہ ہین - اول یہ کہ انسان اپنا بار اورون

(۱) یہ خط میرے نام نہ تھا - ایک اور عزیز کے نام لکھا گیا تھا - محمد احمد -

اوّل- استحکام سلطنت کے لیئے گورنمنٹ ہند کو سوائے اون تدبیرون کے جو ہنگ کی ہین اور کیا کرنا چاہیئے-

دوم- وہ کون سی تدابیر ہین جنسے گورنمنٹ کو اہل ہند پر زیادہ اعتبار و بھروسہ ہو اور جن سے اہل ہند اپنی گورنمنٹ کے ساتھ سچی محبت اور خلوص قلب سے اطاعت کرنے لگین-

سوم- اہل ہند کو وجہ معاش حاصل کرنے کے کون کون ذرائع ہین اور اون ذریعون مین کیا وسعت ہونی چاہیئے- گورنمنٹ کوئی تدبیر ایسی کر سکتی ہی یا نہین کہ اہل ہند کے افلاس مین کمی ہو-

چہارم- چونکہ ہندوستان مین مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہین- اور ہر ایک گروہ کی حالت جداگانہ ہی- کوئی ایک ایسی تدبیر دشوار ہی کہ ان مختلف گروہون کے لیئے یکسان سودمند ہو لیکن ایسی تدبیرین ہوسکتی ہین کہ ہر ایک گروہ اپنی اپنی بہبود مین اپنے رسم و رواج کے مطابق سعی کر کے فارغ البالی حاصل کر سکے- ایسی چند تدابیر بیان کیجائین-

لشکر گوالیار- ۱۲- اگست- ۱۸۹۱ء

اب تم کو ولایت مین بفضلہ دو سال بخیریت پورے ہوگئے- ایک سال تمھارے قیام ولایت کا باقی ہی اس سال مین اگر ہوسکے تو ایسی تدابیر کرنی مناسب اور ضروری ہین جو بعد واپسی ہندوستان تمھارے لیئے مفید ہون- تم بطرز مناسب اس امر مین کوشش کرو تو کامیابی ممکن ہی جن ذی اقتدار اشخاص سے تمکو ولایت مین تعارف ہوگیا ہی اون سے مشورہ لینا مناسب ہوگا کہ ہندوستان مین واپس آکر کون سی تدابیر سے نفع ہوسکتا ہی- کس کس رکن سلطنت سے ملنا اور تعارف پیدا کرنا مفید ہے اور اس تعارف پیدا کرنے کی تدبیرین کیا ہین اور حصول مدعا کے لیئے کیا کیا سعی کرنا لازم ہی- بعض لائق آدمی اخبارون کے ذریعے سے اپنی لیاقت مشتہر کرتے ہین مثلاً ہندوستان کے معاملات پر تحریرین باوقعت اخبارات مین چھپواتے ہین- لیکن یہ تدبیر ایسی نہین ہی جو حصول مدعا مین کارگر ہو- دنیا مین اعلی درجے کے آدمیون کا توسّل زیادہ

کارگر ہوتا ہی۔ جب وہ لوگ جو ارکانِ دولت سے ملتے جلتے ہین کسی شخص کی لیاقت اور ہوشیاری کے مدّاح ہوتے ہین تو ایسا تذکرہ اکثر کامیابی کا ذریعہ ہوجاتا ہی۔ انگلستان مین سعی سفارش معیوب سمجھی جاتی ہی۔ ہندوستان مین بھی با وقعت آدمی سعی سفارش کو معیوب جانتے ہین۔ لیکن تعارف پیدا کرنا معیوب نہین اور جب تعارف ہوجاتا ہی تو ضرورت سعی سفارش کی نہین رہتی۔ کانل صاحب سے تمھارے لئے کسی نے سعی نہین کی محض تعارف اور واقفیت جو تمھارے حالات سے اونکو خود ہوگئی وہی اسکا باعث ہوئی کہ .... سے اونھون نے تمھاری تقریب کی۔ بہرحال اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیے۔ ثمرہ اوس کوشش کا عطا کرنا کریم کارساز کے ہاتھ مین ہی یہ تدابیر اپنے بہبود کی مخفی طور پر کرنی لازم ہین اور ایسی ہر تدبیر مین مخفی کارروائی مناسب ہوتی ہی اسکا فائدہ کم سے کم یہ ہوتا ہی کہ ناکامیابی کی صورت مین آدمی کو اور ون کے سامنے خفت نہین اٹھانی پڑتی۔ افشاے راز مین بہت سے ضرر ہوتے ہین اسلیے ہمیشہ اس اصول پر عمل درآمد ہونا چاہیے کہ جو تدبیر کی جاے وہ جب تک نتیجہ خاطرخواہ حاصل نہو مخفی رکھی جاے۔

۱۸- اگست ۱۸۹۱ء

اِس ہفتے مین وائٹ صاحب ولایت کو روانہ ہونگے۔ اور شروع ستمبر ۱۸۹۱ء مین پہنچ جائینگے۔ اون سے ضرور ملنا۔ وہ سے بہت بڑے شفیق محسن ہین۔ سر مائیکل فیلوز گورنر او جین ریاست گوالیار اپنے صاحبزادے کو لیکر ولایت گئے ہین اونسے ضرور ملنا۔ سر مائیکل اس ریاست کے بڑے خیرخواہ اور مشہور کارگزار افسر ہین اور نہایت خلیق اور نیک نہاد شخص ہین۔ تم کو اس امر سے آگہی ہی کہ سکّہ و نوٹ و کرنسی پیپر اور بنک کے نرخ مین کن وجوہ سے کمی بیشی ہوتی ہی۔ چاندی۔ سونا۔ پرامیسری نوٹ اور بنک کے حصص مین کیا باہمی تعلق ہی۔ بہت دنون سے نوٹون کا نرخ بڑھا ہوا ہے اسکی کیا وجہ ہی۔ چاندی کے سکّون کا قانون جو امریکا مین جاری ہوا ہی اوسکا اثر چاندی و سونے کے نرخ پر کیا ہی اور کیون۔ اگر معلوم ہوسکے تو دریافت کرکے لکھنا جس سے ہم لوگ یہ سمجھ سکین کہ نرخ اِکسچینج اور نوٹون اور چاندی سونے کا نرخ کن اصول پر کم و بیش ہوتا ہی۔

۳۰- ستمبر ۱۸۹۱ء-

آج تمھارا خط پیرس سے ۱۲- ستمبر کا لکھا ہوا ملا- پچھلے ہفتے مین خط نہ آنے سے نگرانی تھی سید احمد خانصاحب بارہ آدمیون کا ڈپوٹیشن لیکر حیدرآباد گئے تھے- اون کے ساتھ منشی ذکاءاللہ صاحب بھی گئے تھے- یہ ڈپوٹیشن بڑی کامیابی سے واپس آیا- نظام ایک ہزار دو سو مدرسۃ العلوم کو دیتے تھے- اب دو ہزار روپیہ ماہوار دیا کرینگے- علاوہ اسکے ایک ہزار سے زیادہ چندہ بھوپال اور حیدرآباد مین مدرسۃ العلوم کیلئے ہوا- سید صاحب روپیہ کمانے مین انگریزون کے شاگرد رشید ہین اور مانگنے کے فن مین تو اون سے بھی زیادہ مشاق و تجربہ کار ہو گئے ہین-

آجکل موسم کا تداخل ہی گرمی جاتی اور سردی آتی جاتی ہی اسلئے مجھے نزلے نے ستا رکھا ہے مگر اور کوئی تکلیف نہین-

۱۴- اکتوبر ۱۸۹۱ء-

جن بڑے عہدہ دار انگریزون سے ملنا چاہو پہلے اون کے دوستون اور رشتہ دارون کا حال دریافت کرو پھر تمھارے ملاقاتیون مین جو شخص اونکا دوست ہو اوس سے صلاح کے طور پر دریافت کرو کہ اونکے نام تحریر مفید ہو سکتی ہی یا نہین اگر ہو سکتی ہی تو کسطرح اور کس شخص سے وہ تحریر حاصل کیجائے آیندہ چھ مہینے مین تمکو امتحانون کے لئے تیاری کرنے مین بہت محنت کرنی ہوگی- فرنچ زبان جو سیکھتے ہو اوس مین اتنا وقت صرف نہ کرنا کہ امتحان کی تیاری مین حارج ہو- اُمید ہی کہ تمھارے خط کے ساتھ تمھاری تصویر بھی ہوگی- جسکے لئے تمکو بار بار لکھا گیا ہی- ولایت سے گھڑیان منگوانے کے لئے دو تین اصحاب نے فرمایش کی ہی- جب ان فرمایش کرنیوالون سے روپیہ وصول ہو جائیگا تو دہلی بنک سے بل منگا کر بھیجدونگا- گھڑیان لیکر بھیجدینا-

۱۸- نومبر ۱۸۹۱ء-

سر ماسیکل نیلوز صاحب ولایت سے واپس آ گئے- کہتے تھے کہ تمہین دیکھے ہوئے اونکو ایک ہفتہ ہوا ہوگا- تندرست بیان کرتے تھے اور انگریزی زبان کی نسبت کہتے تھے کہ لائق

کا سا لہجہ ہی۔ پھر اظہار اپنی عنایت کا کرتے رہے - مولوی کرامت حسین صاحب علی گڈھ کالج مین لا پروفیسر مقرر ہو گئے ہین اونکا خط بھی آیا ہی تمھارا حال دریافت کرتے ہین اور لکھتے ہین کہ دیکھونگا کہ وہ کستقدر مسلمانون کے مددگار و غمخوار بن کر آتے ہین۔

۹- دسمبر ۱۸۹۱ء-

آج بھی تمھارا خط نہین آیا - یہ تیسرا ہفتہ ہی کہ تمھارا خط نہین آیا - تین ہفتے تک خط نہ آنے سے تم خیال کر سکتے ہو کہ ہمارے ملال اور انتشار کی کیا کیفیت ہو گی - ابتک ایسا اتفاق کبھی نہ ہوا تھا اگر کل بھی خط نہ آیا تو تار دیا جائیگا - میری طبیعت بدستور ناساز چلی جاتی ہی - اس علالت مین تمھارے خط کا نہ آنا اور بھی شاق اور زیادہ پریشانی کا باعث ہی۔ مگر بجز اسکے کہ خدا تعالے سے تمھاری تندرستی کیواسطے دعا کیجائے اور کوئی چارہ نہین -

لشکر - ۶ - جولائی ۱۸۹۲ء

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ ۱۷ - جون ۱۸۹۲ء کے تمھارے خط سے کامیابی امتحان بی اے اور ایل ایل بی کیمبرج یونیورسٹی کی واضح ہوئی - پرسون عرفہ کے دن تمھارا خط آیا تھا - ہمارے یہان خدا اسکے فضل سے عرفہ بھی عید تھا - اور کل ۵ - جولائی ۱۸۹۲ء کو عید والے دن ہمارے یہان ڈبل عید تھی - الحمد للہ علیٰ احسانہ - تمنے آخر اگست ۱۸۹۲ء مین چلنے کو لکھا ہی - سنا ہے کہ برسات مین سمندر مین تلاطم امواج زیادہ ہوتا ہی - ستمبر ۱۸۸۹ء مین تم بحرِ قلزم مین ہو کر گئے ہو اب بھی اوسی مہینے مین بحرِ قلزم کو عبور کروگے - ستمبر مین وہان گرمی زیادہ تو نہ تھی ؟ مشہور ہی کہ مارچ اور اکتوبر مین سمندر کی حالت سفر کے لئے اچھی ہوتی ہی - لیکن سارے ستمبر وہان رہنے سے دل کو پریشانی ہو گی اسلئے توکل علی اللہ ستمبر مین سفر کرنا ہندی آدمی کے لئے گرمی کیوجہ سے ایسا تکلیف دہ نہو گا جیسا یوروپین کے لئے ہوتا ہی۔

لشکر گوالیار - ۷ - ستمبر ۱۸۹۲ء-

تمھارے ۱۹ - اگست - ۱۸۹۲ء کے خط سے معلوم ہوا کہ تم ۱۴ - ستمبر ۱۸۹۲ء کو نیپلس سے

جہاز مین سوار ہوگے - اُمید ہی کہ تم بمبئی مین آخر ستمبر یا یکم اکتوبر ۱۸۹۲ء کو پہنچ جاؤ - مینے چاہا ہی کہ تمھارے پہنچنے سے ایک دو دن قبل سب عزیز گوالیار مین جمع ہو جائین کہ تم سبکو ایک جگہ دیکھکر خوش او رسب تمکو دیکھکر خوش ہون -

۲۹ - ستمبر سے دوسری اکتوبر ۱۸۹۲ء تک دسہرہ کی تعطیل ہی اسلئے اُمید ہی کہ الہ آباد - اودی اور مین پوری سے سب آسکین گے - اللہ تعالیٰ تمکو مع الخیر لائے - اور ہم سب کی ستر تین پوری فرمائے - یہ خط عدن کو تمھاری تحریر کے مطابق بھیجا جاتا ہی - اُمید ہی کہ تمکو وہان راستے مین ملجائیگا

لشکر گوالیار - ۲۴ - مارچ ۱۸۹۲ء

آج تمھارے خط نے بڑی خوشخبری سُنائی - تمھاری بیرسٹری کا پہلا محنتانہ اکیسو دس (۱۱۰) پونڈ شکر سارا گھر شاد و مسرور ہی اور سب لوگ دست بدعا ہین کہ اللہ تعالیٰ روز تمکو ایسا ہی محنتانہ دلوایا کرے - اور تمھاری آمدنی مین برکت عطا فرمائے -

۵ - اگست - ۱۸۹۲ء -

مین کل شام کو دہلی سے واپس آگیا - ڈاکٹر ہیم چندر بیمار تھے اسلئے اپنی علالت کی نسبت اون سے مشورہ نہ کرسکا - مولوی نذیر احمد صاحب و مولوی ضیاء الدین خان صاحب سے ملا تھا - دو روز بوجہ سیر گلفروشون کے سواریان دستیاب نہین ہوئین پالکی مین دو ایک جگہ جاسکا

لشکر گوالیار - ۲۳ - اگست ۱۸۹۲ء

بعض[ا] اوقات جو انسان کو ایسے خیالات آتے ہین جن سے عزیزون کی محبت مین فتور پڑے تو نفس امارہ ہمیشہ اونکے قیام کی اصلاح دیا کرتا ہی - وہ لوگ بڑے جوانمرد ہین جو اون خیالات پر غالب آتے ہین اور یہ توفیق من جانب اللہ ہی اور بڑی خوش نصیبی کی دلیل ہی کہ انسان اپنے دل کو ایسے خیالات سے پاک رکھے جو آدمی کی تکلیف کے باعث ہون - زندگی وہی اچھی ہی جو دلی راحت مین بسر ہو - ہم لوگ چندروز کے لئے یہان آئے ہین - یہ ہماری بڑی خوش نصیبی

ا - یہ خط میرے نام نہ تھا - ایک ممبر خاندان کو اون کے خط کے جواب مین لکھا گیا تھا - محمد احمد -

ہی کہ ساری زندگی اپنے عزیزون کے ساتھ محبت واتفاق ویکجہتی مین بسر کرین۔ اس سے زیادہ کوئی اور نعمت ایسی نہین جس سے زندگی زیادہ راحت ومسرت مین بسر ہو۔ خدا تعالی کا شکر ہے کہ میری زندگی اکثر اپنے عزیز واقارب بلکہ احباب واغیار کے ساتھ بھی محبت واتفاق مین بسر ہوئی۔ شکر رنجی اور بے لطفی کی تکلیفون سے میرے کریم کارساز نے مجکو اکثر محفوظ رکھا۔ ہم اسلیے پیدا نہین ہوے ہین کہ اپنی عمر عزیز کو رنج بدخواہی اور عذاب بدسگالی مین ضائع کرین بلکہ خدا توفیق دے تو عزیز واقارب کے ساتھ محبت اور غیرون کے ساتھ بھی سلوک کر کے دلی راحت حاصل کرین اور اپنے اوقات عزیز کو مفید کامون مین صرف رکھین۔ ہمکو اس زندگی مین اتنی فرصت نہین ہی کہ دنیا اور عقبے کے کامون سے (جو ہمارے لیے دارین مین کارآمد ہون) فراغ پاکر اور کامون مین اپنا وقت ضائع کرین جو نہ دنیا مین مفید ہین نہ عقبے مین۔

اُمید ہے کہ میرے اس خط سے عزیز کو وہ اطمینان حاصل ہوگا جسکی رغبت وتمنا عزیز کو ہی۔

۰۔ نومبر ۱۸۹۳ء۔

کنور منگل سنگہ ساکن جاکھلون ضلع للت پور میرے بھی ملاقاتی تھے۔ تمہاری بیرسٹری سے اونکی جائداد منضبطہ گورنر جنرل کے یہان سے واگذاشت ہونے کی خبر سُنکر مجھے بھی خوشی ہوئی۔ تم اپنے چچا کو یہ صلاح دو کہ بعد پنشن لینے کے کسی ضلع مین جہان وہ رہے ہون اور جسے وہ پسند کرتے ہون (جیسا مین پوری کہ ممالک مغربی کے قریب وسط مین ہی) کوئی مسلم موضع خرید لین۔ یا رہن کر لین۔ اس مین ایک مشغلہ بھی ہاتھ آئیگا۔ اور زیادہ احتیاط سے گاؤن لیا گیا تو ڈپٹی کلکٹری کی پنشن کے برابر آمدنی بھی ہو جائیگی۔ مین بسبب موسم گرما اور حکیم محمد خانصاحب کے نسخون سے اچھا رہتا ہون۔ اگرچہ شام کا کھانا نہین کھا سکتا۔ لیکن اور کوئی شکایت ایسی نہین کہ مجھے تکلیف رہتی ہو۔

لشکر گوالیار۔ یکم جنوری ۱۸۹۴ء

آج گیارہ بجے ہم لوگ کھانا کھا رہے تھے۔ اور دسترخوان بھی بفضلہ تکلف کا تھا۔ اور

چونکہ کل سیراغسل صحت تھا شیرین خوارون نے تقاضا کرکے انواع و اقسام کی شیرینی بھی منگوائی تھی جو اوسوقت رونق خوان تھی - اس مسرت کی حالت مین تمھارا تار آیا اور ڈھائی سو روپیہ ماہوار کی ڈپٹی کلکٹری کا مژدہ لایا - ہم سبکو جو کچھ خوشی اور بے اندازہ راحت ہوئی - بہرحال منعم حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر ہے جسکا ادا کرنا دل و زبان سے واجب ہے - اب تمکو ہمہ تن اسطرف متوجہ ہونا چاہیے کہ اپنی بہبود و ترقی کے لیے اپنے افسرون کو کسطرح راضی کرنا اور اپنی لیاقت کے اظہار کیواسطے کیسی محنت کرنی لازم ہے - اعظم گڈھ پہنچکر بذریعہ تار اطلاع دینا کہ مع الخیر پہنچ گئے اور سب انتظام ماندو بود کا درست ہوگیا - سب کی طرف سے دلی مبارکباد اس عہدہ کی اور دعاے ترقی آیندہ موصول کرکے خرم و شادان و فرحان رہو -

لشکر - ۲ - جون - ۱۸۹۴ء -

تمکو یہ پہلا اتفاق ہے کہ انسداد بلوہ و ہنگامہ کی ضرورت پیش آئی - ایسے مواقع پر جو تدابیر سودمند ہوتی ہین اونکی کچھ تشریح کیجاتی ہے اول معزز اور ذی رتبہ اور آسودہ اشخاص سے ایسے طور پر ملاقات کرنی مناسب ہے کہ اپنے اخلاق اور نیک سیرتی کا اونکو یقین دلا دیا جائے - شیرین زبانی سے گفتگو کیجائے - اور ایسی صلاح دیجائے جو اونکو اپنے لئے سودمند معلوم ہو - سرکار کی نیک اندیشی و خیرخواہی اور حکام کی رضا و رغبت پر کاربند ہونا اونکو ایسی طرح سمجھایا جائے کہ وہ سب کے سب دل سے آمادہ امن خلائق ہوجائین - جو لوگ بات چیت کرنے مین زیادہ خیر اندیش معلوم ہون اونکو ایسا موقع دیا جائے کہ تم سے علیحدگی مین بات چیت کرین اور یہ بات چیت ایسی مخفی طور پر ہو کہ بد اندیش اور کج راے لوگون کو اوسکی آگہی نہو - خیر اندیش و ذی رعب لوگون سے مشورہ کیا جائے کہ اونکی راے مین جو تدابیر انسداد ہنگامہ کے لئے مفید ہون تم سے بکشادہ دلی بیان کرین - اون تدبیرون پر غور کرکے جو تم کو مفید معلوم ہون اونکو منتخب کرنا چاہیے اور پھر تائید ان منتخب تدبیرون کی کرنی چاہیے - غرض ایسے مواقع پر اشخاص ذی رعب و نیک اندیش سے ملکر تدابیر کرنی مفید ہوتی ہین - تنہا اپنی راے پر عمل کرنا مناسب نہین ہوتا - ایسے موقعون پر سختی او

بد زبانی کا عمل بہت ہی مضر ہوتا ہے جنکی بھلائی کیواسطے کوشش کرتے ہو اونکو اول اپنی نیک خواہی کا یقین دلا کر اپنا دوست بنالو پھر اون سب کے ساتھ متفق ہو کر کارروائی کرو کہ نتیجہ عمدہ پیدا ہو۔ بخلاف اسکے اگر تم اوس گروہ سے جو ذی رعب و مقتدر ہے سختی پیش آؤگے تو وہ بد دل ہو کر عمدہ تدبیرون مین رخنہ اندازی کریگا اور اوسکا نتیجہ برا پیدا ہوگا۔

جو لوگ آمادہ فساد ہون اون پر بھی اوائل مین سختی نہ کیجائے بحکمت عملی سے اونکو ٹھنڈا کیا جائے اور نیک اندیشون کی صلاح سے جہانتک ممکن ہو اونکو بھی راہ راست پر لایا جائے۔ اگر کسیطرح وہ لوگ سیدھے نہون تو نیک اندیشون کی صلاح سے اونپر ایسی سختی کیجائے کہ اوس سختی کو خیر اندیش اور عاقل لوگ انصاف سمجھین اور وہ سختی بھی حد سے زیادہ نہو۔ مثلاً وہ لوگ جو باوجود فہمایش خیر اندیشون کے حرکات بغاوت پر آمادہ ہین اور اپنے فاسد ارادون سے باز نہ آئین تو خیر اندیشون سے اونکے باب مین مشورہ کیا جائے اور اگر وہ بھی پسند کرین تو اون مفسدون کو علیحدہ کر دیا جائے اور حوالات مین یا اور طور پر ایسی طرح رکھا جائے کہ مفسدہ پردازی مین مدد نہ کرسکین۔ غرض ہر مقام کے خیر اندیشون کی کثرت رائے پر عمل کرنا اکثر مفید ہوتا ہے اور نیک نامی و شہرت کارگزاری کا وسیلہ ہوتا ہے۔ اور مقامی سردارون سے مخالفت کرنی کام کو اکثر بگاڑ دیتی ہے اسلئے اوس سے ہمیشہ احتراز لازم ہے اور ایسی مواقع پر کبھی کبھی اپنی رائے پر بھی زیادہ بھروسہ کرنا مضر ہوتا ہے۔ جہانتک ممکن ہو ملازمان سرکاری اور ذی رعب و ذی وجاہت اور نیک نہاد لوگون کو متفق الرائے کرکے ایسی کارروائی کرنی چاہیئے کہ اوسکو عقلا پسند کرین۔ اور ایسے کامون مین جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ بہت غور و مآل اندیشی کے ساتھ تدبیر کے سب پہلوؤن پر نظر کرکے عمل کرنا ضروری ہے۔ بعض جاہل مفسدون کو فوراً سزا دینی بھی مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اوسپر سب کی رائے متفق ہو اور اون جاہل مفسدون کے طرفدارون کا گروہ بڑا نہ ہو ورنہ بلوے کی زیادتی کا اندیشہ ہوتا ہے ؂

سن نگویم کہ این مکن آن کن   مصلحت بین و کار آسان کن

لشکر - ۵ - اگست ۱۸۹۴ء

خورشید جہان کی رحلت کا صدمہ ایسا ہی کہ دل بہت ہی افسردہ رہتا ہی خصوصًا اسوجہ سے کہ تمھاری والدہ کو اوس سے بہت اُنس تھا - وہ ساری عمر اوسکے پاس رہی تھی - اور اوسکے بچے جو یا وہانی کرتے رہتے ہین تو اونکو بہت ہی افسردگی رہتی ہی میرے اوپر بھی اوسکا اثر ہوتا ہی ہرچند کہ روز بروز اس رنج کا اثر کم ہوتا جاتا ہی لیکن ابھی ایسا نہین کہ بھلا دیا جاوے - اسیوجہ سے مینے تمکو خط بھی جلد جلد نہین لکھے[1] ۔

لشکر - ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۴ء -

تمھاری کامیابی امتحان ڈپٹی کلکٹری اور صیغہ جوڈیشل مین ممالک مغربی و اودھ مین سب مین اوّل رہنے سے ہم سبکو مسرت و راحت ہوئی - اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ذریعہ ترقی اور آیندہ مسرتون کا باعث کرے - حکام سے اکثر ملتے رہنا مفید ہوتا ہی - اسواسطے زیادہ ملتے رہنے کی عادت کرنی مناسب ہوگی

---

[1] - اس موقع پر ایک خط شمس العلما جناب مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا جو بتعزیت بیگم والدہ کے نام آیا تھا نقل کیا جاتا ہی -

قبلہ و کعبہ - آپکی اولاد مین (خدا اونکو زندہ وسلامت رکھے) خورشید جہان بیگم صاحبہ کو تو ایک خاص تعلق تھا اسلئے کہ مجھے خیال پڑتا ہی کہ یہ نام بھی بشیر کی مان کا تجویز کیا ہوا تھا - آپکو تو نہین مگر اونکی والدہ کو تعلیم صبر کی سخت ضرورت ہے سو آپسے بہتر اور کون اونکو تعلیم صبر کر سکتا ہی - بچون کا پیش نظر ہونا شاید آیندہ چلکر موجب تسکین ہو مگر ہمارے یہان تو اتبک تجدید الم کا باعث ثابت ہوا - شاید کوئی دن جاتا ہوگا کہ بشیر کی مان سکینہ کو یاد کرکے نہ روتی ہون - اور یادگاری کے تازہ کرنے والے اکثر صورتون مین اوسکے بچے ہوتے ہین سے

دو گونہ رنج و عذاب ست جان مجنون را
بلای صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

صرف توجہ کی ایک صورت یہ بھی ہی کہ سب لوگ چند روز کے لیے دہلی چلے آئین - بشرطیکہ آپ بھی آسکین - بالآخر خدا مرنیوالی کی مغفرت کرے اور آپ سب صاحبون کو صبر جمیل کی توفیق دے

۱۳ - جولائی ۱۸۹۴ء - نذیر احمد

مجکو بیماری نے اب ایسا بیدل کردیا ہی کہ ہر شب کو شبِ اخیر سمجھتا ہون اور جبدن درد سینہ ہوتا ہی قلب پر بھی اوس درد کا ایسا اثر ہوتا ہی کہ بہت نازک حالت ہوجاتی ہی اوسوقت تھوڑی سی بھی تکلیف بڑھے تو روح کا جسم میں سے پرواز کرجانا سہل نظر آتا ہی۔ عمر بھی بہت ہوگئی ہے ستر سال کی عمر ہی والد کی عمر سے پانچ چہ سال زیادہ ہی۔ دادا جان کی عمر شاید ایک دو سال اس سے زیادہ ہوگی۔ مگر خدا کے فضل سے کوئی حسرت نہین۔ البتہ یہ جی چاہتا ہے کہ اب اس آخری وقت مین شوقِ عبادت اور محبتِ معبود دل مین جم جائے۔ ساری عمر دنیا طلبی اور حبِّ جاہ ایسی دل مین رہی ہی کہ عبادت اور محبتِ خالق کا مزہ آنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

گوالیار۔ ۲۲۔ جنوری ۱۹۱۵ء

جہان تک مجھ سے ہوسکتا ہے مین اپنی تندرستی کے لئے احتیاط کرتا ہون۔ لیکن اس عمر مین اسی طرح زندگی بسر ہوتی ہی اور خدا کے فضل سے مجھے کوئی ہوس زیادہ زندگی کی نہین۔ نہ ضرورت ہے اور نہ لطفِ زندگی باقی ہی۔ آفتابِ لبِ بام ہون کسی دن یون ہی دم نکل جائیگا۔

تمکو ضرور ہر حالت مین کچھ پس انداز کرنا لازم ہی۔ تہی دست رہنا یا قرضدار ہونا بڑی ہی تکلیف کی بات ہی۔ انسان کو جو خدا تعالے نے غیرت کا جوہر عطا کیا ہی تہیدستی اور قرضداری اوسکے خلاف ہی۔ مرد کو قرضداری و تہیدستی ایسی ذلت دیتی ہی کہ اوس کی تکلیف تمام تکلیفون سے زیادہ ہوتی ہی۔ ہمیشہ اپنی راحت مین بقدر حالت صرف کرنا ضروری ہی اور اوسکا اندازہ یہی ہی کہ کچھ کچھ پس انداز ہوتا رہے اور ہر مہینے کی تنخواہ پر کسی معتبر بنک مین کچھ روپیہ بطور پس انداز جمع ہوتا رہے میری یہ بات مانوگے تو ہمیشہ زندگی راحت مین بسر ہوگی اور لوگون کے ساتھ بھی سلوک کرسکوگے اگر تہی دست رہے تو از دستِ بستہ چہ خیر وا ز پاے شکستہ چہ سیر۔

اب کی دفعہ موسم مین ایسی بے اعتدالی ہو کہ سردی و ابر و باران کا سلسلہ ختم نہین ہوتا یہی سبب ہے کہ میری طبیعت زیادہ بگڑی رہی - اب شاید دھوپ نکلے اور گرمی چمکے تو عجب نہین کہ کچھ بہتر حالت ہو جائے - اگلے مہینے مین شاید دہلی جا سکون - ممکن ہوا تو الہ آباد بھی جاؤنگا اور دو چار ڈاکٹرون سے علاج کے لیئے مشورہ بھی کرونگا -

۱۴ - ستمبر ۱۸۹۵ء - از لشکر -

جو جلد پنجم سلسلۂ اول تاریخ طبری کی اب شہر لائیڈن ملک ہالینڈ سے آئی ہو وہ ۳۲ سنہ ہجری تک کے حالات کی ہی - جو حصہ ۱۴ سنہ سے ۲۵ سنہ تک کے حالات کا مکرر آگیا ہی اوس مین مہتمم مطبع کا قصور نہین بلکہ میری غلطی ہے اس حصے کی ایک جلد تمنے ولایت سے بھیجدی تھی - مین نے اوس حصے کو اوس وقت نہین دیکھا تھا جب تم سے لائیڈن کو فرانسیسی زبان مین چٹھی لکھوائی تھی - میری حالت یہ ہی کہ آسون کی فصل مین کیکر اسیگر یڈا چھوڑ دیا تھا - ضروری نہ تھا - اب دوون سے استعمال کیا تو اوسکے بیس قطرے کافی ہوتے ہین لیکن شام کا کھانا ہضم نہین ہوتا اور رات کو درد سینہ پیدا کرتا ہی - آج سے قصد ہی کہ شام کا کھانا چھوڑ دونگا گو اس سے ضعف ہوگا مگر تکلیف درد سے تو نجات ہو گی - اب تمھاری ترقی انشاء اللہ جلد ہو گی - اُمید ہے کہ الہ آباد کے اعلیٰ حکام سے تم میل جول رکھنے کی تدبیر کرتے رہتے ہوگے

اپنے اسناد اور تمام حالات تعلیم و سفر ولایت بصورت کتاب چھپوا لینے مناسب ہین تاکہ مہربان افسرون کو اون کے دیکھنے مین آسانی ہو -

۷ - جنوری ۱۸۹۶ء - از لشکر -

تمھارے دو خط ایک گورکھپور سے دوسرا الہ آباد سے آئے خیریت معلوم ہوئی - لوہارو کا خط آیا ہی مہر زیادہ مانگتے ہین اور آیندہ نومبر مین لڑکی کی شادی کرنے کو کہتے ہین - تمھاری والدہ کو یہ امر ناپسند ہی مہر میری راے مین بھی بہت زیادہ ہی - دیکھئے کیا قرار پاتا ہی تمھاری والدہ کا ارادہ ہے کہ ۱۵ - جنوری ۱۸۹۶ء تک دہلی جائین - دہلی جانے سے اور جگہ بھی تلاش

یہ آخری خط تھا جو والد نے مجکو لکھا - اسکے بعد وہ بخار اور سکتے مین مبتلا ہوئے اور ۱۵-
فروری ۱۹۱۶ء کو اونھون نے بعارضۂ فالج انتقال کیا -

اونکی وفات کے بعد جو تعزیت کا خط شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب خان بہادر نے مجکو لکھا اوسکی نقل ذیل مین کی جاتی ہے

عزیز من - حادثۂ عظیم سے مجھے نہایت رنج و ملال ہوا - مولوی صاحب کی ذات مین جتنی صفات جمع تھین وہ کمتر آدمیون مین ہوتی ہین - عقل - علم - نیکی - سلامت روی - کنبہ پروری - خدا ترسی - وہ اپنے خاندان کے سردار تھے - اون کے مرنے کا صدمہ خاندان پر سخت ہے خاص کر آپکی والدہ پر جنکی زندگی کی مسرت اون کے ساتھ رخصت ہوئی - آپ اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت مین میری طرف سے تسلیم کے بعد عرض کر دیجے گا کہ جو کام میرے لائق ہو اوسکو مین اوسیطرح سے کرونگا جیسا کہ مولوی صاحب کی زندگی مین کرتا تھا - زیادہ دعا -

۱۷ فروری ۱۹۱۶ء - ذکاء اللہ

والد کی وفات کے بعد اونکا ایک پرانا خط والدہ کے نام کا لکھا ہوا کاغذات مین نکلا جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

احتیاطاً تم کو لکھتا ہون کہ اگر میری موت اسطرح آئے کہ تم سے بات کرنے کی مہلت مجکو نہ ملے تو میرے مرنے کے بعد ان باتون پر عمل کرنا :- تم اپنی زندگی مین کسی سے قرض نہ لو اور اپنی جائداد اور نوٹون کو نہ تو فروخت کرو اور نہ رہن کرو - بچون مین سے جو محتاج پرورش ہون تم پر واجب ہے کہ اونکو اپنے پاس رکھکر اونکی دستگیری کرو لیکن جو بچہ تمھاری اطاعت نہ کرے اوس کی پرورش تمھارے ذمہ نہین - بچون کی شادیون مین ایک کوڑی قرض لو بچون مین سے جو کوئی نوکر ہو جائے اور تمکو ماہانہ دے تم اوس سے لیکر جسطرح جی چاہے صرف کرو

تمکو اپنی زندگی مین لازم ہی کہ لڑکون کو انگریزی فارسی پڑھوا نے مین دلی کوشش کرو۔ اگر تمھارے پاس لڑکے نہ پڑھ سکین تو اونکے چچاؤن اور بھائیون کے پاس بھیجدو۔ تم اس بات کی غیرت نکرنا کہ اپنے بچون کو اونکے چچاؤن اور بھائیون کے پاس بھیجنا نامناسب ہے۔ تمکو اون سے یہ توقع ہی کہ وہ میری طرح سبکی بہبود مین کوشش کرینگے۔ خصوصًا تمھارے بچون کی تعلیم مین دریغ نکرینگے اور میرا جو کچھ حق اون پر ہی میری اولاد کی تعلیم دینے مین ادا کرینگے۔

سبسے اہم امر لڑکون کی تعلیم تمھارے ذمہ ہی دوسرے اگر تم سے ہوسکے تو روز تلاوت قرآن شریف کرکے میری مغفرت کے لئے دعا کرنا اور چونکہ مین بہت مال نہین چھوڑے جاتا اسلیئے تم سے خواستگار نہین ہون کہ میری عاقبت کیلیئے مال صرف کرو۔ مین اپنے خداوند کریم سے اُمید رکھتا ہون کہ میرے گناہ معاف کریگا۔ اور میرا جو خیال تمھاری اور بچون کی پرورش کا اس مال متروکہ سے ہے وہ غالبًا میرے خداوند کریم کو پسند آئیگا اور میرے لئے یہ دستگیری باعثِ ثواب ہوگی۔

آخر مین یہ نصیحت کرتا ہون کہ تم اپنی زندگی بہت نیکی اور عاجزی اور بے زبانی مین میرے بعد صرف کرنا کہ سب اولاد اور رشتہ دار تم سے خوش رہین۔ اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنا اور سبکے فائدے کی بات مین کبھی کوتاہی نہ کرنا۔ کسی سے کچھ توقع نہ رکھنا اپنے خدا کی عبادت مین مشغول رہنا۔ اپنے تئین خاکسار سمجھنا۔ خدا تعالے تمھاری مدد کریگا۔ اوری۔ ۴۔ مئی ۱۸۷۹ء۔

خاتمۂ کتاب پر مصنف کی اپنی لکھی ہوئی فارسی سوانح عمری مین سے چند صفحات منتخب کرکے نقل کئے جاتے ہین۔ جن سے معلوم ہوگا کہ مصنف رح نے کیسی طالبعلمی کی تھی۔

اون کے زمانِ طالب علمی مین نہ کوئی یونیورسٹی تھی اور نہ ڈگریاں ملتی تھین۔ پھر بھی فارسی زبان مین جو اونھون نے پڑھی تھی ایسی اعلیٰ استعداد اور ایسا ملکۂ تحریر بہم پہنچایا تھا کہ اوسپر ہزارون بی اے اور ایم اے کی ڈگریان نثار ہین۔

روز جمعہ ۲- اپریل ۱۸۲۷ء مطابق ۸- رمضان المبارک ۱۲۴۲ ہجری آنزمان کہ لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل در دہلی قیام داشت مرا از گوشۂ آدام نیستی بجیر تکدہ ہستی آوردند- ندانم ایام شیر خوارگی وطفلی چسان گذشت- آغاز آگہی آنست کہ خود را بہ مکتب دیدم- گلستان پیشم کشادہ و پدر مہربان[1] انگشت بحرف نہادہ- غالباً سال ششم از عمرم باشد کہ پدرم وسیلۂ اوکھلہ نام در جوار دہلی بکنکنہ گرفت و بہ تقریب ملازمت سوی الہ آباد عزم فرمود- دو سال پدر بزرگوار در الہ آباد می بود کہ دران ایام جد امجدم جامہ گذاشت- پدرم مراجعت فرمود و چون مادرم از دہلی و خال و مادر مادرم بدہلی بودند پدرم مرا بدہلی گذاشت و بہ طالب علمی ہدایت ہا فرمود- شش ماہ نخستین کہ پدر بزرگوار بہ تقریب روزگار بدہلی تشریف داشتند سرگرم تحصیل علم بودم بعد ازان باقتضاے طفلی عمر گرانمایہ را عزیز نداشتم- واکثر اوقات خود را ضائع گذاشتم- نیمہ روزم در طلب علم وصحبت طلبا گذشتے ونیمۂ دیگر بہ بطالت رفتے- ہم دران ایام نوعمری بہ مہربانی شناوری اسپند اتفاق صحبت افتاد و اثر صحبتش مرا ہم بشناوری دریا بر انگیخت- ماہے چند شناوری ورزیدم و برستن نصف دریاے جمن قادر گردیدم- یاران شناور از سلیم گڈھ کہ شمال رویہ قلعہ دہلی لب جمن واقع است آہنگ پل کردم- چون این مسافت قریب یک میل بود تاب شناوری بجز وندیدم واز اثناے مسافت رو بہ کنار دریا کردم- ساحل دریا دو ذرعہ ماندہ باشد کہ دست و پایم از حرکت بماند و بقعر آب در شدم مردمان ساحل فغان بر داشتند- فیلبانے نزدیک بود و فیل بمن آورد و مرا از آب بر داشت بااین ہمہ آوارگی صحبت نیمہ روز طلبہ اثر داشت کہ از ایشان نہ بریدم و بہ تحصیل زبان فارسی ہچنان مصروف بودم در اوائل ۱۸۴۲ء در دہلی کالج رسیدم و بزمرۂ طلباے کالج منسلک گردیدم- طاہر وحید وسکندر نامہ وحساب واقلیدس خواندگی جماعت من بود و ہفت طلبہ شریک آنجماعة بودند یکے ازان میان بفزونی استعداد امتیازے داشت ومولوی امام بخش صہبائی تخلص کہ مدرس آنجماعة بودند بدین وجہ سوے او نظرے داشتند- این نظر شفقت کہ مولوی صاحب باو داشتند مرا بحسد انگیخت وشوق برتری تازیانہ زد- شبا روز بمطالعہ و یاد گرفتن آموختہ در شدم

[1] مولوی عبدالمجید بن محمد محمود

بارے مولوی صاحب را بر حال من اطلاع دست داد و به مرور دو سه ماه سر از همسران برآوردم و چون بدین غایت رسیدم آهنگ کردم که بفریق اعلی آن جماعة شریک گردم امّا تعداد طلبهٔ فریق بالا شان دو بود سگالش کردم که از همه فائق شدن دشوار است بهتر باشد که همسال بفریق خودم سترت برتری دارم و هنگام امتحان بفریق اعلی در آمیزم - ریاضی مشترک هر دو فریق بود و کتب فارسی فریق اعلی مضامین عالی داشتند - من در غیر وقت مدرسه کتب فریق اعلی را سیدیدم و نهفته تدبیر آن میکردم که سامان شرکت امتحان بآن فریق دست دهد - همچنان خواندگی هر دو فریق یاد گرفتم و به شرکت فریق اعلی امتحان دادم - مجموعهٔ نمبر امتحان در فریق اعلی بدرجهٔ سیومی رسید یعنی دو کس از فریق اعلی از من بهتر بر آمدند - بعد از ان به تحصیل زبان عربی پیوستم و در یک سال میزان و منشعب - صرف میر زبده - دستور المبتدی و مراح الارواح در صرف و مائة عامل - شرح مائة عامل - هدایة النحو و کافیه در نحو خواندم - در حساب و طبعیات و تاریخ و جغرافیه از همه طلبا رجماعة سوم عربی سبقت داشتم و در آخر سال امتحان سالانه پیش آمد و کسر عزیمه را فن ریاضیم جبر کرد و بزمرهٔ امیدواران سر آمدم و اشتند - در ۱۸۴۵ء از جماعة سوم عربی بجماعت دوم ترقیم کردند - و در ۱۸۴۵ء مجموع نمبر امتحانم از مجموع نمبر سائر طلبه کالج ترقی کرد - چندانکه دستگیری کریم ساز ذرّه نوا نامم بر بالای فهرست سائر طلبهٔ کالج ثبت افتاد - در ایام طالبعلمی مدرسه اکثر همسرانم با من حسد داشتند - و پیوسته بدخواهی میکردند - و بعضے از مدرسین هم باقتضاے طینت عقربی میخواستند که در ترقیات این بیکس رخنه گر شوند - خداے توانا ے من سر بیکس نوازی داشت همه تدابیر شان بر هم میخورد - و چون توفیق کارساز رهنمون بود مرا در سر افتاد که به بدخواهی حسّاد چشم پوش گذرم - هرچند کوتاه بینی آن گروه رنجم داده سپاس عطا های ایزدی گزاردمے و جز آن که از شر ایشان امین باشم نظر بر حرکات آنها نمیداشتمے -

معلم ریاضی ماسٹر رام چندر که جز بی از دو سر بنیاد دران حالت مرا یاور بود که شوق مرا بفن ریاضی دیده شفقت می افزود - و همت بتعلیم و اصلاح عادات من گماشتے و کلمات خیر

ورحقِ من گفتے و رسوخِ مرا پیشِ پرنسپل افزودے این همه صرفِ عنایتِ محض به پاکیِ طینتش بود که مرا بے یار د
یاور دیده غمگساری فرمودے - پاک نژاد - نیکو نهاد - خیرخواه انام - بهی طلبِ عام - تا ایندم که به چهل
رسیده ام و شهرها گردیده ام - چون او به نظرم نیامد - منتش برجانِ من است که سخنانِ نصیحت گفته
و حکمت آموخته و به ازالهٔ عاداتِ بدم پرداخته و به تکمیلِ اطوارِ نیکم درساخته -

دران هنگام یارے پاک طینت سید علی اکبر نام داشتم - روزها در صحبت یکدگر بشب آوردے
و شبها در بستانسرائی این و آن بسر بردے - همه سخنِ ما باصلاحِ ما - و همه ذکرِ ما به بهبودِ ما - سخنے بر
زبانِ ما نیامدے که سود ما نداشتے و ذکرے درمیان نرفتے که نتیجه بهبودِ ما نگشتے - او عادتِ
بدم را سرزنش کن و من به تسلیم شکرگزار - من بقول و فعلِ ناپسندش نکته چین و او به پاکیِ طینت شرمسار - من
از طریقِ زندگانی سوالش کردمے و او به مدارا و شادمان زیستن ره نمودے - من از تدبیرِ بهبود سائل
و او به اختیار اولوالعزمی مجیب - روزها که به مشاهدهٔ افعال و اقوالِ ابنای جنس آگهی حاصل میگردیم شبها بجستن و تفحص
آن گفتگو داشتیم تا آنچه پسندیدنی است بگزینیم و خذ ما صفا و دع ما کدر را کار بندیم -

تا به کالج دهلی بودیم - بدین نمط زندگانی کردیم - در ۱۸۵۱ء مولوی علی اکبر را ڈاکٹر اسپرنگر پرنسپل کالج
با خود گرفت و نخستین به سیرِ کوه شمله برد و باز دو سال در لکهنؤ بود که کتب قدیم عربیه را فهرست ترتیب داد
پس ازان به سفارشِ خود به عهدهٔ مدرسی اول آگره کالج به مشاهرهٔ صد روپیه رسانید -

دراین مدت که مولوی علی اکبر سالها از من جدا بود - به مکاتبت و مراسلت دل خوش داشتیم
نامها که از سفر بمن فرستادے همه مملو از تجاربِ سفر و کیفیتِ شهر و دیار و طریق زندگی ابنای روزگار
بودے و با آنکه در فرستادنِ نامها بعض اوقات مدت شش ماه طول کشیدے مرا گاهی بدل نگذشت
که شکایت دیررسی نامه کنم - در هر مکان و زمان که بود فتورے در محبتش ندیدم و همچنان یار و یاورش
یافتم - آه از جوان مرگی او که در عمرِ بست[29] و نه سالگی بعارضهٔ نواسیر جان به گذاشت - و بے آنکه از عمر و
زندگانی برخورد و بجهانِ جاودانی شتافت - چون به بلوغ رسیدم دو سه سال درین سگالش بودم
که به تجرد بسر برم یا به تاهل - آزادی تعلق به تجرد ره نمودے شادی به دلم جوش میزد که در تجرد

سبکسار باشم - نے غم و زنو نے غم کالا - فکرِ خود دارم و بس - هر کجا خواهم بسر برم - و بهر که دل خوش کنم
درخورم - نه بندے که پای رفتنم بندد - نه کششے که مرا بخود کشد - امّا پریشانیِ تجرد نیز پیشِ نظر داشتم سفرِ
درازِ زندگی به تجرد بسر بردن دشوار نمودے - درین بازارِ دنیا تنها زیستن و با اهلِ بازار کار نداشتن و با همه
بودن و دنیا آمیختن امرے دور از کار می نمود - روزها درین تصور به شب آوردمے - بالآخر این خیالات
مرا به تأهل کشیدند - و در ۱۸۴۳ء عقدِ نکاحم بستند .... در ۱۸۶۳ء انقلابے عظیم در تمدّن
رو داد یعنی بانوی خانهٔ من جا سه گذاشت چهار بچهٔ خرد سال داشتم که یکے از ان سه روزه و کنارِ مادر
هم ندیده بیکسیِ یتیمانِ خرد سال و بربادیِ خانه ماتمے سترگ بود - شبے درین ماتم بیتے چند موزون
کرده ام درین سفینه می نگارم و از دردِ درونِ خود خبر میدهم -

اے مایهٔ نازِ من کجائی وی زخمهٔ سازِ من کجائی بیشِ نظرم چرا نیائی ریشِ جگرم چرا فزائی
اے مونسِ جانِ بیقرارم تسکینِ دلِ پر اضطرارم حیف است که کس مرا ندیدی ستم است که اینچنین رمیدی
رفتی که دگر بمن نیائی چون زیست کنم درین جدائی رفتی و مرا بغم سپردی در خاک بخود چرا نبردی
بنگر که سعید خرد سال است بے مادرش بمن وبال است سه روزه گذاشتی عمیدت کان شیر و کنار هم ندیدت
باز آ و به بین سعیدِ خود را با دایه مده عمیدِ خود را

بیفکر ز کار و بار بودم بے رنج ز روزگار بودم بارِ فکرم کمر فرو ریخت کوهِ رنجم بسر فرو ریخت
بے تو نبود درست بودم از ظلم بر بخت تار بودم اے بادِ نسیمِ فرحتِ من وی آبِ غبارِ وحشتِ من
باز آ و بمن نشین و بنشان این شورشِ خاطرِ پریشان در رنجِ تو جسمِ ناتوانم بگداخت و بماند صرف جانم
حسرت رهِ راحتم گرفته وحشت سرِ عافیت شکسته

ماتمے هجومِ غم از دنیا و ما فیها بے خبرم داشت چون آن شورش رو بکمی نهاد وحشت افزود و خود را
تنها یافتم - نه مونسے نه رفیقے نه همدمے که با وے دمے نشینم و از دردِ دل بگویم باز من
و تنها بکلبهٔ احزان نشستن و شبهای دراز به تخیلاتِ دماغ پختن - گاه عزمِ جهان گردی

عنانِ توسنِ وحشتم بر داشتے و گاہ آہنگِ خدا پرستی بہ ترکِ تعلق و اختیارِ قلندری بر گماشتے۔
بیکسی یتیمان دست از ترکِ تعلق گرفتے و تحمل شدائدِ سفر دشوار نمودے کہ از مدتے تنم آسایش دیدہ و قوائ جسمانیم راحت پسند گردیدہ بودند گاہ خود را از بارِ گرانِ تعلق سبک دیدہ شادمی شدم و دل بہ تجرد می بستم۔ اما شغلے بہ نظر نمی آمد کہ در حالتِ تجرد بمسرت زندگانی کنم۔ چہ از ابتدائے تمیز شغلِ دو چیز اوقاتِ زندگانیم را فرا گرفتہ بود۔ اول شوقِ حصولِ جاہ و مال دوم معاشرت با اہل و عیال۔ شوقِ حصولِ جاہ یکسر از دلم بدر جستہ و لطفِ معاشرت خود مفقود گشتہ۔ حیران بودم کہ چگونہ بایدم زیست۔ بارے مدتِ یکسال مقرر کردم کہ دران حسن و قبحِ طریقِ زندگی غور کنم۔ و آنچہ بہ نماید اختیار کنم۔ ہمچنان کردم و یکسال بہ تجرد زندگانی کردم۔ دیدم کہ آسایشِ دنیا منوط تاہل است جز اہل خانہ ہمہ سامانِ عیش داشتم اما ہیچ یک دلم خرسندی نگرفت۔
اسبابِ خانہ کہ در حالتِ تاہل مسرت دادے در نظرم بقدر تر از خاک می نمود۔ و تعلق فرزندگان و بیگانگان آنقدر سست افتادہ کہ گوی منقطع شد۔ ہانا شجرِ تعلق از بیخ بر افتاد شاخہائے آن شجر ہمہ پژمردند۔ چارہ سازے و غمخوارے نداشتم کہ یار و یاورم باشد ہجومِ یاس دلمے شکست۔ لختے بہ سراسیمگی بسر بردم کہ بزرگے بر سرِ وقتِ من رسید و چارہ کارم فرمود۔
در ۱۸۶۰ء ریڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن متکفل ترجمۂ کتاب تعزیرات ہند شد و مرا بہ تصحیحِ آن ترجمہ و درستی زبانِ اردو بر گماشت بدین تقریب بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر گذر افتاد۔ دو ماہ آن ترجمہ را پیش نواب ممدوح مسٹر جارج فریڈرک ایڈمنسٹن پیش داشتیم و می خواندیم چون ترجمہ تمام شد ما سہ کس[1] کہ شریک تصحیح و درستی ترجمہ بودیم ساعتِ طلائی قیمتی چہار چہار صد روپیہ صلہ داد و وعدۂ ترقی فرمود۔ ازان میان بر من ہیچ میرز نظرے داشت بعد چند ماہ عہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کرامت کرد۔ در للت پور

[1] مولوی نذیر احمد صاحب۔ و مولوی عظمت اللہ صاحب۔ و مصنف۔

قسمت جهانسی مامور شدم - چون از کاروبارِ عدالت اجنبی بودم و یکایک بدین عهده مامور شده همسرانِ تجربه کار حسد بردند و بجاے خود می گفتند که طالب علمے را این کارسترگ دادن نافهمی گورنمنٹ است بالجمله همه تن بکار خود مصروف شدم و بمطالعه کتب قوانین پرداختم و چون از مدتے آرزوی تحصیلداری داشتم مناسبتے بقوانینِ مال بهم رسیده بود - دریکسال قوانینِ فوجداری و مال چندانکه ضروری باشد یاد گرفتم و براے امتحانِ سالانه با دیگران مرا هم طلب داشتند - دستگیری ایزد کارساز را ستایم که جواب سوالاتِ مرا برتری داد و به نخستین دهله امتحان درجهٔ اعلے منظور شد و بهمسرانم عزت افزود - عنایت ایزدی بحال این بیکس متوجه شده اظهار قدرت میفرمود - بعدِ امتحان اختیاراتِ کامل مجسٹریٹی بمن دادند و کار فوجداری تمامی ضلع سپردِ من شد - بتوفیق کارساز بحسنِ آغاز انجام یافت -

---

والد مرحوم لشکر گوالیار میں اُس قبرستان میں مدفون ہیں جو وکٹوریا کالج سے جانب جنوب و مغرب واقع ہے اور اُنکی لوحِ تربت پر یہ دو بیت حسب وصیت کندہ ہیں۔

من بندهٔ کریم و محمد شفیع من ؛ زان کرده اند نام محمد کریم بخش ؛ غفاری و رحیم و کریم است نامِ تو ؛ جرمِ مرا طفیل محمد کریم بخش ؛

اب اس صحیفہ کو ختم کرتا ہوں اور مصنف مرحوم کی مغفرت کے لیئے دعا کرتا ہوں۔

برین بیہودہ بخشایشے اے خدا ؛ کہ کوشیدہ قدرِ لیست درسودِ ما ؛ سر دشمے بدلجوئیِ او فرست ؛ روانش بجاوید مینو فرست ؛ محمد اسلم

فہرست اغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۹	برلائے	برآئے	۵۳	۱	دیہی	دیکھی
۴	؟۷	تمہارے	تمہاری	۵۷	۱۶	وافقیت	واقفیت
۱۵	۵	جسمانی صحت	جسمانی جو صحت	۶۰	۲۱	دس دن	مہینہ دس دن
۱۷	۱	نروری	ضروری	”	”	ولایت	ولایت نزا
”	۱۸	محنت کا ضرر	محنت سے ضرر	۶۳	۵	توفیق	توفیق
۱۸	۱۰	کام میں آئے	کام آئے	”	۱۸	محمد خاں	محمد حسن خان
۱۹	۱۶	کو ترقی	میں ترقی	۶۵	۱۱	حوالات ہیں	حوالات میں
۲۰	۲۱	سیڈہی	سیڑہی	”	۱۲	اندلیشوں	اندیشوں
۲۶	۱۰	اور	اور اور	۶۷	۱۶	اوکی	اوسکی
”	۱۱	دی	دے	۷۱	۱۰	مہربانی	مہربانے
۲۹	۴	محسن کی	محسن سے	”	۱۳	کردم	کردند
۳۷	۲	دکھائی	دکھائی	۷۳	۷	عادت	عادات
۴۱	۳	ویلنگٹن	ویلنگٹن تہا	”	۱۰	ہیگردیم	میگردیم
۴۵	۵	آستے ہیں	آسے ہیں	۷۴	۱۶	تادپودم	تار وپودم

اشتہار

یہ کتاب منیجر صاحب ڈیپوٹی بک ڈپو مدرستہ العلوم علی گڈھ

یا

محمد فضل الدین و محمد عزیز الدین - نیا بازار - باڑہ حکیم اکبر علی - لشکر گوالیار - سے ملسکتی ہے - دس روپیہ یا اوس سے زیادہ کے خریداروں کو معقول کمیشن دیا جائیگا جسکی مقدار گوالیار کے پتہ مندرجہ بالا پر خط وکتابت کرنے سے دریافت ہوسکتی ہے -

FATHER'S ADVICE

TO HIS SON

EDITED BY

M. AHMED, M.A., LL.M., Cantab

Barrister-at-Law.

Assistant Settlement Officer, ALIGARH.

1903

Tijarati Press Aligarh

First Edition 1000 Copies. Price, 3 an